اکرامِ امام احمد رضا

تصنیف

مفتی محمد برہان الحق جبلپوری

13197

ترتیب و تحشیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم اے، پی ایچ ڈی

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

اکرامِ امام احمد رضا

۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء

تصنیف

مفتی محمد برہان الحق جبلپوری
(خلیفۂ امام احمد رضا)

ترتیب و تحشیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارۂ مسعودیہ کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء

Marfat.com

98422

کتاب .... اکرام امام احمد رضا

مصنف .... مفتی محمد برہان الحق جبل پوری

مرتب .... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کاتب .... الحاج مولانا شاہ محمد چشتی، قصور

طابع .... حاجی محمد الیاس مسعودی

مطبع .... برکت پریس، کراچی

طباعت .... ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء

اشاعت .... سوم

صفحات ۱۶۴

تعداد .... ایک ہزار

ناشر .... ادارہ مسعودیہ، کراچی

ھدیہ ....

ملنے کے پتے

۱...... ادارہ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای ناظم آباد، کراچی ۔فون ۶۶۱۴۷۴۷

۲...... ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی ۔فون ۲۲۱۳۹۷۳

۳...... مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، نزد پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی ۔فون ۴۹۲۶۱۱۰

۴...... ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 14-انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی ۔فون ۲۲۱۰۲۱۲ ۔ ۲۶۳۰۴۱۱

۵...... فرید بک اسٹال، ۳۸ ۔اردو بازار، لاہور ۔فون ۷۲۲۴۸۹۹

Marfat.com

خراجِ عقیدت

صحیح معنوں میں یہ ہستی
— "نوبل پرائز" کی مستحق ہے!

ڈاکٹر سر ضیاء الدین مرحوم
— وائس چانسلر —
مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
(بھارت)

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

(۱)

راقم گذشتہ دس سال (۱۹۷۰ء - ۱۹۸۰ء) سے امام احمد رضا خاں بریلوی پر تحقیق کر رہا ہے، کوشش یہ رہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ نامعلوم باتیں سامنے آئیں، تاریکیاں دور ہوں، روشنیاں پھیلتی جائیں ——— اسی جذبے کے تحت ان حضرات سے رابطہ قائم کیا گیا جو امام احمد رضا سے بالواسطہ یا بلاواسطہ مستفیض ہوئے، اس سلسلے میں امام احمد رضا کے تلمیذِ رشید اور خلیفہ مفتی محمد برہان الحق جبل پوری کو ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء میں عریضہ ارسال کیا، موصوف نے ازراہِ کرم جواب سے نوازا اور تحریر فرمایا کہ وہ اکرام امام احمد رضا کے عنوان سے پہلے ہی اپنی یادداشتیں قلمبند کر رہے ہیں، راقم کے خط سے مزید تحریک ہوئی اور اس طرح یہ یادداشتیں مکمل کر کے مفتی محمد مکرم احمد (امام مسجد جامع فتحپوری، دہلی) کو بھیجدی گئیں تاکہ کسی آنے جانے والے کے ہاتھ بحفاظت راقم تک پہنچ جائیں۔ حسنِ اتفاق کہ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء میں ایک کرم فرما حاجی عثمان بھائی، احمد آباد سے دہلی ہوتے ہوئے حیدرآباد سندھ آئے، موصوف اپنے ساتھ یہ امانت بھی لیتے آئے اور مفتی ابوالخیر محمد زبیر (صدر المدرسین، رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، حیدرآباد سندھ) کے سپرد کر دی، جب راقم حیدرآباد گیا تو ۱۷/ فروری ۱۹۸۰ء کو مفتی صاحب موصوف نے یہ امانت راقم کو عنایت فرمائی، راقم ان حضرات کا تہ دل سے ممنون ہے۔

مفتی محمد برہان الحق جبل پوری، متبحر عالم، ماہر طبیب اور صاحبِ بصیرت سیاستداں ہیں، ربیع الاول ۱۳۱۰ھ میں آپ کی ولادت ہوئی، اِس وقت عمر شریف ۹۰ سال سے

Marfat.com

تجاوز کر چکی ہے، اس ضعیف العمری اور علالت ونقاہت کے باوجود موصوف نے بہ ہمت وشفقت فرمائی جس کے شکریہ کے لئے الفاظ نہیں پاتا، اللہ تعالےٰ ان کو سلامت رکھے اور ان کا فیضِ ظاہری و باطنی جاری وساری رہے۔ آمین۔

مفتی صاحب نے مسودہ کے ساتھ امام احمد رضا کے بہت سی نادر و نایاب غیر مطبوعہ مکاتیب و رسائل کی نقول اور فوٹو سٹیٹ کاپیاں بھی ارسال فرمائیں جس سے کتاب کی تاریخی حیثیت زیادہ اہم ہوگئی —— مفتی صاحب نے اس کتاب میں امام احمد رضا سے اپنے خاندان کے مراسم وتعلقات پر روشنی ڈالی ہے، جدِامجد مولانا عبدالکریم، والدِ ماجد مولانا عبدالسلام اور خود ان پر امام احمد رضا نے جو نوازشات وعنایات فرمائیں، ان کا ذکر کیا ہے۔ کتاب کا مسودہ قلم برداشتہ یادداشت کی صورت میں لکھا گیا تھا اس لئے راقم نے دورِ جدید کے تقاضوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ترتیب و تدوین، تلخیص وتبویب کے فرائض انجام دئے۔

(۲)

شخصیت کے حقیقی خدوخال معلوم کرنے کے لئے اس کی اپنی تحریروں اور دوستوں کی یادداشتوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ دوسرے لوگوں کے بیانات پر بھروسہ کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ ہم خود شخصیت سے قریب تر ہونے کی کوشش کریں —— فاصلہ جتنا کم ہوگا شخصیت اتنی ہی صاف شفاف نظر آئے گی —— وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عقیدت کا غلاف بھی چڑھ سکتا ہے اور نفرت وحقارت کا غبار بھی —— تو بہتر یہی ہے کہ خود شخصیت کے قول وعمل کی کسوٹی پر اس کو پرکھیں، پھر جنہوں نے پرکھا ہے ان سے بھی پوچھ لیں کہ تم نے کیسا پایا؟ —— اگر ہم امام احمد رضا پڑھتے وقت ہم خود کو امام احمد رضا کے قریب محسوس کرتے ہیں اور اہلِ محفل سے باتیں بھی کر سکتے ہیں —— یہاں کوئی پردہ نہیں، جو چیز ہے سامنے ہے ع

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

Marfat.com

(۳)

امام احمد رضا پر پچھلے دس پندرہ سالوں میں پاک و ہند اور بیرونی ممالک میں کافی کام ہوا، اس کی تفصیلات خود ایک مقالے کی مقتضی ہیں مگر بیشتر لکھنے والوں نے معلوم باتوں کی طرف زیادہ توجہ دی اور نامعلوم باتوں کو تلاش نہ کیا اس لئے اتنا کچھ لکھے جانے کے باوجود ابھی اس کا عشرِ عشیر بھی سامنے نہ آیا جو اہلِ علم کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے ——— جیسا کہ عرض کیا گیا ہے راقم گذشتہ دس سال سے امام احمد رضا پر تحقیق کر رہا ہے لیکن یہ اعتراف کرنے میں کوئی خفت محسوس نہیں کرتا کہ اتنی طویل مدت گزر جانے کے باوجود امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت سے کماحقہ واقفیت حاصل نہ کر سکا ——— مطالعہ و تحقیق کے ساتھ ساتھ یہ احساس اُبھرتا جاتا ہے کہ چودھویں صدی ہجری کے نصفِ اول میں امام احمد رضا ہی ایسی واحد شخصیت کے مالک تھے جس کا ہر پہلو ایک بحرِ بیکراں معلوم ہوتا ہے.. سچ تو یہ ہے کہ وہ معاصرین کو دئے جانے والے تمام القاب کے جامع ہیں ——— وہ "امام ربانی" بھی ہیں، "وہ شیخ الہند" بھی ہیں۔ وہ "سحبان الہند" بھی ہیں۔ وہ "امام الہند" بھی ہیں، "وہ حکیم الامت" بھی ہیں، وہ "رئیس الاحرار" بھی ہیں، وہ "شاعرِ مشرق" بھی ہیں، "وہ شیخ الاسلام" بھی ہیں ——— بیک وقت وہ بہت کچھ ہیں، یہ مبالغہ نہیں ——— شاید دس برس قبل راقم کو بھی یہ باتیں مبالغہ معلوم ہوتیں لیکن عین الیقین اور علم الیقین کے بعد مبالغہ نہ رہیں ———

امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر کام کرنے کے لئے علم و اخلاص دونوں کی ضرورت ہے ——— حال ہی میں علومِ ریاضیہ سے متعلق بعض قلمی حواشی جناب سید ریاست علی قادری کی عنایت سے ملے، جب وہ اہلِ علم کے سامنے پیش کئے گئے تو تفہیم و تشریحِ مطالب سے ان کو عاجز پایا ———

امام احمد رضا علومِ عقلیہ میں مہارت کے لحاظ سے ابو نصر فارابی، ابن سینا، ابوریحان

Marfat.com

البیرونی، ابنِ رشد، عمر خیام وغیرہم کی فہرست میں آتے ہیں بلکہ بعض خصوصیات میں ان مشاہیر سے بھی آگے نظر آتے ہیں ——— امام احمد رضا کی وسعتِ علم کو دیکھتے ہوئے ان بندگانِ خدا پر تعجب ہوتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں کلام کرتے ہیں، ذرا غور تو کریں جب ان کے غلاموں کی وسعتِ علم کا یہ عالم ہے تو آقائے دوجہاں کے علم کا کیا عالم ہوگا! ——— سچ تو یہ ہے کہ امام احمد رضا علمِ رسول (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کی وسعت کے لئے دلیل و برہان اور ایک کھلا معجزہ ہیں، اسی لئے شیخ مختار عطار دالجاوی (مسجدِ حرام، مکہ معظمہ) نے امام احمد رضا کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے :-

فکانہ من معجزات نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اظھرہ اللہ تعالیٰ علی ید ھذا الامام الاوحد۔ (الدولۃ المکیۃ، مطبوعہ کراچی، ص ۲۲)

"گویا وہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہیں، یہ معجزہ اللہ تعالیٰ نے اس یکتائے زماں امام کے ہاتھوں ظاہر فرمایا۔"

ذاتی مطالعہ سے راقم اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ جب تک ایسا سرکاری یا نیم سرکاری ادارہ قائم نہیں ہو جاتا، جہاں مختلف علوم و فنون کے ماہرین جمع ہو کر امام احمد رضا پر کام کریں، کوئی جامع تحقیق ممکن نہیں ——— ویسے جزوی طور پر پاک و ہند اور بیرونی ممالک میں کام ہو رہا ہے مگر انفرادی کوششوں سے اجتماعی کوشش بدرجہا بہتر ہے ———

جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے، نئی نئی باتیں سامنے آتی جاتی ہیں مثلاً ۱۹۸۰ء میں یہ بات معلوم ہوئی کہ سندھ کے مشہور عالم مفتی ظہور حسین درس علیہ الرحمہ کے والدِ ماجد مولانا عبدالکریم درس سے امام احمد رضا کی مراسلت تھی، یہ بات موصوف کے پوتوں مولانا اصغر حسین درس (کونسلر، کراچی میونسپل کارپوریشن) اور

Marfat.com

مولانا اکبر حسین درس نے کراچی میں بتائی ——— انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کے پاس امام احمد رضا کے مکاتیب و فتاویٰ بھی محفوظ ہیں ——— جہانیاں (ضلع ملتان، پاکستان) سے جناب خلیل احمد رانا نے ماہنامہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) کا ایک فائل بھیجا، مطالعہ کے دوران شمارہ ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۴ء نظر سے گزرا ——— برما کے ایک عالم مفتی محمد سیف اللہ صدیقی نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز میں ایک منظوم استفتاء کا منظوم جواب تحریر فرمایا جو کئی قسطوں میں شائع ہوا، آخری قسط مذکورہ شمارے میں ہے۔ مفتی صاحب موصوف امام احمد رضا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

محقق زمانے کے بارتضا ——— فقیہوں کے سرتاج احمد رضا
سمائے شرافت کے اک آفتاب ——— بحارِ جلالت کے دُرِّ خوشاب
بڑے عالمِ اہلِ سنت ہیں وہ ——— دل و جاں سے شیدائے ملت ہیں وہ
تصانیف سے انکی بھی ہے عیاں ——— اسی مجلسِ قدس کی خوبیاں

(تحفہ حنفیہ، پٹنہ، ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ، ص۴)

الغرض امام احمد رضا پر مطالعہ و تحقیق کا یہ عالم ہے کہ ع
محبوب یک نظر آ، مختار صد نظر جا

ان کی شخصیت، معمولی شخصیت نہیں، چودھویں صدی ہجری کے آغاز ہی میں ان کا شہرہ پاک و ہند کی سرحدیں عبور کر کے حرمین شریفین، بلادِ اسلامیہ، برما، چین، روس، امریکہ اور افریقہ تک پہنچ گیا تھا اور وہ مرجعِ ہر خاص و عام ہو گئے تھے ——— اس پر ان کے فتاویٰ گواہ ہیں۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل، گورنمنٹ سائنس کالج
سکرنڈ (ضلع نواب شاہ، سندھ)
پاکستان

۱۳ ررجب المرجب ۱۴۰۰ھ
۲۸ رمئی ۱۹۸۰ء

Marfat.com

فاضلِ مصنف مفتی محمد برہان الحق جبل پوری

جدِ امجد: مولانا شاہ محمد عبدالکریم حیدر آبادی، متوفی ۱۶ ر رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء۔

والدِ ماجد: مولانا شاہ محمد عبدالسلام جبل پوری، متوفی ۱۴ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء۔

ولادت: ۲۱ ر ربیع الاول ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء، بمقام جبل پور (مدھیا پردیش، بھارت)

ابتدائی تعلیم: مدرسہ برہانیہ (جبل پور) میں فارسی عمِ محترم قاری بشیر الدین سے پڑھی، منقولات و معقولات کی تحصیل والدِ ماجد مولانا شاہ عبدالسلام سے فرمائی۔

امام احمد رضا سے پہلی ملاقات: ربیع الاول ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں امام احمد رضا سے پہلی بار بمبئی میں شرفِ نیاز حاصل کیا۔

بریلی حاضری: شوال ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء میں بریلی حاضر ہوئے، دارالافتاء میں امام احمد رضا کے ارشادات قلمبند کیے، دارالعلوم منظرِ اسلام میں مولانا ظہور حسین مجددی کے درس میں شریک ہوئے، آپ کے ہم درس رفقاء میں مولانا مفتی مصطفےٰ رضا خاں اور مولانا امجد علی اعظمی قابلِ ذکر ہیں، کم و بیش تین سال امام احمد رضا کی خدمت میں رہے۔

تحصیلِ علمِ توقیت: ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء میں جب امام احمد رضا جبل پور تشریف لائے

Marfat.com

تو وہاں ان سے علمِ توقیت کی تحصیل کی، امام احمد رضا نے اس فن میں آپ کے لئے ایک رسالہ تصنیف فرمایا۔

دستارِ فضیلت و سندِ اجازت و خلافت

۲۶ جمادی الاخری ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء کو جبل پور ہی میں امام احمد رضا نے ۴۵ علوم و فنون اور گیارہ سلسلوں میں اجازت و خلافت سے نواز کر دستار بندی فرمائی اور سند عطا فرمائی۔

تحریکِ ترکِ موالات

۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء میں کانگریس اور خلافت کمیٹی کے اجلاس بریلی میں تشریف لے گئے، ابوالکلام آزاد سے دو ٹوک باتیں کیں

تحریکِ پاکستان

۱۹۴۰ء میں قراردادِ پاکستان کی منظوری کے بعد ملک کے طول و عرض میں دورے کئے، سرحد، پنجاب، سندھ میں تقریریں کیں اور پاکستان کے لئے سخت جد و جہد کی، قائدِ اعظم محمد علی جناح نے آپ کی کوششوں کو سراہا اور شکریہ کا خط تحریر فرمایا۔

دولت کدہ

جبل پور (مدھیا پردیش، بھارت) میں آپ کی ولادت ہوئی، بحمد اللہ تعالےٰ حیات ہیں اور جبل پور ہی میں قیام ہے۔ عمر شریف ۹۰ سال سے متجاوز ہے۔ تبلیغ و ارشاد، فتویٰ نویسی اور طبابت وغیرہ آپ کے مشاغلِ علمیہ و روحانیہ ہیں۔

تصانیف

تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب راقم کے علم میں ہیں:۔

(۱) اجلال الیقین بتقدیس سید المرسلین (۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء) مطبوعہ کلکتہ۔

Marfat.com

۲۔ سینۃ الصلوٰت عن حیل البدعات (۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) مطبوعہ الہ آباد

۳۔ البرہان الاجلی فی تقبیل اماکن الصلحاء (غیر مطبوعہ)۔

۴۔ الاہلال لشہادات رویتہ الہلال (مطبوعہ)

۵۔ روح الورد ھالنقح علی سوالات ھردا (مطبوعہ)

اولاد

مندرجہ ذیل صاحب زادگان اور صاحب زادیاں راقم کے علم میں ہیں :۔

۱۔ مولانا انوار احمد (کراچی)

۲۔ حکیم مولوی محمود احمد (جبل پور)

۳۔ ڈاکٹر مولوی حامد احمد (جبل پور)

۴۔ عالیہ صدیقہ (زوجہ مولانا حاجی صوفی عبدالودود صاحب)

۵۔ جوہرۃ النیرہ (زوجہ جناب محمد فاروق شریف)

Marfat.com

مشمولات

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

عکسِ رضا ——— ۱۹ ۲۲

۱

امام احمد رضا اور مولانا محمد عبدالکریم حیدر آبادی

۲۳ ——— ۲۶

مولانا محمد عبدالکریم کے نام مولانا نقی علی خاں کی مطبوعات ———

مولانا عبدالکریم کا وصال ——— امام احمد رضا کا عربی قطعۂ تاریخ وفات

۲

امام احمد رضا اور مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری

۲۷ ——— ۴۰

امام احمد رضا کی خدمت میں پہلی بار حاضری ——— امام احمد رضا سے گفتگو

——— امام احمد رضا کے درس میں شرکت ——— اجازت و خلافت

——— امام احمد رضا کا عربی خلافت نامہ ———

——— خطاب عبدالسلام ——— برادرِ عبدالسلام قاری بشیرالدین کی علالت

——— مکتوباتِ امام احمد رضا ——— قاری بشیرالدین کا انتقال

——— مولانا حسن رضا کا انتقال ——— اہلیہ مولانا عبدالسلام کا انتقال

——— امام احمد رضا کا عربی تعزیت نامہ اور عربی قطعۂ تاریخ وفات ———

Marfat.com

مولانا عبد السلام کے صاحبزادے محمود اشرف کا انتقال ——
امام احمد رضا کا تعزیت نامہ ——

۳

ندوۃ العلماء

۴۱ —— ۴۹

لکھنؤ میں اجلاسِ ندوہ اور مولانا عبد السلام کی شرکت —— بریلی میں اجلاسِ ندوہ اور مولانا عبد السلام و مولانا محمد حسین الہ آبادی کی شرکت —— شبلی کی تقریر، شبلی کی تقریر پر مولانا عبد السلام اور مولانا الہ آبادی کی تنقید —— شبلی کی برہمی اور مولانا عبد السلام و مولانا الہ آبادی کا واک آؤٹ —— امام احمد رضا کا رسالہ "حقائق نما" اور شبلی نعمانی —— پٹنہ میں اجلاسِ ندوہ —— پٹنہ میں مدرسہ حنفیہ اسلامیہ کے اجلاس اور علمائے اہلسنت کی شرکت —— امام احمد رضا کی آمد اور مسلسل تین گھنٹے تقریر —— کلکتہ میں اجلاسِ ندوہ —— کلکتہ میں اہلِ سنت کا اجلاس اور امام احمد رضا کی آمد —— بنگلور میں اجلاسِ ندوہ —— بنگلور میں اہلِ سنت کا اجلاس اور مولانا عبد السلام کی تقریریں —— علمائے حرمین شریفین کے فتوے ——

۴

امام احمد رضا اور مفتی محمد برہان الحق جبل پوری

۵۱ —— ۶۵

ولادت —— قطعۂ تاریخ ولادت —— ابتدائی تعلیم —— جبل پور میں طاعون کی وبا —— علالت —— خواب اور اس کی تعبیر

Marfat.com

امام احمد رضا سے بمبئی میں پہلی ملاقات ــــــ بریلی پہلی بار حاضری
ــــــ عرضِ سلام ــــــ بخشش عمامہ ــــــ تلمذ و فتویٰ نویسی ــــــ
ڈاکٹر سر ضیاء الدین، امام احمد رضا کی خدمت میں ــــــ ایک عینی شہادت
ــــــ صاحبزادی کی رحلت اور امام احمد رضا کی تعزیت ــــــ
بریلی سے واپسی ــــــ جبل پور میں طاعون کی وبار ــــــ
اہلیۂ مفتی برہان الحق کی شدید علالت اور امام احمد رضا کا فیضِ باطنی ــــــ
امام احمد رضا کا والا نامہ ــــــ مفتی برہان الحق کی صاحبزادیوں کا انتقال
ــــــ امام احمد رضا کا تعزیت نامہ ــــــ جبل پور میں جلسۂ دستارِ
فضیلت ــــــ اجازت و عمامہ ــــــ سپاس نامہ ــــــ
سندِ خلافت ــــــ تقریظ اجلال الیقین ــــــ بریلی حاضری ــــــ
کانگریسی اور خلافتی جلسے کے ارکانِ وفد میں شرکت ــــــ ابوالکلام آزاد
سے دو ٹوک باتیں ــــــ جبل پور واپسی ــــــ صاحبزادی،
صاحبزادے اور چچا کا انتقال ــــــ امام احمد رضا کا تعزیت نامہ
ــــــ مولانا مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں سے مراسم محبت و اخلاص ــــــ

۵

اَسفارِ امام احمد رضا

۷۷ ــــ ۱۰۱

سفرِ کلکتہ ــــــ سفرِ عظیم آباد پٹنہ ــــــ سفرِ بمبئی ــــــ حرمین روانگی
ــــــ حرمین سے واپسی ــــــ بمبئی میں نمازِ جمعہ کی امامت ــــــ
وعظ و تقریر ــــــ ایک عجیب نظارہ ــــــ مجذوب کی زیارت
ــــــ سفرِ اجمیر شریف ــــــ جبل پور کا پہلا سفر ــــــ
مکتوباتِ امام احمد رضا ــــــ جبل پور میں مختصر قیام ــــــ

Marfat.com

جبل پور کا دوسرا سفر ——— مفتی برہان الحق کی بریلی حاضری ———
سفر کی تیاریاں ——— نمازِ فجر باجماعت اور جبل پور روانگی ———
پرتاب گڑھ میں نمازِ ظہر باجماعت ——— الٰہ آباد میں نمازِ مغرب باجماعت
——— الٰہ آباد کی سیر ——— کٹنی اسٹیشن پر استقبال ———
سلیمنا باد پر استقبال اور فجر کی نماز باجماعت ——— جبل پور میں آمد اور
شاندار استقبال ——— جبل پور کے معمولات ——— بچوں پر
شفقت ——— سیر و تفریح ——— بھیڑا گھاٹ ——— "پنچ پٹی"،
"بندر کودنی" اور "چونسٹھ جوگنی" کی سیر ——— "دھواں دھار" اور
"دودھ مٹھی" کا نظارہ ——— عبدالکریم پہلوان کے کرتب ———
دریائے نربدا کی سیر ——— امام احمد رضا کی اذان ———
واقعاتِ تقویٰ ——— جبل پور میں ایک ماہ اور چار دن قیام ———
بریلی واپسی ——— مکتوباتِ امام احمد رضا ———

۶

تحریکِ خلافت اور تحریکِ ترکِ موالات

۱۰۳ ——— ۱۱۰

تحریکِ خلافت و تحریکِ ترکِ موالات ——— امام احمد رضا اور ان کے
ہمنواؤں کے خلاف شدید مہم ——— تحریکِ خلافت اور رسالہ
دوام العیش ——— تحریکِ ترکِ موالات و رسالہ المحجۃ المؤتمنہ ———
مولانا عبدالباری اور الطاری الداری ——— کانگریس اور خلافت کمیٹی کا
مشترکہ اجلاس بریلی ——— امام احمد رضا کا وفد ——— ارکانِ وفد
میں مفتی برہان الحق کی شمولیت اور ابوالکلام آزاد سے دو ٹوک باتیں
——— جماعت رضائے مصطفےٰ کا مطبوعہ اشتہار "اتمام حجت تامہ" اور ابوالکلام آزاد ———

Marfat.com

۷

وصالِ امام احمد رضا

۱۱۱ — ۱۱۹

امام احمد رضا کی علالت —— امام احمد رضا کا آخری خط —— امام احمد رضا کی بے نظیر طمانیت و استقامت —— امام احمد رضا کا وصال —— جبل پور میں فاتحہ خوانی ——

۸

مکاتیبِ امام احمد رضا

۱۲۱ — ۱۴۲

۹

نوادراتِ امام احمد رضا

۱۴۳ — ۱۶۴

Marfat.com

Marfat.com

عکسِ رضا

کتاب" اکرامِ امام احمد رضا" آپ کے سامنے ہے ——— اس کو پڑھ کر امام احمد رضا کی جو تصویر ابھرتی ہے، ذرا اس کو بھی دیکھتے چلیں ———

سفر و حضر، سیر و تفریح، کلام و طعام، خوشی و غم، غرض وہ کسی حالت میں بھی اپنے مولیٰ سے غافل نہیں، اس کے ذکر و فکر میں مصروف ہے ——— اور اس کے حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار تو اس کے دل کی بہار تھے ——— دیکھنے والوں نے اس کی محفل میں انوار برستے دیکھے ——— اس کی سیرت آئینۂ شریعت تھی ——— سفر و حضر میں نماز باجماعت کا وہ اہتمام کہ باید و شاید ——— علالت اور شدتِ نقاہت کے باوجود وہ عصا کے سہارے اپنے مولیٰ کے حضور کھڑا نظر آتا ہے ——— جب تک دم میں دم رہا، اس نے دامنِ ادب ہاتھ سے نہ چھوڑا ——— اس نے سر جھکایا تو خدا ہی کے آگے جھکایا اور غیر اللہ کے لئے سجدۂ تعظیمی حرام قرار دیا ———

اس نے دردمندی و دلسوزی کے ساتھ ملت کی خدمت کی ——— ہر کٹھن مرحلے پر رہنمائی کی ——— تحریکِ خلافت میں خلافتِ شرعیہ کے حقیقی مفہوم کو اس نے پامال ہونے نہ دیا اور رسالہ "دوام العیش" لکھ کر کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا ——— تحریکِ ترکِ موالات میں اس نے ہندو مسلم اتحاد کے خلاف سخت جد و جہد کی اور دو قومی نظریہ کو پھر زندہ کیا ——— شدتِ علالت اور مرض الموت کے باوجود اس نے رسالہ "المحجۃ المؤتمنہ" لکھ کر کفر و اسلام کے فرق مٹانے والوں کو للکارا

تبلیغ و اشاعتِ دینِ متین میں وہ ساری عمر سرگرمِ عمل رہا ——— وہ ایسا

Marfat.com

خلوت نشین تھا کہ اپنے شہر کے گلی کوچوں سے بے خبر ——— اور ایسا جلوت پسند تھا کہ اعلائے کلمۃ الحق اور تبلیغِ دین کے لئے پاک و ہند کے دور دراز علاقوں تک جا پہنچا ——— وہ کلکتہ گیا ——— وہ بمبئی گیا ——— وہ عظیم آباد گیا ——— وہ جبل پور گیا ——— اور نہ معلوم کہاں کہاں گیا! ——— مدنی آقا نے ارشاد فرمایا :-

لا یؤمن احدکم حتی یقال انہ مجنون

"تم میں کوئی اس وقت تک مومن نہیں جب تک کہ دیکھنے والے اسکو دیوانہ نہ کہنے لگیں ———"

کفایت علی کافی نے کس دلسوزی سے اس دیوانگی کی آرزو کی ہے ؎

دشتِ طیبہ میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے
دھجیاں جیب و گریباں کی اڑاتے جاتے

اور اقبال بھی اسی دیوانگی میں نظارۂ حیات کر رہا ہے ؎

حیات کیا ہے؟ خیال و نظر کی مجذوبی
خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گوناگوں

جگر نے اسی دیوانگی میں بگڑے کام سنورتے دیکھے ؎

کاروبارِ جہاں سنورتے ہیں
ہوش جب بیخودی سے ملتا ہے

امام احمد رضا اندیشۂ این و آں سے بے نیاز تھا ——— وہ دیوانہ تھا دیوانہ ——— دیکھنے والوں نے اس کے زمانے میں کوئی اس جیسا دیوانہ نہ دیکھا ——— اس نے جو کچھ کیا اسی دیوانگی میں کیا ——— اور جو کچھ کہا اسی دیوانگی میں کہا ——— اسی لئے جن کو کہا انہوں نے بھی یہی کہا ——— ہم اس سے نفرت نہیں کرتے، وہ جو کچھ کہتا ہے، مصطفٰے کی محبت میں کہتا ہے ——— یہ تو مصطفٰے کا دیوانہ ہے ———

Marfat.com

اس نے قدم قدم پر تقویٰ شعاری کے نشانات چھوڑے ہیں ——— اس کی دیانت و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ دعوت میں اپنے آگے رکھی ہوئی چیز بغیر صاحب خانہ کی اجازت کے اپنے ساتھیوں کو نہ دیتا تھا ——— اس نے دعوت میں مسجد کا ٹھنڈا پانی پینے سے انکار کر دیا کہ مسجد کا پانی صرف اور صرف نمازیوں کے لئے ہے ——— اس نے ہمیشہ اس راگ سے اپنے کانوں کو محفوظ رکھا، جس کا سننا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا ——— اس نے اپنی رضا کو خدا و رسول کی رضا پر قربان کر دیا تھا ———

وہ مظہر خلقِ عظیم تھا ——— اس نے حسنِ خلق کے روشن نمونے چھوڑے ہیں ——— وہ بزرگوں کا احترام کرتا تھا اور چھوٹوں پر شفقت کرتا تھا ——— اپنے دوستوں اور مریدوں کی اس حد تک دلداری کرتا تھا کہ علالت و نقاہت کے باوجود ان کی دعوت رد نہ کرتا اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ——— عطا و بخشش میں وہ پیش پیش تھا ——— اس نے ہاتھ پھیلا کر مسندِ رسول کو رسوا نہ کیا ——— اس نے اپنا ہاتھ اپنے آقا کی طرح اونچا ہی رکھا ——— اس نے اپنے دوستوں کو کبھی مایوس نہ کیا

وہ بڑی مستعدی سے ہر خط کا جواب لکھتا ——— اس کا قلم ایسا چلا کہ نصف صدی تک چلتا ہی رہا ——— اس نے لمحۂ وصال تک قلم نہ چھوڑا ——— علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم ——— وہ شکر گزار بندہ تھا اور شکر گزار بندہ اپنے مولیٰ کے احسانات کو کیسے فراموش کر سکتا ہے؟

اس کے علم و فضل کا یہ عالم تھا کہ وہ معقولات و منقولات میں یگانۂ روزگار تھا ——— علمِ ریاضی میں ڈاکٹر ضیاء الدین نے اس سے استفادہ کیا اور علمِ توقیت میں مفتی برہان الحق نے اس کے آگے زانوئے تلمذ تہ کیا ———

تاریخ گوئی میں وہ یگانۂ روزگار تھا ——— وہ عرب شعراء کی طرح عربی میں شعر کہتا تھا ———

Marfat.com

اس نے ایک انقلاب انگیز اور متحرک زندگی گزاری ——— اس کی زندگی میں حرکت ہی حرکت نظر آتی ہے ——— اس نے زندگی بھر دین متین کی خدمت کی ——— کوئی لمحہ خدا کی یاد سے غافل نہ گزارا ——— طمانیتِ قلب کے ساتھ وہ موت کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار رہے ——— اس کی طمانیت حیرت انگیز ہے ——— وصال سے صرف دو ہفتے قبل اس نے سفرِ آخرت کی ایسی دلجمعی اور اطمینان سے خبر دی جیسے دنیا میں کوئی کسی سفر پر جا رہا ہو ——— موت کے لئے خدا کے محبوبوں کے سوا کسی کو ایسا تیار نہ دیکھا جس طرح امام احمد رضا کو تیار پایا ——— وہ ہنستا مسکراتا اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گیا ؎

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم بر لبِ اوست

98422

Marfat.com

۱

امام احمد رضا اور مولانا محمد عبدالکریم حیدرآبادی

قلت تاریخ عیشہ الابدی
دام عبدالکریم خلد کرام

امام احمد رضا

Marfat.com

۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما

نحمد اللہ تعالیٰ حمد الشاکرین ونصلی ونسلم علیٰ من رضاہ رضا رب العٰلمین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ الصادق الوعد الامین وعلیٰ آلہ واصحٰبہ الطیبین الطاھرین واولیاء امتہ وعلماء ملتہ وعباد اللہ الصالحین المفلحین وعلینا معھم اجمعین۔

فقیر حقیر عبد الباقی محمد برہان الحق قادری رضوی جبل پوری، اپنے استاد و مرشد اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مولانا مفتی شاہ محمد احمد رضا خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اکرامات و انعامات و احسانات، علمی و ظاہری، باطنی و صوری، معنوی و روحانی فقیر بے توقیر کے خاندان پر ہوئے اور رہیں، ان کا مختصر خاکہ سپردِ قلم کرنے کی سعادت و برکت حاصل کرنا ہے و باللہ التوفیق۔

حضرتِ جدِ امجد مولانا شاہ محمد عبد الکریم حیدرآبادی اور اعلیٰ حضرت کی آپس میں ملاقات نہیں ہوئی، اعلیٰ حضرت کا شباب تھا اور جدِ امجد کی ضعیفی کا زمانہ تھا، دونوں بزرگوں کے درمیان کچھ تحریری سلسلۂ تعارف تھا جس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اپنے والدِ ماجد مولانا محمد نقی علی خاں کی مندرجہ ذیل چار مطبوعہ تصانیف جدِ امجد کے نام ارسال فرمائیں :۔

Marfat.com

۱- اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد [1]

۲- جواہر البیان فی اسرار الارکان [2]

۳- ہدایۃ البریۃ الی الشریعۃ الاحمدیہ [3]

۴- سرور القلوب بذکر المحبوب

ہر کتاب کے سرورق کے حاشیے پر تحریر ہے :-

مولانا مولوی محمد عبد الکریم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

فقیر احمد رضا خاں عفی عنہ

۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۷ھ ہجری

جدِ امجد کا وصال ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ کو ہوا، وصال سے قبل اپنے صاحبزادگان قاری بشیر الدین، حافظ عبد الشکور، حافظ احمد سعید، حافظ غوث احمد، میرے والدِ ماجد مولانا عبد السلام اور اپنے بھانجے سید عبد الرحیم کو بلایا اور کچھ نصیحتیں فرمائیں پھر والدِ ماجد سے فرمایا، لکھو ؎

سر بدعت بریدہ بہر اللہ

مات عبد الکریم فی شوقہ

۱۳۱۷ = ۲-۱۳۱۹ھ

دوسرے مصرعہ کے عدد ۱۳۱۹ ہیں، ان میں سے پہلے مصرعہ کی ب کے عدد ۲ تفریق کئے جائیں تو سالِ وفات ۱۳۱۷ھ نکل آتا ہے۔ بدعت کا سر کاٹنے سے اسطرف بھی اشارہ ہے کہ زندگی اتباعِ شریعت و سنت میں گزاری جائے اور دنیا سے اسطرح جائے کہ دامنِ تقویٰ غبارِ بدعت سے آلودہ نہ ہو۔

---

[1] یہ کتاب ۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء میں پہلی بار مطبع صبح صادق، سیتا پور میں طبع ہوئی۔

[2] یہ کتاب 〃 〃 〃 〃 〃

[3] یہ کتاب 〃 〃 〃 〃 〃 مسعود

Marfat.com

حضرت جدِ امجد نے یہ مادۂ تاریخ خود ارشاد فرمایا اور خدا کی شان اسی روز ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۸ء کو دن کے گیارہ بجکر ۲۸ منٹ پر وصال فرمایا، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ عصر کی نماز کے بعد جنازہ عیدگاہ کلاں لے جایا گیا جہاں ہزاروں معتقدین و متوسلین نے بعد نمازِ مغرب نمازِ جنازہ ادا کی اور پھر عیدگاہ کے شمال مشرقی کونے میں آپ کو آغوشِ لحد میں لٹا دیا گیا۔

وصال کے فوراً بعد بذریعہ تار بریلی اطلاع دی گئی۔ اعلیٰحضرت نے تعزیت و تلقینِ صبر و استقامت کے ساتھ عربی میں جو قطعۂ تاریخ تحریر فرمایا، بلاشبہ فصاحت و بلاغت کا ایک شاہکار ہے، ملاحظہ فرمائیں ؎

قیل مات الزکی عبد الکریم — قلت کلا بل احتظی بدوام

حی عن بنیہ فکیف یموت — انما المیت ھالک الاوھام

ایموت الذی خلف؟ • — سلم اللہ مثل عبد السلام

جبل الدین راسخ بقیامہ — فی جبلفور شامخ الاعلام

قلت تاریخ عیشہ الابدی

دام عبد الکریم خلد کرام

۱۳۱۷ھ

یہ کتبہ مقبرے شریف کے مغربی دروازے کی داہنی جانب باہر سنگِ مرمر پر کندہ، دیوار میں نصب ہے۔

Marfat.com

۲

امام احمد رضا اور مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری

وَسَالِمُ دِینِہٖ عَبْدُ السَّلَام
لَہٗ عِلْمٌ بِہٖ عَمَلٌ سَدِیْدٌ

امام احمد رضا

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

جنة الفردوس في الدنيا حكت   جبل فور الهند دار المتقين

إن مولانا بها قد شرفت   منه أنوار تسر الناظرين

(مولوي محمد عبد السلام) أخبرت   عنه ذكرى الخير بين العالمين

هو كالبستان منه أثمرت   زنبق العطر وحشد ياسمين

أو نهور جاريات أرسلت   ماؤها شهد لقلب الشاربين

وله في الخير أيدي أمطرت   من رياض العلم تهدي الزائرين

داره فيها قلوب سررت   فادخلوها بسلام آمنين

الشاعر المصري

السيد محمد فهمي السيوطي

دكتور في الفلسفة والآداب

Marfat.com

میرے فاضل، مرحبا جادو بیانی پر تری حبّذا، طرزِ جدیدِ وعظ خوانی پر تری
واہ وا! ایسی طبیعت کی روانی پر تری آفریں، اس نکتہ رانی، نکتہ دانی پر تری
شمع ہے تو عالموں کی انجمن کیواسطے
فکر ترا دام ہے، مرغِ سخن کیواسطے

بلبلِ ہندوستاں تو، ہند ہے گلشن ترا پُر ہے تو گُل ہائے مضموں سے سدا دامن ترا
جس کا دانہ دانہ خرمن ہے، وہ ہے خرمن ترا دوسروں کے سو تصنّع، ایک سادہ پن ترا
نقشِ تصویرِ معانی کے لئے مانی ہے تو
ہند کے خطہ میں عالم، ایک لاثانی ہے تو

تیرے باغِ علم کے عالم، ہیں تیرے باغباں معجزہ کہتے ہیں جس کو، ہے ترا طرزِ بیاں
چشمۂ کوثر میں ہے، دھوئی ہوئی تیری زباں جو ادا تجھ میں نکلتی ہے، وہ اوروں میں کہاں؟
از ہمہ خوباں، بہ رعنائی، یگانہ بودۂ
وز کمالِ خویش، در عالم، فسانہ بودۂ

سر بہ فکرِ وعظ جب تیری طبیعت ہو گئی لطف قرباں ہو گیا، صدقے فصاحت ہو گئی
تیرے طوفانِ بیاں سے ایسی حالت ہو گئی سطر سطر موجۂ بحرِ بلاغت ہو گئی
یہ کہیں روح القدس کی کارفرمائی نہ ہو
وعظ کے پردہ میں اعجازِ مسیحائی نہ ہو

کی ہے خالق نے عطا چشمِ حقائق بیں تجھے ہو دلِ پُر درد جس میں، وہ دیا پہلو تجھے
حق نما تجھ کو بنایا حق نے اور حق گو تجھے نیک فطرت اک جہاں کہتا ہے ور خوش خو تجھے
معدنِ تحقیق ہے تو مولوی عبدالسلام
کاشفِ تدقیق ہے تو مولوی عبدالسلام

سید عبدالحکیم، بنگلور (جنوبی ہند)
(۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء)

Marfat.com

۲

حضرتِ جدِ امجد نے اپنی زندگی میں والدِ ماجد مولانا عبدالسلام کو اعلیٰ حضرت کی طرف متوجہ کیا چنانچہ سنہ ۱۳۱۳ھ / سنہ ۱۸۹۵ء میں بریلی میں ندوۃ العلماء کا اجلاس ہوا والدِ ماجد کے نام خصوصی دعوت نامہ آیا، حضرتِ جدِ امجد نے خوشی سے اجازت دیدی اور فرمایا :-

"ندوہ میں شریک ہو یا نہ ہو لیکن مولانا احمد رضا خاں صاحب سے ضرور ملنا، اس وقت ان کا علم وفضل وکمال اپنی وسعت وتابانی اور تحقیق و تدقیق کے لحاظ سے بے نظیر و بے مثال، انتہائی عروج وکمال پر ہے، جس طرح بھی ہو مولانا کی خدمت میں رہ کر جتنا فیض حاصل کرسکو، تمہارے خاندان کے لئے باعثِ رحمت وبرکت وسعادت وسربلندی ہوگا' بریلی میں ندوہ کا یہ اجلاس تمہارے لئے حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب سے علم وفضل وسعادت حاصل کرنے کا انشاء اللہ ذریعہ اور سبب ہے"

والدِ ماجد بریلی روانہ ہوئے، الٰہ آباد سے مولانا شاہ محمد حسین صاحب کا ساتھ ہوگیا، اجلاس میں شرکت ہوئی لیکن مولانا محمد حسین الٰہ آبادی کے اعتراض پر شبلی کی برہمی اور بدزبانی نے بدمزگی پیدا کردی (جس کی تفصیل آگے آتی ہے) چنانچہ یہ دونوں حضرات جلسے سے واک آؤٹ کرگئے، چلتے ہوئے والدِ ماجد نے امام احمد رضا کے رسالے "سوالاتِ حقائق نما برؤس ندوۃ العلماء" پر دستخط کرکے شبلی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا :-

"اس کے ہر سوال کا مفصل جواب دے کر مطمئن کرنا آپ کا اور آپ کے تمام ہم خیال اراکین کا ذمہ ہے اور آپ سب کا اخلاقی فرض ہے ——"

Marfat.com

اس واقعہ کے بعد والد ماجد محلہ سوداگراں (بریلی) میں اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہاں کی پہلی حاضری تھی ——— والدِ ماجد نے ایک پرچہ پہ اپنا نام لکھ کر ایک بچہ کے ہاتھ اندر بھیجا، چند منٹ بعد اعلیٰ حضرت باہر تشریف لائے، السلام علیکم فرمایا ——— ہاتھ میں ایک لفافہ تھا، والدِ ماجد سے معانقہ کیا اور فرمایا :-

"یہ آپ کے والدِ ماجد حضرتِ مولانا عبدالکریم صاحب کی کرامت ہے کہ ابھی مجھے لفافہ ملا، خط پڑھ رہا تھا اور اس فقرہ پہ نظر تھی :

"فقیر زادہ عبدالسلام حاضر ہو رہا ہے، اس پر نظرِ کرم فرما کر اپنی تربیت اور سرپرستی میں فیضانِ علوم ظاہری و باطنی سے اسے عزت و سرفرازی بخشیں۔

عین اسی وقت آپ کا رقعہ ملا، آپ کا اسمِ گرامی پڑھ کر معاً متصور ہوا کہ یہ آپ کے والدِ محترم مولانا عبدالکریم صاحب کی کرامت ہے کہ وہ روحانی طور پر خط کے ذریعہ آپ کو اس فقیر کے سپرد فرما رہے ہیں اور آپ کا ہاتھ فقیر کے ہاتھ میں دے رہے ہیں، ماشاءاللہ و بارک اللہ"

اعلیٰ حضرت نے والدِ ماجد کو اپنے قریب بٹھاتے ہوئے حضرتِ جدِ امجد کی خیریت پرسی کے بعد بریلی آنے کا سبب دریافت فرمایا، والدِ ماجد نے ندوہ کی روداد، شبلی سے گفتگو، سوالاتِ حقائق نما کے ٹائیٹل پر مجلس عاملہ کے خصوصی رکن کی حیثیت سے دستخط کے ساتھ چند اہم کلمات کہتے ہوئے شبلی کے ہاتھ میں رسالہ دینے کا پورا واقعہ سنایا ——— اعلیٰ حضرت نے توجہ کے ساتھ تمام واقعات سن کر والدِ ماجد کو سینے سے لگا کر فرمایا :-

"ماشاءاللہ! آپ نے فقیر کی بہترین نیابت و وکالت فرمائی، بارک اللہ!"

اور بے حد مسرت کے ساتھ دریافت فرمایا :-

"کہاں قیام ہے؟"

عرض کیا ——— ڈپٹی اشفاق حسین کے یہاں ——— اعلیٰ حضرت نے

Marfat.com

ڈپٹی صاحب کے یہاں سے سامان منگوالیا۔

اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے مولانا حامد رضا خاں صاحب کی تعلیم کا یہ آخری دور تھا چنانچہ والدِ ماجد بھی انہیں کے ساتھ امام احمد رضا کے درس میں شریک ہو گئے اور دس مہینے مسلسل امام احمد رضا کے فیض علمی و عملی، ظاہری و باطنی، صوری و معنوی اور بیعت و ارشاد کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوئے ——— اعلیٰ حضرت نے والدِ ماجد کی علمی و عملی، ذہنی و اخلاقی قابلیت و صلاحیت کا بنظرِ عمیق معائنہ فرمایا اور پھر افتاء و وعظ اور درس کی اجازت کے ساتھ ساتھ مختلف سلاسل میں بیعت و اجازت اور خلافت سے سرفراز فرمایا، عربی میں ایک سند عطا فرمائی اور دستارِ فضیلت سے نوازا ——— امام احمد رضا کی سند ملاحظہ فرمائیں جو ۳ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۶ء کو خود تحریر فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خصص ھٰذہ الامۃ المرحومۃ ببرکات الاسناد و سلاسل الاولیاء الامجاد والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الاسیاد سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ الکرام الیٰ یوم التناد آمین۔

و بعد فقد سألنی العالم العامل الفاضل الکامل تقی الشباب نقی الثیاب المتحلی بحلیۃ الفضل المعنوی والکمال الصوری مولانا المولوی محمد عبدالسلام الجبلفوری زین اللہ وجھہ و قلبہ بالضیاء النوری اجازۃ الصحاح الستۃ و سائر کتب الاحادیث و الفقہ والتفسیر و الکلام وغیرھا من مرویاتی عن الجلۃ الکرام و اذن الوعظ والتدریس والافتاء والارشاد الی طریقۃ العرفاء الاسیاد تحسین ظن منہ بھذا الفقیر فی ذلک

وان لم اكن اهلا لما هنالك فاجبته اليه لما
رأيت من اهليته لديه واجزته بجميع ما اجازنی
به شیخی وسیدی ومولائی ومرشدی وکنزی و
ذخری لیومی وغدی السید الشاہ آل الرسول الاحمدی
المارهروی وشیخی فی الحدیث السید الشریف العلامة
احمد بن زین بن دحلان والسید الجلیل حسین
بن صالح جمل اللیل والمولی العلامة عبد الرحمن
بن عبد الله السراج المکیون والشیخ الاجل السید
الشاه ابو الحسین احمد النوری حفید حضرة شیخی
و بجمیع ما انا ماذون به من السلاسل العلیة
القادریة القدیمة والجدیدة والرزاقیة و
السنوریة والاهدلیة والجشتیة والسهروردیة
والنقشبندیة القدیمات والجدیدات والبدیعیة
والعلویة المنامیة وکل ما احتوی علیه الکتاب المستطاب
النور والبهاء فی اسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء
فکل ما فیه عن حضرة شیخی رضی الله تعالی عنه فانا
ماذون به من لدنه وما فیه وعن غیره فانا مجاز به
عن حضرة حفیده وحامل خیره وکذلك اجزته
بالوعظ والافتاء والتدریس بشرائطها المعلومة
عند اهلها فلیتثبت ولیخش الخطأ والغلط والجرأة
والشطط ولیتق الله ربه ولا ینسنی من دعائه الصالح
کان الله لی وله فی الدنیا والآخرة ومنحنا جمیعا فی
الدارین نعمه الفاخرة آمین ۔ وکان ذلك لثلاث

Marfat.com

خلون من ذی القعدۃ الحرام یوم الجمعۃ المبارکۃ افضل الایام سنۃ ۱۳۱۳ من ھجرۃ سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الکرام افضل الصلوٰۃ والسلام والحمد للہ رب العٰلمین۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [1]

مہر مستطیل

اعلیٰ حضرت والد ماجد پر بہت کرم فرماتے تھے اور ان کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے

۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء کو امام احمد رضا، جبل پور تشریف لائے، ۲۶ جمادی الثانیہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۱۹ء کو مدرسہ برہانیہ میں جلسۂ دستارِ فضیلت ہوا، اس میں امام احمد رضا نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر ایک عجیب شاہکار تھی، ہر فرد محوِ سماعت تھا اور اکثر کے آنسو جاری تھے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان و رفعتِ مکان اور محبت و ثنائیت کا جو بیان فرمایا وہ آپ ہی کا حق تھا۔ دورانِ تقریر حضرت والد ماجد کے متعلق کچھ قیمتی ارشادات اور بہترین کلماتِ خیر ارشاد فرمانے کے بعد نہایت محبت بھرے انداز میں فرمایا :-

"اے جبل پور کے مسلمانو! مولانا عبدالسلام کی ذاتِ ستودہ صفات صرف تمہارے لئے ہی نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے لئے عبدالسلام ہے اور میں آج سے مولانا عبدالسلام کے القاب میں خطاب عبدالاسلام

---

[1] اس سند کا عکس کتاب کے آخر میں " نوادراتِ امام احمد رضا " کے تحت پیش کر دیا گیا ہے۔ مسعود

Marfat.com

کا اضافہ کرتا ہوں، آئندہ آپ کے اسم گرامی کے ساتھ عبدالاسلام بولا اور لکھا جائے ۔"

ان مقدس کلمات کے سنتے ہی مجمع نے بلند آواز سے والہانہ انداز میں تکبیر کہہ کر خلوص ومحبت کے ساتھ مسرت کا اظہار کیا۔ والدِ ماجد اعلیٰحضرت کے قدموں کی طرف جھکے، اعلیٰ حضرت نے سینے سے لگالیا اور دیر تک لگائے رہے، عجب روح پرور، ایمان افروز اور دلکش منظر تھا اور نزولِ رحمت وبرکت وسعادت کا وقت تھا، نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے فضا گونج رہی تھی، والد نے اعلیٰ حضرت کے دستِ اقدس کا بوسہ لیا، اعلیٰ حضرت نے آپ کی پیشانی چومی، جب تک یہ منظر رہا، پورا مجمع کھڑا نعرہائے تکبیر و رسالت لگاتا رہا، پھر اعلیٰ حضرت منبر پر رونق افروز ہوئے اور مجمع بھی بیٹھ گیا۔

اعلیٰ حضرت کو والدِ ماجد سے خاص تعلق تھا، اس خصوصی تعلق کا خوشی وغمی ہر موقع پر اظہار ملتا ہے، ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں چچا قاری بشیر الدین کا انتقال ہوا، ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء میں والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا اور ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء میں بھائی محمودِ اشرف کا انتقال ہوا۔ ان سب مواقع پر امام احمد رضا نے دلداری وغمخواری کی اور تعزیت نامے ارسال فرمائے۔

اعلیٰحضرت صفر المظفر ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں جبل پور تشریف لائے، بہت سے لوگ داخلِ سلسلہ ہوئے، اس وقت چچا قاری بشیر الدین علیل تھے، ماہِ شعبان میں مرض نے شدت اختیار کی، اعلیٰحضرت کو عریضہ لکھا گیا جس کے جواب میں مندرجہ ذیل والا نامہ صادر ہوا :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بگرامی ملاحظہ مولانا المبجل المکرم المغنم المعظم ذی الفضل التام والفیض العام والعز والاکرام مولانا مولوی شاہ محمد عبدالسلام دام مجدہ وانجح جدہ

Marfat.com

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :۔

نوازش نامہ تشریف لایا، مولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ مولٰنا قاری بشیرالدین صاحب سلمہ اللہ وعافاہ کو عافیتِ تامہ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے بمنہٖ وکرمہٖ آمین! مامول کہ ان کی خیریت سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں، اعمال شفاء کہ عرض کر آیا تھا، استعمال فرمائے جائیں واللہ الشافی الکافی یشفی ویعافی ——— کھانے کو جو چیز دی جائے، سورۂ طارق شریف دم کرکے دی جائے، یہ تعویذ حاضر کرتا ہوں گلے میں ڈالیں اور خیر خیریت سے مطلع فرمائیں، والدہ ماجدہ کی خدمت میں فقیر کا سلام عرض کریں، نیز مولانا قاری صاحب واندرونِ خانہ ونورالعین برہان میاں وزاہد میاں وسائر احباب کو سلامِ سنت الاسلام۔

فقیر احمد رضا غفرلہٗ

از بریلی ۱۲ر شعبان ۱۳۲۶ھ

یوم الاربعاء

قاری بشیرالدین صاحب برابر علیل رہے، ۲ر شوال ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء ک
صبح نمازِ فجر کے وقت ان کا انتقال ہوگیا، دوسرے دن یعنی ۳ر شوال ۱۳۲۶ھ /
۱۹۰۸ء کو بریلی میں اعلیٰ حضرت کے بھائی مولانا حسن رضا خاں کا وصال ہوا، اِدھر
چچا کے انتقال کا تار گیا اور اُدھر مولانا حسن رضا خاں کے انتقال کا تار آیا، اناللہ وا
الیہ راجعون۔

جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء کو والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا، اعلیٰ حضرت ک
اطلاع کی گئی تو آپ نے تعزیت کے ساتھ عربی میں ایک قطعۂ تاریخ بھی ارسال فرما
اعلیٰ حضرت کا تعزیت نامہ اور قطعۂ عربی ملاحظہ فرمائیں :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Marfat.com

بملاحظۂ سامی جامع الفضائل قامع الرذائل لامع الفواضل ذی الکرم والکرامۃ والاکرام مولانا محمد عبدالسلام صاحب قادری برکاتی دامت معالیہ و بورکت ایامہ وحیاتہ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :۔

ان للہ ما اخذ وما اعطی وکل شیئ عندہ لاجل مسمی وان من اللہ عزاء فی کل مصیبۃ وخلفا من کل فائت وانما المحروم من حرم الثواب وانما یوفی الصّٰبرون اجرھم بغیر حساب وبشر الصّٰبرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون

وفی الصبر مرارۃ یعقبہا حلاوۃ

یعلوھا طلاوۃ فالھمکم الصبر واعظم لکم الاجر واخلف لکم الخیر وحفظکم عن کل ضیر وغفر المرحومۃ ووقہا عذاب القبر وبیض وجہہا ورفع فی علیین کتابہا واجزل فی دار النعیم ثوابہا آمین آمین!

بصاحبزادگان وسائر احبابِ اہلِ سنت سلام ودعائے رحمت و عافیت، والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
۲۶ جمادی الاولیٰ یوم الجمعہ ۱۳۲۵ھ [1]

---

[1] اس مکتوبِ گرامی کا عکس کتاب کے آخر میں "نوادراتِ امام احمد رضا" کے تحت پیش کردیا گیا ہے۔ مسعود

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ رحلت عفیفہ امینہ سکینہ خاتون رحمہا اللہ تعالیٰ زوجۂ مقدسہ
جناب فضائل نصاب فواضل مآب حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ
جناب مولانا مولوی محمد عبد السلام صاحب قادری جبل پوری ادام اللہ
بالفیض النوری، آمین!

حلت لمن عبد السلام حلیلۃ
فی العدن وھی حصینۃ ورزینۃ
ھی للعفاف مدی الحیوۃ لزینۃ
وبعفو ربی فی الممات مزینۃ
سال الرضا عام الوفاۃ مع الدعا
قلت "ارحم التابوت فیہ سکینۃ"
١٣٢٩ھ

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
٢٥ جمادی الاولیٰ سنہ ٢٩ھ یوم الخمیس [1]

١٣٢٢ھ/ ١٩٠٤ء میں میرا بھائی تولد ہوا جس کا نام اعلیٰ حضرت نے محمود اشرف رکھا،
١٣٣٢ھ/ ١٩١٣ء کو اس بھائی کا انتقال ہو گیا، اعلیٰ حضرت کو اطلاع دی گئی، آپ نے
والد ماجد کے نام مندرجہ ذیل تعزیت نامہ ارسال فرمایا:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بملاحظہ جامع الفضائل القدسیہ قامع الرذائل الانسیہ مولانا المبجل المکرم المعظم ذی المجد
الاتم والفضل والکرم جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد السلام صاحب دامت معالیہ و
بورکت ایامہ ولیالیہ آمین

---

[1] اس قطعۂ تاریخ وفات کا عکس کتاب کے آخر میں نوادراتِ امام احمد رضا کے تحت پیش کر دیا گیا ہے۔ مسعود

Marfat.com

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کان اللہ لکم فی الدنیا والآخرہ :-

تصدیقات سامی تشریف لائیں، رسالہ درۃ التاج بھی ملا،

عزیز بجان محمود اشرف جعلہ اللہ تعالیٰ فرطا لکم و اعظم اجورکم و اتم نورکم و ادام صبورکم واجزل سرورکم فی الدین والدنیا والآخرۃ، انا للہ و انا الیہ راجعون ان للہ ما اخذ و ما اعطی وکل شیئ عندہ لاجل مسمی انما اموالکم واولادکم فتنۃ واللہ عندہ اجر عظیم۔ اللہ تعالیٰ برہان میاں کو برہان السنہ، برہان الاسلام، برہان الدین کرے۔ اللھم آمین اللھم آمین، اللھم آمین!

دفع اختلاج کے لئے ۱۰۰ بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ پانی پر روز دم فرما کر دو ایک جرعہ نوش فرما لیا کیجئے نیز ہر نماز کے بعد ۱۱ بار یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم دلِ ما را کن مستقیم بحق ایاک نعبد وایاک نستعین، اول آخر درودِ غوثیہ ایک ایک بار پڑھ کر دل پر دم فرما لیا کیجئے۔

فقیر دعاگو ان دنوں مبتلائے افکار تھا اور رہے وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، چیچک کی کثرت رہی، فقیر کا ایک نواسہ قدسی نام، ڈیڑھ برس کا اسی میں جاں بحق تسلیم ہوا، دوسرے نواسے کو بشدت نکلی، تیسرے پر اس سے پہلے ہی بہت امراض کا زور تھا انہیں میں چیچک بھی نکلی، چوتھے کے جو سب میں بڑا ہے کم نکلی، چھوٹا نبیرہ بشدت اس میں مبتلا ہوا، یہ سب بحمدہٖ تعالیٰ یکے بعد دیگرے شفایاب ہوتے، وللہ الحمد!

رام پور کے بعض اہلِ سنت نے مسئلۂ اذانِ ثانی میں

Marfat.com

مخالفت کی اور وہابیہ نے ان کا ساتھ دیا، ان کے رد کے پرچے حاضر کرنا ہے اور دوسرا نیاز نامہ نہایت ضروری اللحاظ ہے، ملاحظہ ہو۔

مولوی برہان میاں و مولوی زاہد میاں و مولوی عبدالشکور صاحب و محمد غوث صاحب وسائر احباب کو سلام سنۃ الاسلام۔ بخدمت گرامی جناب والدہ ماجدہ تسلیم مع التکریم۔

فقیر احمد رضا خاں غفرلہ
از بریلی
دوم ربیع الآخر شریف ۱۳۳۲ھ ہجریہ قدسیہ قدیمہ
علیٰ صاحبہا وآلہٖ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ آمین

Marfat.com

۳

ندوة العلماء

خسرتم حظکم دینا و دنیا
لعمر الله ذا الخسر الجرید

امام احمد رضا

Marfat.com

۳

والدِ ماجد مولانا عبد السلام، ندوۃ العلماء کے اجلاس منعقدہ لکھنؤ (۱۳۱۲ھ) اور بریلی (۱۳۱۳ھ) میں شریک ہوئے، پھر جب ندوے کی حقیقت معلوم ہوئی تو اس کے خلاف ہونے والے اجلاس منعقدہ پٹنہ (۱۳۱۸ھ)، کلکتہ (۱۳۱۹ھ) اور بنگلور (۱۳۲۲ھ) میں شریک ہوئے اور امام احمد رضا کی ہدایات و مشوروں پر ان جلسوں میں اہم کردار ادا کیا ——— اس اجمال کی تفصیل یہ ہے :-

ہندوستان میں ندوے کی تحریک چلی اور ہندوستان کے علماء و مشاہیر کے نام دعوت نامے جاری ہوئے، جدِ امجد مولانا محمد عبد الکریم حیدر آبادی اور والدِ ماجد کے نام بھی دعوت نامے آئے ——— والدِ ماجد کا ابتدائی شباب کا زمانہ تھا، اس نئی تحریک کے اغراض و مقاصد کو دیکھ کر اس کے اجلاس لکھنؤ میں شرکت کا خیال ہوا، جدِ امجد سے ذکر کیا، انہوں نے پورے حالات سنکر فرمایا :-

"میں شرکت سے تمہیں نہیں روکتا مگر بہت سمجھداری اور احتیاط سے کام لینا اور باطل و فاسد خیالات سے اپنے کو بچانا"

والدِ ماجد لکھنؤ کے لئے روانہ ہوئے، الٰہ آباد سے مولانا شاہ محمد حسین صاحب[1] کا ساتھ ہوگیا ——— لکھنؤ کا یہ اجلاس نہایت شاندار اجلاس تھا، ہر فرقہ، ہر مکتب خیال کے مشاہیر و سربرآوردہ شریک تھے، اس اجلاس میں مسلمانوں کی تعلیمی،

---

[1] مولانا محمد حسین الٰہ آبادی، اہل سنت کے مشہور و معروف عالم و عارف تھے، ۱۸۵۳ء میں ان کی ولادت ہوئی، شیخ الاسلام سید احمد دحلان مکی سے سندِ حدیث لی، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے بیعت ہوئے اور سندِ اجازت و خلافت حاصل کی، ۹ رجب ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء کو انتقال فرمایا ۔ مسعود

Marfat.com

ثقافتی، اخلاقی، معاشرتی حالات کا جائزہ لیا گیا۔ ان مسائل کو اپنی مختصر تقریر میں ناظمِ ندوہ نے روشنی ڈالتے ہوئے پیش کیا ——— شبلی نعمانی نے طویل تقریر کی، دوسری نشست میں تجاویز مرتب کی گئیں، والدِ ماجد کو مجلسِ عاملہ کے خصوصی اراکین میں لیا گیا ———

ندوے کے عام کھلے اجلاس میں والدِ ماجد کی تقریر مسلمانوں کی اصلاحِ تعلیم و معاشرت کے سلسلے میں تعمیری امور پر ہوئی، تمام خواص و عوام نے پسند کی مگر سنیت اور اہلِ سنت کے سلسلے میں والدِ ماجد نے جو کچھ فرمایا اس پر شبلی نعمانی صاحب نے نکتہ چینی کی، جبل پور واپس آکر والدِ ماجد نے حضرتِ جدِ امجد کو تفصیلی حالات سنائے، وہ حالات سن کر بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔

ندوۃ العلماء کے بریلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے خصوصی دعوت نامہ اور پوسٹر آیا۔ حضرتِ جدِ امجد نے خوشی سے اجازت دی اور اس کے ساتھ اعلیٰ حضرت سے ملاقات کے سلسلے میں، جو ہدایت فرمائی، اس کے بارے میں پیچھے عرض کیا جا چکا ہے ——— والدِ ماجد بریلی روانہ ہوئے اور بریلی میں ڈپٹی اشفاق حسین کے ہاں قیام ہوا، ڈپٹی صاحب جبل پور میں تحصیلدار تھے، بعد میں ڈپٹی کلکٹر ہو گئے، پھر پنشن لے کر اپنے وطن بریلی روانہ ہو گئے۔ ڈپٹی صاحب حضرتِ جدِ امجد سے بہت عقیدت رکھتے تھے اور والدِ ماجد سے دوستانہ محبت رکھتے تھے، ڈپٹی صاحب کے یہاں والدِ ماجد کو امام احمد رضا کا رسالہ ملا جس کا عنوان تھا :

سوالاتِ حقائق نما برؤس ندوۃ العلماء [1]

---

[1] امام احمد رضا کو ندوۃ العلماء کے طرزِ فکر سے اختلاف تھا جس کا اندازہ ملفوظاتِ امام احمد رضا (حصہ دوم، ص ۲۰۲) کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ہوتا ہے :-

" ندوہ کا عقیدہ یہ ہے کہ نیچری، وہابی، قادیانی، رافضی، سب اہلِ قبلہ ہیں لہٰذا سب مسلمان ہیں، اہلِ قبلہ کی تکفیر جائز نہیں، خدا سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے جیسے گورنمنٹ کہ اسے اس کی رعیت کے سب مذہب والے ایک سے ——— ہم ایسے عقیدہ والے سے

Marfat.com

والدِ ماجد نے رسالے کا بغور مطالعہ کیا اور اپنے ساتھ اجلاس میں لے گئے ندوہ کی مجلس کے اجلاس کی افتتاحی تقریر میں شبلی نعمانی نے اسلامی مدارس کے نصابِ تعلیم کو آسان بنانے کے لئے اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے درسِ نظامی کے نصاب پر حملہ کیا اور کہا کہ طالب علم کے کئی سال برباد ہوتے ہیں اور عربی فارسی کے ساتھ انگریزی کو بھی نصابِ تعلیم میں داخل کرنے پر زور دیا۔ تقریر کے آخر میں علمائے اہلسنت اور خصوصاً اعلیٰ حضرت کی ذاتِ مقدسہ پر چوٹیں کیں۔ شبلی کی تقریر ختم ہوئی، والدِ ماجد نے درسِ نظامی اور علمائے اہلِ سنت کے سلسلے میں شبلی کے اندازِ گفتگو اور طرزِ تقریر پر اعتراض کیا، مولانا محمد حسین الہ آبادی نے والدِ ماجد کی تائید کی اور چند کلمات بہترین انداز میں شبلی کی تقریر کے خلاف فرمائے۔ شبلی بہت ناگوار جذبے کے ساتھ کھڑے ہوئے اور سخت لہجے میں والدِ ماجد اور مولانا محمد حسین صاحب پر برس پڑے اور والد کو "لونڈا" اور مولانا الہ آبادی کو "جٹادھاری"[1] کہہ ڈالا۔ شبلی کا یہ انداز سب کو بُرا معلوم ہوا، والدِ ماجد کھڑے ہوئے اور شبلی کی اس لیست اخلاقی اور ذاتی حملے پر احتجاج کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر علماء و مشائخ و اراکین کو ان کے اظہارِ خیال پر اس طرح ذلیل کیا جاتا رہا تو ع

کارِ ندوہ تمام خواہد شد

میں مجلسِ عاملہ کا رکن خصوصی ہوتے ہوئے اپنی اور مولانا محمد حسین صاحب کی توہین پر احتجاجاً اس مجلس سے جا رہا ہوں۔"

اس کے بعد اعلیٰ حضرت کے رسالۂ مذکورہ پر دستخط کر کے شبلی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

(بقیہ) اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، کوئی مسلمان ایسا نہیں کہہ سکتا، قرآنِ عظیم فرماتا ہے افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون؟

سعود

[1] "جٹادھاری" کے معنی ہیں:۔

۱۔ لمبے لمبے بال والا ہندو فقیر۔

۲۔ سانپ جس کے سر پر بال ہوتے ہیں۔

مسعود

Marfat.com

"اس کے ہر سوال کا مفصل جواب دے کر مطمئن کرنا آپ کا اور آپ کے تمام ہم خیال ارکین کا ذمہ ہے اور آپ سب کا اخلاقی فرض ہے۔"

اس کے بعد والدِ ماجد اپنی قیام گاہ پر آ گئے، پھر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جس کی تفصیلات پیچھے گزر چکی ہیں۔

حضرتِ جدِ امجد کے وصال (۱۳۱۷ھ) کے بعد ندوہ کے اجلاس پٹنہ کا دعوت نامہ اور ایک نہایت طویل اشتہار والدِ ماجد کے نام آیا ——— والدِ ماجد دار الافتاء، درس اور دیگر دینی مشاغل میں مصروف تھے مگر پھر بھی پٹنہ تشریف لے گئے جس کی تفصیل یہ ہے:

پٹنہ میں مولانا قاضی عبد الوحید صاحب[1] فردوسی ایک نہایت با اثر اور صحیح العقیدہ، متمول بزرگ تھے جن کے زیرِ اہتمام مدرسہ حنفیہ اہلِ سنت چل رہا تھا، قاضی صاحب نے اجلاس ندوہ کے بارے میں اعلیٰ حضرت کو بریلی خط لکھا۔ اعلیٰ حضرت نے قاضی صاحب کو والدِ ماجد سے رابطہ کے لئے لکھا اور والدِ ماجد کو قاضی صاحب کی اعانت کی ہدایت فرمائی، قاضی صاحب کی طلب پر والدِ ماجد پٹنہ تشریف لے گئے۔ قاضی صاحب کے مدرسہ حنفیہ اہلِ سنت کا سالانہ جلسۂ دستار بندی ہونے والا تھا۔ ندوہ کے اجلاس میں دو ماہ کی دیر تھی، والدِ ماجد کے مشورہ پر مدرسہ حنفیہ کے اجلاس بھی انہیں تاریخوں میں مقرر کئے گئے، والدِ ماجد ندوہ کے حالات کے پیشِ نظر تجاویز و تحاریک و تقاریر کے عنوانات اور لائحہ عمل مجلس انتظامیہ وغیرہا قاضی صاحب و دیگر مشیرانِ کار کے ساتھ ترتیب دے کر واپس آ گئے اور سلسلہ خط و کتابت برابر قائم رہا۔

رجب ۱۳۱۸ھ کو پٹنہ میں ندوہ کے عام اجلاس کا دعوت نامہ خصوصی والدِ ماجد کے نام آیا۔

---

[1] قاضی عبد الوحید، ہندوستان کے مشہور و معروف محقق قاضی عبد الودود بیرسٹر بانکی پور کے والدِ ماجد تھے، موصوف امام احمد رضا سے بیعت تھے اور اجازت و خلافت بھی حاصل تھی، موصوف کی ادارت میں پٹنہ سے ماہنامہ تحفۂ حنفیہ نکلا کرتا تھا، ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء میں انتقال فرمایا۔ مسعود

Marfat.com

اور انہیں تاریخوں میں مدرسہ حنفیہ اہلِ سنت (پٹنہ) کے اجلاس کا دعوت نامہ اور اعلانات پہنچے، بریلی سے اعلیٰ حضرت کا والا نامہ آیا کہ ان سے مل کر پٹنہ جائیں چنانچہ خصوصی ہدایات دے کر اور دوسرے دن کے اجلاس میں خود شرکت کے ارادہ کا اظہار فرما کر والدِ ماجد اور چچا کو خاص دعاؤں کے ساتھ پٹنہ کے لئے رخصت کیا۔

یہ دونوں حضرات، پیلی بھیت کے مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی اور بریلی و پیلی بھیت کے کچھ علمار اعلیٰ حضرت کی اجازت وارشادات و ہدایات لے کر بریلی سے پٹنہ روانہ ہوئے، ٹرین میں بدایوں کے حکیم عبدالقیوم صاحب، مولانا محب احمد صاحب اور کچھ دوسرے علمائے بدایوں کا ساتھ ہو گیا —— بنارس اور پٹنہ کے درمیان کسی سٹیشن پر حکیم صاحب حاجتِ ضروریہ کے لئے نیچے اترے کہ اس زمانے میں ٹرین میں بیت الخلار وغیرہ نہیں ہوتے تھے، ابھی وہ نیچے ہی تھے کہ انجن نے سیٹی دی اور ٹرین چلنے لگی، چلتی ٹرین میں حکیم صاحب نے چڑھنے کی کوشش کی مگر پیر رپٹ گیا اور وہ پلیٹ فارم اور ٹرین کے درمیان آ گئے اور دور تک رگڑتے چلے گئے مگر کوئی عضو ٹرین کی زد میں نہیں آیا پھر بھی اندرونی طور پر ایسے مجروح ہوئے کہ جانبر نہ ہو سکے اور مدرسہ حنفیہ کے آخری اجلاس کے دوسرے دن ۱۴ ؍ رجب ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء کو انتقال فرما گئے۔

۸ ؍ رجب ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء کو علی الصباح مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی اور اعلیٰحضرت پٹنہ تشریف لائے —— مدرسہ حنفیہ کے روزانہ جلسے ہوتے رہے —— صبح ۱۲ بجے تک اور رات ۲ بجے تک، یہ سلسلہ بجائے تین دن کے چار دن تک پوری شان کے ساتھ جاری رہا[1] —— حضرت والدِ ماجد چار دن تقریر کے علاوہ اجلاسوں کے نظم وضبط اور تقریروں کی ترتیب کو سنبھالنے کی ذمہ داری بھی انجام دیتے رہے۔

---

[1] اجلاس مسلسل ایک ہفتہ جاری رہا یعنی ۷ ؍ رجب سے ۱۳ ؍ رجب ۱۳۱۶ھ / ۱۹۰۰ء تک، قاضی عبدالوحید صاحب نے "دربارِ حق وہدایت" کے نام سے اس کی روئیداد مرتب کی تھی جو ۱۳۱۶ھ / ۱۹۰۰ء میں مطبع حنفیہ، پٹنہ میں طبع ہوئی۔ مسعود

Marfat.com

اعلیٰ حضرت کی پہلی تقریر مسلسل تین گھنٹے ہوئی، مولانا شاہ عبد القادر بدایونی اور دوسرے علمائے اہلِ سنت کی تقریروں اور بیانات نے تحریکِ ندوہ کی اصلی تصویر پیش کر کے مسلمانوں کو متنبہ کیا اور اعلیٰ حضرت نے کھلے اجلاس میں "فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین" پیش فرما کر ہر طبقۂ فکر و خیال کو اس پر غور و فکر کی دعوت دی اور اہلِ ندوہ کو باہمی افہام و تفہیم کے لئے بلایا مگر کوئی نہ آیا —— اس موقع پر بہت سے علما و عوام نے جو تحریکِ ندوہ میں شریک ہو گئے تھے، ندوہ سے اپنی علیحدگی اور جماعتِ اہلِ سنت میں شمولیت کا اعلان کیا ——

۱۳۱۹ھ میں کلکتہ میں ندوہ کے اجلاس کے جلی حرفوں میں پوسٹر شائع ہوئے —— حاجی لعل خاں صاحب نہایت صحیح العقیدہ، متصلب سنی بزرگ ایک فرم عبد اللہ علی رضا کے کلکتے کے آفس میں جنرل مینجر تھے اور کلکتے کے عوام و خواص میں بہت معزز و با اثر تھے، آپ نے ندوہ کے مقابل علماءِ اہلِ سنت کے عام اجلاس کا اہتمام کیا، بریلی لکھ کر اعلیٰ حضرت سے تعاون کی درخواست کی اور ہدایات چاہیں اعلیٰ حضرت نے والد ماجد کی طرف رجوع کرنے کے لئے لکھا اور والد صاحب کو حاجی صاحب سے تعاون کے لئے فرمایا۔

امام احمد رضا اور حاجی صاحب کے تار پر والدِ ماجد اجلاس سے تین دن قبل کلکتہ پہنچ گئے، اعلیٰ حضرت بریلی سے اجلاس کے دن تشریف لائے، تحریکِ ندوہ کے رد میں اہلِ سنت کے اجلاس دو دن منعقد ہوئے اور اہلِ ندوہ کو کلکتہ سے نامراد و ناکام جانا پڑا، والدِ ماجد اعلیٰ حضرت کے ساتھ کلکتہ سے بریلی گئے، ایک ہفتہ بعد جبل پور آ گئے، اجلاس کلکتہ کی مختصر روداد ماہنامہ تحفۂ حنفیہ (پٹنہ) کے ۱۳۲۰ھ کے کسی شمارے میں شائع ہوئی تھی۔

کلکتہ کے بعد اہلِ ندوہ کی طرف سے بنگلور میں زوردار اجتماع کا اعلان ہوا —— بنگلور کے سر قاضی عبد القدوس صاحب نہایت با اثر، صحیح العقیدہ، متصلب سنی عالم تھے؛ انہیں اس اجلاس کی دعوتِ صدارت دی گئی، قاضی صاحب نہایت سادہ مزاج، مرنجاں مرنج بزرگ تھے مگر اہلِ ندوہ اور اہلِ دیوبند کے خیالات سے واقف تھے اس لئے انہوں نے

Marfat.com

اس دعوت کو رد کر دیا اور عام مسلمانوں کو ان کے خیالات سے بچنے کی تلقین فرمائی ـــــ قاضی صاحب نے اجلاسِ ندوہ کے بارے میں اعلیٰ حضرت کو مطلع کیا، اعلیٰ حضرت نے والدِ ماجد سے رابطہ کے لئے لکھا اور والدِ ماجد کو بنگلور جاکر قاضی صاحب سے تعاون کی ہدایت فرمائی، بنگلور سے قاضی صاحب کا دعوت نامہ آیا جس میں تفصیلات درج تھیں، والد ماجد اعلیٰ حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں بنگلور روانہ ہو گئے۔

والدِ ماجد اجلاسِ ندوہ سے ایک ہفتہ قبل بنگلور پہنچ گئے اور تقریروں کا سلسلہ شروع ہو گیا جس میں آپ نے اہلِ سنت وجماعت اور مخالفین اہل سنت کے افکار و عقائد کو بیان فرمایا جس کا اثر یہ ہوا کہ اہلِ ندوہ کو اپنا اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ اس کے بعد قاضی سید عبد القدوس کی صدارت میں اہلِ سنت کا کھلا اجلاس ہوا جو نہایت کامیاب رہا، مخالفین کو باہمی افہام وتفہیم کے لئے دعوت دی گئی مگر کوئی نہ آیا ـــــ قاضی صاحب نے اہلِ سنت کے ان کامیاب اجتماعات کی خبر بذریعہ تار اعلیٰ حضرت کو بھیجنے والے تھے کہ اعلیحضرت کا بریلی سے تار پہنچا جس میں والدِ ماجد کو ان اجتماعات کی کامیابی کی مبارکباد اور فرزند کی ولادت کی بشارت دی گئی تھی۔ سب لوگ حیران تھے کہ ابھی تو تار بھی نہیں دیا گیا اعلیحضرت کو کیسے خبر ہو گئی؟ اور یہ فرزند کی بشارت کیسی جب کہ خود والدِ ماجد کو بھی خبر نہ تھی مگر خدا کی شان جبل پور میں صبح نمازِ فجر کے بعد میرا بھائی محمود اشرف اسی روز تولد ہوا جس روز کامیابی کا تار اعلیٰ حضرت کو بھیجا جانے والا تھا ـــــ حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله تعالیٰ

اعلیٰ حضرت کی فراستِ صادقہ کے نور نے، اجتماعات کی کامیابی اور فرزند کی بشارت قلبِ اطہر پر القا فرمادی ـــــ اعلیٰ حضرت کے تار کے چند گھنٹے بعد جبل پور سے ولادتِ فرزند کا تار پہنچا ـــــ والد ماجد جبل پور میں قاضی صاحب اور اہلِ جبل پور کے کے اصرار پر پونے دو ماہ بنگلور میں رہے، تقریروں وغیرہ کا سلسلہ جاری رہا، انجمن معین المسلمین بنگلور کی طرف سے نہایت شاندار الوداعی جلسہ ہوا جس میں سپاسنامے وغیرہ پیش کئے گئے اور والدِ ماجد کی بڑی پذیرائی ہوئی ـــــ

Marfat.com

اعلیٰ حضرت نے ندوے کی معاند اہلِ سنت کارروائیوں کو خوب واشگاف فرمایا اور ان کے بارے میں علمائے حرمین کے سامنے استفتا پیش کیا اور فتویٰ طلب کیا۔ حرمین کے یہ فتوے مندرجہ ذیل عنوان سے عربی مع اردو ترجمہ شائع ہوئے :-

فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین

۱۳ ھ ۱۷

اس کی اشاعت نے تحریکِ ندوہ کو بہت صدمہ پہنچایا ——— ان مساعی کے علاوہ اہلِ سنت کی طرف سے برابر اہلِ ندوہ کے قابلِ اعتراض افکار و عقائد کا تعاقب ہوتا رہا اور یہ سلسلہ کافی عرصہ جاری رہا [۱]

---

[۱] تحریکِ ندوہ اور اہلِ ندوہ کے عقائد و افکار اور ان پر اہلِ سنت کے اعتراضات کے سلسلے میں مندرجہ ذیل مآخذ سے رجوع کریں :-

۱۔ حکیم مومن سجاد کانپوری : ندوہ کا ٹھیک فوٹو گراف (۱۳۱۴ھ) مطبوعہ مطبع اہلسنت و جماعت، بریلی

۲۔ مولوی ضیاء الدین خاں : مزقِ شراراتِ ندوہ (۱۳۱۴ھ) ، " "

۳۔ محمد محمود علی عاشق بریلوی : سوالات و جوابات ندوۃ العلماء ، " "

۴۔ شاہ محمد حسین قادری : تہدید الندوہ بنام تاریخی تاکید الحسنہ تائید الندوہ (۱۳۱۴ھ) مطبع اعوان اہلِ سنت و جماعت ، پٹنہ

۵۔ اظہار مکائد اہل الندوہ (۱۳۱۴ھ) رد رسالہ شرح مقاصد اہل ندوہ ، مطبوعہ بریلی

۶۔ تقریباتِ ثلاثہ (۱۳۱۴ھ) از شاہ محمد ابراہیم ، مولوی محمد حسین بریلوی ، حکیم مومن سجاد مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت ، بریلی

۷۔ حکیم محمد مومن سجاد : عرضِ صور بر ندیۂ شاہجہان پور (۱۳۱۶ھ) مطبوعہ مطبع اہلِ سنت و جماعت ، بریلی

۸۔ محمد عبد الغنی : اشکالات بارات ندوہ ، مطبع مدراس (۱۳۲۱ھ) وغیرہ وغیرہ

مسعود

Marfat.com

Marfat.com

۴

امام احمد رضا اور مفتی محمد برہان الحق جبل پوری

الٰہی نگہدار برہانِ حق
بود دائما از وے اعلانِ حق

امام احمد رضا

Marfat.com

۴

جس سال اعلیٰ حضرت نے والد ماجد مولانا شاہ محمد عبد السلام کو سند اجازت عطا فرمائی (یعنی ۱۳۱۳ھ میں) میری عمر تین سال کی تھی، میری ولادت پنجشنبہ ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء کو نماز فجر کے وقت ہوئی، نماز فجر کے بعد جد امجد مولانا محمد عبد الکریم تلاوت فرما رہے تھے، جب دادی صاحبہ نے ولادت کی خبر دی تو اس وقت آیہ کریمہ قد جاءکم برھان من ربکم تلاوت فرما رہے تھے، سنتے ہی فرمایا:

"الحمد للہ! برہان آگیا"

جد امجد نے میری ولادت پر مادۂ تاریخی بھی ارشاد فرمایا جو والد ماجد نے اپنی یادداشت میں اس طرح تحریر فرمایا ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ ولادت برخوردار، فرخندہ آثار، قرۃ العیون میاں محمد برہان الحق مد عمرہٗ

از

ریختۂ کلک گوہر سلک جد امجدش مدظلہ

حبذا مولود خوش از فضل حق ... جلوہ گر شد در فضاء آب و گل

بست و یک از اول ماہ ربیع ... صبح روز پنجشبہ منفصل

فکر تاریخ ولادت گفت اے ... آمدہ برہان حق در خانہ دل

۱۳۱۰ھ

حضرت والد ماجد نے مادۂ تاریخ ولادت قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے نکالا ہے:-

وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ (۱۳۱۰ھ)

پس جب پانچ سال کا ہوا، ۲۱ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ کو حضرت جد امجد نے بسم اللہ شریف

Marfat.com

کی افتتاح فرمائی اور مبارک دعاؤں، نیک تمناؤں کے ساتھ مجھے پڑھایا :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللّٰھم رب یسر
ولا تعسر علی وتمم بالخیر یافتاح یاعلیم
افتح باسمک ا، ب، ت، ث، ج الحمد للہ
ما انعم علی واحسن الی۔

یہ میری ابتدائی عمر کی داستان تھی۔

بریلی سے واپس آکر والدِ ماجد نے تمام ذمہ داریاں خود سنبھال لیں کیونکہ حضرت جدِ امجد بے انتہا ضعیف اور بصارت سے بالکل معذور ہو چکے تھے ——— میری تعلیم صبح ۱۲ بجے تک اور ظہر کے بعد سے عصر تک اور عشاء کے بعد سے دس بجے تک ہوتی، عربی والدِ ماجد سے، فارسی چچا بشیر الدین صاحب سے جاری رہی درس کے درمیان اکثر دورانِ گفتگو اعلیٰ حضرت کا ذکرِ خیر ہوتا تو میرا دل زیارت اور قدمبوسی کی تمنا میں بے تاب ہو جاتا۔

۱۳۱۸ھ میں جبل پور میں پلیگ کی وبا نے ایک ہنگامہ برپا کر دیا تھا، میں نے خواب دیکھا کہ میں پلیگ میں بیمار ہوا، اعلیٰ حضرت کے پاس سے تعویذ آیا، میں اچھا ہو گیا، اس خواب کا میں نے والدہ اور چچا سے ذکر کیا، انہوں نے دھمکا کر اور سمجھا کر ٹال دیا، میں بھی خواب کو بھول گیا، دو تین ہفتے گزر گئے، ۷ر ذی الحجہ ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۱ء کو شام ران میں گلٹی کے ساتھ بخار آیا، ۸ر ذی الحجہ کو بخار تیز ہو گیا اور گلٹی میں درد بڑھ گیا، حکیم عبدالرحیم کا علاج شروع ہوا، والدِ ماجد سے والدہ اور چچا نے میرے خواب کا ذکر کیا، اعلیٰ حضرت کو تار دیا گیا، میرا مرض بڑھتا گیا، بقر عید کا دن غفلت بیہوشی میں اور گھر میں تمام حضرات کا روتے ہوئے پریشانی میں گزرا، عید کی نماز قربانی وغیرہ سب بہتے آنسوؤں کے ساتھ ادا کیے گئے۔ ۱۱ر ذی الحجہ کو دوپہر کے وقت مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میری گردن پر کوئی ہاتھ لگا، کچھ ہوش آیا، آنکھ کھلی، دیکھا بڑے چچا میرے گلے پر کچھ باندھ رہے ہیں، والدین اور گھر کے تمام لوگ، بھائی بہن چاروں طرف کھڑے رو رہے ہیں،

Marfat.com

میں نے چچا سے پوچھا کیا ہے؟ —— جواب دیا وہی جو تم نے خواب دیکھا تھا، اعلیٰ حضرت کا تعویذ ابھی آیا، وہ باندھ رہا ہوں —— بفضلہٖ تعالےٰ میں تعویذ مبارک کی برکت سے بالکل اچھا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی عطا فرمائی —— اب تو اعلیٰ حضرت کی زیارت اور قدمبوسی کا ذوق وشوق دن بدن بڑھتا گیا —— وقت گزرتا گیا اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔

شوال ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء کو بریلی سے اعلیٰ حضرت کا تار آیا جس میں حرمین طیبین کے قصد اور دعا کے لئے فرمایا تھا اور بمبئی سے جہاز کی روانگی کی تاریخ لکھی تھی، والد ماجد نے متابعت کے لئے بمبئی جانے کا قصد فرمایا مگر جہاز جانے کے بعد پہنچتے اس لئے ارادہ ملتوی فرما دیا۔

ربیع الاول ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء کو اعلیٰ حضرت کی سفر مبارک سے مراجعت کی اطلاع ملی، والد ماجد نے استقبال کے لئے بمبئی کا قصد کیا، میں نے خواہش کی تو مجھے بھی لے لیا، چنانچہ والد ماجد، چچا بشیر الدین اور میں بعونہٖ تعالیٰ بمبئی پہنچے، اسٹیشن پر سیٹھ حاجی نور محمد عثمان، حاجی عیسیٰ خان محمد اور احباب نے استقبال کیا، ان احباب سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت صبح تشریف لے آئے، قصائی محلے میں گورے بابو کے ہاں قیام ہے۔

ہمارا قیام سیٹھ حاجی نور محمد عثمان کے ہاں زکریا مسجد کے قریب ایک گلی میں ہوا، ہم اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، عقیدت مندوں کا ہجوم تھا، سلام کی آواز پر جواب کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی نظر مبارک والد ماجد پر پڑتے ہی اعلیٰ حضرت کھڑے ہو گئے اور دو تین قدم بڑھ کر والد ماجد، پھر چچا سے معانقہ فرماتے ہوئے دعا پڑھی، خیریت پرسی فرمائی، میں قدموں پر بوسہ لے رہا تھا، اعلیٰ حضرت نے مجھے اٹھایا، والد ماجد نے مجھے پیش کیا، اعلیٰ حضرت نے مجھے بھی سینہ سے لگا لیا، میری پیشانی پر لب مبارک رکھ کر دعاؤں سے مجھے سرفراز فرمایا —— مدتوں سے جو تمنا اور آرزو دل میں تڑپ رہی تھی، آج اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائی، اعلیٰ حضرت کی

Marfat.com

زیارت اور قدم بوسی کا پہلی بار یہ شرف مجھے بمبئی میں حاصل ہوا الحمد للہ الذی شرفنی بلقاء و رؤیۃ وتقبیل قدمی امام اہل السنۃ و مجدد المائۃ الحاضرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ——— ہاں تو اعلیٰ حضرت کے کھڑے ہوتے ہی پورا مجمع کھڑا ہوگیا، اعلیٰ حضرت نے والدِ ماجد کو اپنے متصل نشست پر بٹھایا، ہم لوگ بھی قریب ہی بیٹھ گئے، میری تعلیم کے سلسلے میں والدِ ماجد سے دریافت فرمایا اور دعا دی، اعلیٰ حضرت کے ارشادات جاری رہے، بمبئی میں تقریباً دس دن قیام رہا۔

بریلی حاضری کی یہ صورت ہوئی کہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۳ء میں مسئلۂ اذانِ ثانی کے سلسلے میں مخالفین نے اعلیٰ حضرت پر مقدمہ دائر کردیا، والدِ ماجد کے نام اعلیٰ حضرت کا نامہ آیا تو والدِ ماجد بریلی روانہ ہوئے، میں بھی ساتھ ہی روانہ ہوگیا، چچا حافظ عبدالشکور صاحب اور منشی عبدالغفار صاحب بھی ساتھ تھے، دورانِ سفر میں نے فارسی میں چند اشعار کا سلام لکھا، بریلی حاضر ہوئے، اعلیٰ حضرت کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا، اس خادم برہان کی بریلی میں پہلی حاضری تھی، الحمد للہ! اور اعلیٰ حضرت کی زیارت وقدمبوسی کا تیسرا موقع تھا۔

بریلی میں پہلے جمعہ کو نمازِ جمعہ کے بعد اعلیٰ حضرت مسجد سے آکر پھاٹک کے اندر پلنگ پر رونق افروز ہوئے، والدِ ماجد قریب ہی کرسی میں اور تقریباً چالیس عقیدت مند کرسیوں، بنچ، چارپائی اور تخت پر بیٹھے، خادم برہان حضرت کے پیر دبانے لگا، پلنگ کے بائیں جانب تخت پر منشی عبدالغفار اور کچھ لوگ بیٹھے تھے، اعلیٰ حضرت کسی سوال کے جواب میں کچھ فرما رہے تھے، میں نے جو سلام دورانِ سفر لکھا تھا منشی عبدالغفار کو دے دیا تھا کہ اچھی طرح دیکھ لیں، کسی وقت اعلیٰ حضرت کو سنانا ہوگا، یہ بہترین موقع تھا، میں نے منشی جی کو اشارہ کیا، منشی جی نے عرض کی 'حضور کچھ نعت شریف پیش کرنا چاہتا ہوں'، ——— بسم اللہ فرما کر حضرت پیر کھینچ کر باادب بیٹھ گئے، میں دارالافتاء کے کمرے میں چلا گیا، سب لوگ درود شریف پڑھنے لگے،

Marfat.com

منشی جی نے بسم اللہ اور درود شریف پڑھ کر سلام شروع کیا :

سلام

حضور سید خیر الوریٰ سلام علیک
بہ بارگاہِ شفیع الوریٰ سلام علیک

روم بسوئے تو، بر بر قدم کنم سجدہ
نوائے قلب شود سیدا، سلام علیک

بجز درت نکشایم بہ ہیچ در دستم
توئی ست قبلۂ حاجات۔ سلام علیک

عطائے عم علی کل ذرۃ فامطر
علی غیث عطامن عطا سلام علیک

اعلیٰ حضرت کے پلک مبارک پر کچھ قطرے جھلک رہے تھے۔ جب منشی جی نے یہ شعر پڑھا ؎

بہ احمدے کہ رضایش بعمرہ رضائے خدا ست
بگو زمن بصلوٰۃ اے صبا سلام علیک

سامعین اور اعلیٰ حضرت نے والدِ ماجد کی طرف دیکھا۔ اس شعر کو بار بار پڑھا گیا، جب مقطع پڑھا گیا تو وہ بھی کئی بار پڑھا گیا ؎

رسی چو بر درِ احمد رضا بگو برہاں!
بصد ادب بہ شما سیدا، سلام علیک

اعلیٰ حضرت نے والدِ ماجد سے فرمایا۔ برہان میاں نے لکھا ہے؟ ماشاءاللہ! بارک اللہ!
پھر فرمایا: ـــــ میں غور کر رہا تھا کہ جامی کے طرز پر کس نے طبع آزمائی کی ہے؟ کہاں ہیں برہان میاں؟ ـــــ میں ادب کے ساتھ سامنے حاضر ہوا، اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا :-

"حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نعت شریف پیش کرنے کی اجازت چاہی، حضور نے منبر پر کھڑے ہو کر سنانے کی اجازت دی، نعت شریف کو بہت پسند فرمایا، جسم اقدس پر بردِ شامی (شامی چادر) تھی، اتار کر حسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جسم پر اڑھا دی، فقیر کیا حاضر کرے؟"

Marfat.com

اتنا فرما کر سرِ اقدس سے عمامہ اتار کر خادم کے جھکے سر کو سرفراز فرمایا اور دعائے درازئ عمر و ترقئ علم و ثبات و استقامت فرمائی، نمازِ جمعہ حضرت نے اسی عمامے سے پڑھائی تھی، یہ اعلیٰ حضرت کے دستِ کرم سے خادم کی پہلی سرفرازی تھی، الحمد للہ! عمامہ مقدس تبرکات میں محفوظ ہے اور عیدِ میلادِ مبارک۔ اور عیدِ غوثیہ قادریہ میں تقریر کے دوران اسے زیب سر کرتا ہوں۔

دورانِ قیامِ بریلی والد نے مجھے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں اکتسابِ فیض و تہذیب و تربیت و تکمیلِ علومِ ظاہری و باطنی و روحانی کے لئے بھیجنے کی اجازت چاہی، ہم دو ہفتے بریلی رہ کر چلے آئے، پھر شوال ۱۳۳۲ھ کے دوسرے ہفتے میں، میں بریلی حاضر ہو گیا، دارالافتاء دیکھنا، اعلیٰ حضرت کی خدمت میں بیٹھ کر حضرت کے ارشادات لکھنا، وقت ملتا تو دارالعلوم منظر اسلام میں صدر مدرس مولانا ظہور حسین صاحب رامپوری کے پاس بھی درس میں شریک ہوتا ——— اعلیٰ حضرت کے چھوٹے صاحبزادے مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب[1] اور مولانا امجد علی صاحب[2]، ہم تینوں ساتھ ہی کھانا کھاتے ہم تینوں کا زیادہ وقت دارالافتاء ہی میں گزرتا۔

---

[1] مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں، امام احمد رضا کے صاحبزادے اور جانشین ہیں، ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء میں بریلی میں ولادت ہوئی، مشہور مفتی، متبحر عالم اور عارفِ کامل ہیں، شیخ الحرم سید علوی مالکی مکی اور علامہ سید محمد امین وغیرہ علمائے مکہ نے آپ سے اجازتِ حدیث لی، مخدوم ابوالحسن نوری سے بیعت ہیں اور خلافت و اجازت امام احمد رضا سے حاصل ہے، آجکل بریلی رونق بخشِ مسندِ ارشاد ہیں۔ مسعود

[2] مولانا امجد علی اعظمی، گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں پیدا ہوئے، متبحر عالم و مفتی اور حکیم تھے، مولوی ہدایت اللہ خاں جونپوری، مولانا وصی احمد محدث سورتی اور حکیم عبدالولی لکھنوی آپ کے اساتذہ رہے، ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں سندِ حدیث حاصل کی، دارالعلوم منظر اسلام (بریلی) میں مدرس اور دارالافتاء میں مفتی بھی رہے، دارالعلوم معینیہ (اجمیر شریف) میں کچھ عرصہ درس دیا، نواب حبیب الرحمٰن خاں شروانی مولانا کی تدریسی مہارت کے معترف تھے، ۲ ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء کو بمبئی میں انتقال فرمایا۔ علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا ثناء المصطفیٰ، مولانا ضیاء المصطفیٰ اور مولانا رضاء المصطفیٰ اعظمی آپ کے صاحبزادے ہیں۔

Marfat.com

ایک دن میں دارالافتاء میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ ایک ٹمٹم[1] پھاٹک کے سامنے رکی۔ ایک مولوی صاحب اور ایک صاحب کوٹ پتلون پہنے، ننگے سر، اتر کر ہماری طرف آئے، ان کے ساتھ جو مولوی صاحب تھے وہ مولانا سید سلیمان اشرف صاحب تھے ——— پھاٹک کے اندر آئے اور مجھ سے مولانا سید سلیمان اشرف نے دریافت فرمایا، حضرت کہاں ہیں؟ ——— میں نے کہا تشریف رکھیے، خبر بھیجتا ہوں ——— دونوں بیٹھ گئے اور ایک کارڈ نکال کر دونوں کے نام لکھ کر مجھے دیا، میں نے کارڈ اندر پہنچا دیا، اندر سے لڑکا آیا کہ حضرت اندر بلا رہے ہیں۔ جب دونوں اندر جانے لگے، میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے ڈاکٹر ضیاء الدین سے کہا، حضرت کے پاس چل رہے ہو اور ننگے سر؟ ——— ان دنوں میں ترکی ٹوپی لگاتا تھا، ڈاکٹر صاحب نے میری ٹوپی میرے سر سے اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لی، میں نے اپنے سر پر رومال لپیٹ لیا اور اندر حضرت کی خدمت میں پہنچے۔

حضرت کچھ تحریر فرما رہے تھے، فرمایا تشریف لائیے! ——— سلام و مصافحہ کر کے بیٹھ گئے، حضرت نے خیریت پرسی فرمائی، ڈاکٹر صاحب نے جیب سے نوٹ بک نکالی اور ایک سادہ کاغذ پر ریاضی کی ایک شکل انگریزی حروف لگا کر بنائی اور پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس شکل کے حل کے سلسلے میں مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے آپ سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا اس لئے میں نے آپ کو تکلیف دی اور حضرت کو کاغذ دیا، حضرت نے کاغذ دیکھ کر فرمایا انگریزی حروف میں کیا سمجھوں؟ ——— ڈاکٹر صاحب نے دوسرے سادہ کاغذ پر وہ اشکال ابجد حروف لگا کر پیش کی اور پنسل کا اشارہ کرتے ہوئے حضرت سے کچھ عرض کیا، حضرت نے بھی جواب میں کچھ فرمایا،

آپ کی تصانیف میں فقہ حنفی میں بہار شریعت مشہور ہے، حال ہی میں فتاویٰ امجدیہ کی جلد اول (مطبوعہ الٰہ آباد ۱۹۶۹ء) بھی ہندوستان سے شائع ہوئی ہے۔ آپ کے تلامذہ میں بہت سے جماعت کے بانی ہوئے اور اہل سنت میں مشہور و معروف۔ مسعود

[1] ایک قسم کی چار پہیوں والی بند گاڑی۔ مسعود

Marfat.com

چند منٹ کی گفتگو ہی کے بعد ڈاکٹر صاحب حیرت زدہ حضرت کی طرف دیکھ رہے تھے، اِدھر حضرت پیش کردہ اشکال پر غور فرما کر ایک سادے کاغذ پر خود کچھ شکلیں بناتے، کاٹتے، سدھارتے رہے اور اُدھر ڈاکٹر صاحب کی نظر حضرت کی قلم پر جمی رہی۔

۵ منٹ کے بعد ایک صاف کاغذ پر اشکال کو حل فرما کر ڈاکٹر صاحب کو دیدیا گیا، ڈاکٹر صاحب نے دوسرے کاغذ پر اعلیٰ حضرت کی حل کردہ اشکال کو اپنے طور پر انگریزی نشانات لگا کر نقل کیا اور خوب غور کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت کے دستِ اقدس کو بوسہ دے کر عرض کیا:۔

"حضور نے یہ مسئلہ کتنی آسانی سے ۵ منٹ میں حل فرما دیا جسے میں ہفتوں غور کے بعد بھی حل نہ کر سکا اور اس کے حل کے لئے جرمنی یا انگلینڈ جانیوالا تھا کہ مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے میری صحیح رہنمائی فرمائی، میں مولانا کا بہت ممنون ہوں، اللہ تعالیٰ آپ جیسے بزرگوں اور علماء کا سایہ تا دیر سلامت رکھے۔"

ڈاکٹر صاحب کچھ دیر بیٹھے، پھر اجازت لے کر رخصت ہوئے، کاغذات لپیٹ کر پتلون کی جیب میں رکھے، میں بھی ساتھ چلا، صحن پار کرنے کے بعد میری ٹوپی واپس کرتے ہوئے بولے:۔

"میاں! بڑے خوش نصیب ہو، خوب خدمت کرو اور جتنا بھی فیض حاصل کر سکو، حاصل کر لو۔"

باہر آکر پھاٹک میں کرسی پر بیٹھ کر ڈاکٹر صاحب نے مولانا سید سلیمان اشرف سے کہا:۔

"یار! اتنا زبردست محقق عالم اس وقت ان کے سوا شاید ہی ہو، اللہ نے ایسا علم دیا ہے کہ عقل حیران ہے، دینی مذہبی اسلامی علوم کے ساتھ ریاضی، اقلیدس، جبر و مقابلہ، توقیت وغیرہ میں اتنی زبردست قابلیت اور مہارت کہ میری عقل جس ریاضی کے مسئلے کو ہفتوں غور و فکر کے بعد بھی حل نہ کر سکی

Marfat.com

حضرت نے چند منٹ میں حل کر کے رکھ دیا، صحیح معنی میں یہ ہستی "نوبل پرائز" کی مستحق ہے مگر گوشہ نشین ریا، اور نام و نمود سے پاک شہرت کی طالب نہیں، اللہ تعالےٰ ان کا سایہ قائم رکھے اور ان کا فیض عام ہو، مولانا میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے میری مشکل حل کر دی اور مجھے بڑی زحمت سے بچا لیا۔"

میں نے کہا ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ——— ڈاکٹر ضیاء الدین اور مولانا سید سلیمان اشرف مجھ سے ہاتھ ملا کر رخصت ہو گئے ———[1]

اعلیٰ حضرت کی خدمت میں کم و بیش تین سال فیض حاصل کرتا رہا۔ ان دنوں ریلوے کا سیکنڈ کلاس کا سیزن ٹکٹ ڈیوڑھے کرایہ پر ٦ مہینے کی مدت کا ملتا تھا، میں اس ٹکٹ پر بریلی جاتا، جب ٦ مہینے میں تین دن باقی رہتے، حضرت سے اجازت لے کر مکان پر آجاتا، ایک مہینہ رہ کر پھر سیزن ٹکٹ پر بریلی حاضر ہو جاتا ———

دوران قیام بریلی، والد ماجد بھی بریلی آئے ہوئے تھے، جبل پور سے میری ایک بچی رضیہ طلعت کے انتقال کا تار آیا، اعلیٰ حضرت کو معلوم ہوا، چہرہ مبارک پر رنج کے آثار نمایاں ہوئے، میری جانب دیکھا، میری آنکھوں میں آنسو دیکھ کر فرمایا:۔

"برہان میاں! درود شریف پڑھو"

میں نے پڑھا، پھر مجھے پڑھایا:۔

انا للہ وانا الیہ راجعون، اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی و اخلف لی خیرا منھا عسیٰ ربنا ان یبدلنا خیرا منھا انا الیٰ ربنا راغبون۔

یہ پڑھا دینے کے بعد والد ماجد سے فرمایا:۔

" ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] یہ واقعہ اغلباً ١٣٣٢ھ/١٩١٤ء اور ١٣٣٥ھ/١٩١٧ء میں واقع ہوا کیونکہ مفتی برہان الحق صاحب شوال ١٣٣٢ھ میں بریلی پہنچے اور اعلیٰ حضرت کے پاس کم و بیش تین سال رہے۔ مسعود

Marfat.com

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تعزیت کے لیے گئے۔ تعزیت کے وقت یہ دعا تلقین فرمائی، ام سلمہ نے حضور کے ارشاد پر پڑھ تو لیا لیکن دل میں یہ خیال کیا اب ابوسلمہ سے بہتر شوہر کون ملے گا ——— انقضائے عدت کے کچھ عرصہ بعد جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو نکاح کا پیغام دیا ام سلمہ نے حضور کے پیغام کو منظور کرتے ہوئے کہا" یہ تعزیت کی دعاء مبارک کا فیض ہے ابوسلمہ تو کیا ملک وملکوت سے اعلیٰ وافضل اللہ کے محبوب اعظم کی خدمت میرے نصیب میں ہے۔"

۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۷ء میں حسب معمول ریٹرن ٹکٹ کا وقت پورا ہونے سے پہلے جبل پور آیا، یہاں پلیگ نے آفت برپا کر رکھی تھی، روزانہ دو سو کیس کم وبیش ہوتے رہے، شہر میں ایک قیامت صغریٰ تھی، ہمارے یہاں دو تین بچے مبتلا ہوئے، یہ پلیگ کی آفت تین چار ماہ مسلط رہی اس لئے میں پھر بریلی حاضر نہ ہو سکا ——— میری اہلیہ کو طاعونی شدید بخار کے ساتھ نمونیہ، کھانسی، سینہ میں درد، غفلت، ہذیان کی شکایت ہوگئی، علاج جاری تھا، اعلیٰ حضرت کو تار سے دعا کے لیے معروض کیا گیا حالت نازک تر ہو گئی، معالجین کا اندازہ مایوسی دیکھ کر سب گھر مایوس وپریشان، دو تین دن بیہوشی، ہذیانی، سرسامی حالت رہی، نبض گرتی جارہی تھی، رات بھر میں پلنگ کے قریب بیٹھا رہا، نبض پر ہاتھ، قریب ہی میری خالہ اور بہنیں بیٹھی رہیں، ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ یہ ان کی آخری شب ہے۔

پلنگ کے قریب میں نے مصلیٰ بچھا کر نماز فجر ادا کی، سانس کی آواز تھی، نماز کے بعد پاس بیٹھا، آنسو جاری، نبض پر ہاتھ، سورۂ لیٰسین شریف زبان پر، اس وقت صبح کے ۹ بج رہے تھے، زبان پر ذلک تقدیر العزیز العلیم تھا کہ نبض کچھ امید افزا ہوئی دیکھا تو وہ آنکھ کھول کر مجھے دیکھ رہی ہیں، میں بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھ کر لیٰسین شریف آگے پڑھنے لگا، مجھ سے کہا، تیسرے دن آنکھ کھولی تھی، الفاظ سمجھ میں نہ آئے، میں نے پھر کلمہ پڑھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ ——— آنسو جاری تھے، لٹپٹاتی

Marfat.com

—— تعویذ باندھ دئے گئے، شافی مطلق نے شفاء عطا فرمائی، الحمد للّٰہ حسبنا اللّٰہ وکفی، تعویذات کے ساتھ اعلیٰ حضرت نے مندرجہ ذیل والا نامہ ارسال فرمایا تھا:۔

مکتوب اعلیحضرت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظہ گرامی مولانا المبجل المکرم المفخم حامی الاسلام والسنن ماحی الکفر والفتن مولانا مولوی حافظ شاہ محمد عبد السلام صاحب قادری برکاتی دام بالفضل والبرکات

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ :۔

اس وقت نامہ ملا، مولیٰ عزوجل قرۃ العین مولوی برہان میاں سلمہ کو بفضلہ وکرمہ نعم البدل ولد صالح عالم باعمل عطا فرمائے اور ان کے گھر شفاء، آمین آمین۔ فقیر کو بھی پانچ روز سے تپ آتی ہے، تین روز غفلت رہی، کل مسہل تھا، اب ببرکت دعا سامی بحمد اللّٰہ تعالیٰ بہت تخفیف ہے، البتہ دماغ وصدر پر نوازل کی کثرت ہے، حرارت کا بھی بقیہ ہے اور ضعف اشد، اسی حالت میں یہ چاروں تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھ کر حاضر کرتا ہوں جس پر یا سمیع لکھا ہے سینہ پر ہے، جس پر یا علیم ہے، بازو پر، باقی دو سے ایک سیدھے بازو، دوسرا بائیں پر باندھ کر ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کریں، اس میں اگر بخار اتر جائے فبہا، ورنہ سیدھے کا بائیں، بائیں کا سیدھے پر باندھ دیں —— تبدیلی پر وہ تعویذ جس پر یا علیم ہے، نہ بدلے، شام کو ایک کٹورے میں پانی بھر کر شبنم میں رکھ دیں اور اس پر کوئی قلم یا نیزہ بسم اللّٰہ کہہ کر رکھ دیں، صبح بعد نماز اس پر سات مرتبہ الحمد شریف، آیۃ الکرسی ایک بار، تینوں قل تین تین بار اول آخر درود شریف تین تین بار پڑھ کر

Marfat.com

دم کریں اور آپ یا برہان میاں یا کوئی محرم[۱] اس کے چھینٹے ان کے منہ اور سینے پر بقوت ماریں، ہر چھینٹے کے ساتھ کہتے جائیں :-

اللھم اشف امتك وصدق رسولك صلی اللہ علیہ وسلم

تنہا اس عمل مبارکہ کے نو دن ہیں، کیسا ہی سخت بخار بلکہ معاذ اللہ مزمن یا تپ دق عیاذاً باللہ ہو لایجاوز تسعا باذن اللہ تعالیٰ والسلام مع الاکرام۔

بخدمت والدہ صاحبہ سلام بہ برہان میاں و سائر اعزہ - والسلام

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ

اعلیحضرت کے لطف و کرم، غمخواری و دلداری کا سلسلہ برابر جاری رہا، ۱۳۳۷ھ میں میری بچیاں فوت ہوئیں تو اعلیحضرت نے تعزیت نامے سے نوازا اور انتہا درجہ کی ہمدردی و غمخواری فرمائی، مکتوبِ گرامی یہاں نقل کیا جاتا ہے جو غمزدوں کے لئے تریاق و اکسیر کا حکم رکھتا ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظہ مولانا المبجل المکرم ذی المجد والکرم والفضل الاتم حامی السنن ماحی الفتن عبد الاسلام و نور عینی و درۃ زینی مولوی برہان الحق و حافظ صاحب مکرم کرمفرمائے راقم حافظ محمد غوث صاحب سلمہم و اکرمہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ :- "اللہ عزوجل کا ہے جو اس نے دیا اور

---

[۱] بالعموم شادی و غمی میں محرم و نامحرم کی تمیز اٹھ جاتی ہے مگر امام احمد رضا کے اتباع شریعت کی یہ شان ہے کہ زندگی کے ہر مرحلے پر شریعت کی پابندی کی ہدایت کرتے نظر آتے ہیں، اس سے ان کے مقام تقویٰ اور مقامِ عزیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مسعود

Marfat.com

اسی کا ہے جو اس نے لیا اور ہر چیز کی اس کے یہاں ایک عمر معین، جس میں کمی بیشی ناممکن اور محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا، صبر والوں کے لئے اجر بے حساب ہے" ——— جو چیز گئی، بے صبری سے واپس نہیں آسکتی، ہاں ثواب کہ اس سے کروروں درجہ اعلیٰ ہے، جاتا ہے ——— صحیح حدیث میں ہے، جب مسلمان کے نابالغ بچے کی روح قبض کر کے ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام حاضر بارگاہِ عزت ہوتے ہیں، فرماتا ہے کہ "کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟" ——— اور وہ اعلم ہے ——— عرض کرتے ہیں، "ہاں اے ہمارے رب!" ——— فرماتا ہے، "کیا تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا؟" ——— عرض کرتے ہیں، "ہاں اے رب!" ——— فرماتا ہے، "پھر اس نے کیا کہا؟" ——— عرض کرتے ہیں، "الحمد للہ کہا، تیری حمد بجالایا" ——— فرماتا ہے، "گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا اور جنت میں اس کے لئے ایک مکان بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو ——— او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم،

حدیث میں ہے، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا انتقال ہوا، فرمایا :-

الحمد للہ دفن البنات من المکرمات

"بیٹیوں کا دفن کرنا عزت کی بات ہے"

مولیٰ عزوجل دونوں صاحبوں کو نعم البدل عطا فرمائے ——— برہان میاں کو عمر، علم و عمل و عزت کا بیٹا دے کہ ان کے اور حضرتِ مولانا عبد الاسلام کے ظلِ کرمت میں مدارجِ عالیہ کو پہنچے، عالیہ سلمہا باعثِ برکاتِ دارین والدین رہیں، آمین۔

دونوں ہی برادرِ عزیز نورشمی برہان میاں کی دلہن اور حافظ محمد غوث

Marfat.com

صاحب کے گھر میں چاروں صاحب یہ پڑھیں :-

الحمد للہ انا للہ و انا الیہ راجعون عسٰی ربنا ان یبدلنا خیرا منہا۔

اول آخر درود شریف، ان شاء اللہ العزیز نعم البدل عطا ہوگا۔

آٹھ ماہ سے میری منجھلی لڑکی سلمہا اللہ تعالیٰ وعافاہا بالخیر علیل ہے، معدے میں صلابت، گردوں میں چبک، پسلیوں میں درد —— اسی حالت میں اس کا ایک لڑکا جاتا رہا، ایک پارسال گیا تھا، بفضلہ تعالیٰ بہت صابرہ ہے، اب بیس روز سے صاحبِ فراش ہے، اس حالت میں بھی عصا و تکیہ کے سہارے سے، جیسے بنتا ہے، فرض کھڑے ہوکر برابر ادا کرتی ہے، سنن وغیرہ بیٹھ کر، وہ مجھے بہت عزیز ہے، اس کی شفا کے لئے سب صاحب دعا فرمائیں، التزام کے ساتھ فرمائیں، پنجگانہ نمازوں اور حلقۂ درود شریف کے بعد چند روز تین تین بار بہ توجہِ قلب یہ دعا پڑھا کریں :-

یا حلیم یا کریم اشف امۃ النبی ام کلثوم

مولیٰ تعالیٰ بالخیر آپ حضرات کی دعا بظہر الغیب سے عطا فرمائے۔

رمضان سے اب تک میرے زیرِ ناف ایک درد کے تیرہ دورے ہو چکے ہیں، حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

حضرتِ مولانا! میرا التزام یہ ہے کہ کارڈ میں بسم اللہ شریف یا کوئی آیت یا اسمِ جلالت یا دونوں اعلام طیبہ رسالت نہیں لکھا کرتا، فتویٰ جو کارڈ پہ لکھتا ہوں، اس کا ختم وھو تعالیٰ اعلم پر کرتا ہوں، نامِ اقدس آتا ہے تو "حضور صلی اللہ علیہ وسلم" کی جگہ "علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام لکھتا ہوں، سب صاحبوں کو دعا و سلام، والسلام۔

فقیر احمد رضا غفرلہ ۱۶ ذی القعدہ ۳۷ھ

Marfat.com

جیسا کہ عرض کیا ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء میں بریلی سے جب جبل پور آیا تو پلیگ کے پھیلنے، اہلِ خانہ اور اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے پھر بریلی نہ جا سکا اور اس طرح سلسلۂ تلمذ گو بظاہر ختم ہو گیا مگر اعلیٰ حضرت کی فیض رسانی کا سلسلہ برابر جاری رہا چنانچہ ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۹ء میں جب اعلیٰ حضرت جبل پور تشریف لائے تو چونکہ دورانِ قیامِ بریلی علمِ توقیت سے خادم کا شوق ملاحظہ فرمایا تھا، جبل پور میں خادم کے لئے فنِ توقیت میں رسالہ تصنیف فرمایا، رات کی نشست کے بعد آرام فرمانے سے پہلے آدھ گھنٹہ خادم کو فنِ توقیت میں رسالے کے نکات تعلیم فرماتے ——— اعلیٰ حضرت کی بریلی مراجعت کے بعد میں نے "جدول تعدیل النہار" بنا کر حاضر کی تو بڑی مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"جدول کی تصحیح حاضر، ماشاء المولیٰ ابتدائی کام اتنا صحیح، بارک المولیٰ، اب جدول مطالع البروج بافق جبل پور عرض شمالی $\frac{کح}{کتی}$ بنائیے" ...[1]

۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۹ء میں اعلیٰ حضرت کے دستِ مقدس سے خادم کی جبل پور میں دستار بندی ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب سنہ مذکورہ میں اعلیٰ حضرت بریلی سے جبل پور تشریف لائے تو ۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۱۹ء سنیچر کو بعد عشاء عیدگاہ کلاں میں عام جلسہ ہوا، تین چار ہزار کا مجمع تھا، مولانا عبدالاحد صاحب پھر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب نے تقریر فرمائی، اس وقت تک لاؤڈ سپیکر کا استعمال عام نہ ہوا تھا، دونوں تقریروں میں مجمع سے آوازیں اٹھیں، "زور سے بولئے، سنائی نہیں دے رہا" ——— مگر یہ اعلیٰ حضرت کی کرامت تھی کہ مجمع کے بالکل آخری کنارے کے لوگوں نے اچھی طرح حضرت کی تقریر سُنی۔

اعلیٰ حضرت کی تقریر عجیب شاہکار تھی، ہر فرد محوِ سماعت تھا اور اکثر کے آنسو جاری تھے، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمتِ شان و رفعتِ مکان اور محبت و

---

[1] اعلیٰ حضرت کے رسالہ فنِ توقیت، جدول تعدیل النہار اور والا نامے کا عکس آخر میں "نوادراتِ امام احمد رضا" کے عنوان کے تحت پیش کر دیا گیا ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ مسعود

Marfat.com

فنائیت کے بارے میں جو فرمایا یہ حضرت ہی کا حصہ تھا۔

دورانِ تقریر والدِ ماجد کے متعلق کچھ قیمتی ارشادات وضاحات اور بہترین کلمات خیر ارشاد فرمائے جو پیچھے عرض کئے جا چکے ہیں۔ جب والدِ ماجد پر عنایات و نوازشات کا سلسلہ جاری تھا اسی وقت حضرتِ حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خاں صاحب نے سرپوش ڈھکا ہوا ایک طباق اعلیٰ حضرت کے حضور پیش کیا، اعلیٰ حضرت نے سرپوش ہٹا کر عمامہ کی تہ کھولتے ہوئے کچھ دعا پڑھی، پھر اس خادمِ آستانِ برہان کے متعلق نہایت محبت و اکرام کے ساتھ والدِ ماجد کو مبارک خطاب عبد الاسلام سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

" مولانا عبد الاسلام، برہان میاں آپ کے جسمانی فرزند ہیں اور میرے روحانی فرزند، دورانِ قیامِ بریلی میں فقیر نے ان کا ذہنی، علمی، عملی جائزہ بخوبی لیا ہے، اخلاق، تقویٰ، افتاء، اتباعِ سنت و شریعت وغیرہا میں ہر پہلو سے آزما لیا ہے، میں اپنے اس روحانی فرزند سعادتمند محمد برہان الحق کو دستارِ فضیلت سے مزین کر کے پینتالیس علوم اور گیارہ سلسلوں کی اجازت دیتا ہوں "

اتنا فرما کر اپنے دستِ مبارک سے عمامہ میرے سر پر تین پھیرے لپیٹ کر والدِ ماجد کو دے کر فرمایا " آپ تکمیل کر دیں " ——— والد نے تین پھیرے کے بعد حضرتِ حجۃ الاسلام کو دیا، آپ نے تکمیل فرمائی الحمد للہ علی اکرامہ وانعامہ واحسانہ، اس کے بعد اعلیٰ حضرت نے فرمایا :-

" رب العزت تبارک وتعالیٰ میرے روحانی ولدِ اعز کو ان کے برہان الحق کے ساتھ " برہان الدین "، " برہان الملۃ "، " برہان السنۃ " بنائے اور حضرتِ عبد الاسلام کے ظلِ رحمت و عاطفت کے تحت دینِ متین و شرعِ مبین کی خدمت و حمایت پر ثابت قدم رکھے، میں بزمِ بریلی میں منظرِ اسلام کے سالانہ اجلاس میں انجام دینے والا تھا مگر حسنِ اتفاق کہ

Marfat.com

جبل پور میں آپ حضرات کے درمیان موقع مل گیا، بارک اللہ!"

اعلیٰ حضرت کے منبر پر رونق افروز ہونے کے وقت بطور تشکر و سپاس نامہ کچھ کلمات عرض کئے، اس وقت فی البدیہہ چند اشعار ذہن میں آئے جو بہت پسند کئے گئے، سب اشعار تو یاد نہیں، صرف تین شعر یاد رہے ؎

جب عید ہوگی، ہوگی، یہاں عید آج ہی — وابستگانِ دامنِ احمد رضا کی ہے

گرمی ہے، تپ ہے، درد ہے، کلفت سفر کی ہے — ان سب پہ بیوے کی صعوبت بلا کی ہے

خالی گئی نہ پھر بھی تری آستاں رسی
برہاں یہ خوبی ترے خلوص و صفا کی ہے

دو بجے رات کو صلوٰۃ وسلام و دعا پر نہایت کامیابی کے ساتھ مبارک جلسہ ختم ہوا، الحمد للہ! معانقہ و قدم بوسی کے لئے مجمع نے اسٹیج کو گھیر لیا، صبح چار بجے مکان پر پہنچے، نماز فجر کے بعد آرام فرمایا۔

جبل پور میں اعلیٰ حضرت نے دستارِ فضیلت و سندِ اجازت کے ساتھ ساتھ سندِ خلافت سے بھی نوازا، یہ عربی سند ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ دوسرے خلفاءِ عرب و عجم کو بھی عنایت فرمائی، خادم برہان کو جو سند عطا فرمائی اس میں اپنے دستِ مبارک سے یہ کلمات تحریر فرمائے:-

سند

یا ولدی و برد کبدی و قرۃ عینی و عزۃ نفسی ابن الفاضل الکامل جامع الفضائل قامع الرذائل مولانا المولوی عبد السلام و قد لقبتہ عبد الاسلام جعلک اللہ کاسمک برھان الحق المبین و ناصر الدین المبین و کاسر رؤس المفسدین آمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
فی جبلفور بخطہ

Marfat.com

اعلیٰ حضرت نے ازراہِ شفقت وعنایت خادم کے رسائل پر تقریظیں بھی تحریر فرمائیں چنانچہ سیتاپور (یو۔پی) سے ایک استفتاء رسادات مارہرہ کے ایک بزرگ اتقی حسین صاحب نے ارسال فرمایا جس کے جواب میں خادم نے ایک فتویٰ بصورتِ رسالہ مندرجہ ذیل عنوان سے تحریر کیا :۔

اجلال الیقین بتقدیس سید المرسلین

۱۳۳۷ھ

یہ رسالہ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے مندرجہ ذیل تقریظ تحریر فرمائی جو خادم کے لئے ایک نہایت مستحکم سند ہے۔ الحمد للہ! :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ! فقیر غفرلہ القدیر اس تالیفِ منیف و ترصیفِ نظیف کے مطالعہ سے مسرور ہوا، مولیٰ عزوجل اس کے مؤلف سعید حمید رشید فرزندِ دلبند سعادتمند مولانا مولوی برہان الحق جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ دلیل الصدق وبرهان الحق کو دارین میں مدارجِ عالیہ ومعارجِ جلیلہ کرامت فرمائے، بحمد اللہ تعالیٰ یہ ان کے والد ماجد عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حامی السنن ماحی الفتن حسنۃ الزمن زینۃ الایام مولانا مولوی حافظ شاہ محمد عبدالسلام سلمہ السلام لحمایۃ الاسلام ونکایۃ الکفرۃ والمبتدعین اللئام وادام فیضہ الی یوم القیام کے برکات ہیں ع

وحسن نبات الارض من کرم

غفر اللہ تعالیٰ لی ولھما ولجمیع اخواننا اھل السنۃ ووقانا جمیعا برحمتہ من کل فتنۃ ومحنۃ بجاہ سید الانس والجنۃ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیٰ مر اللیالی والایام آمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

مہر

احمد اللہ خالق النسم

ذاری اللوح باری القلم ؎۱

بریلی سے آنے کے بعد پھر ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء میں بریلی جانا ہوا جب گاندھی نے تحریکِ ترکِ موالات چلائی اور ملک میں ایک ہیجان برپا ہوگیا، اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ جب میں بریلی پہنچا تو رجب ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور خلافت کمیٹی کے زیرِ اہتمام ابوالکلام آزاد کی صدارت میں بریلی جلسہ ہونے والا تھا جس کی دعوت اعلیٰ حضرت کو بھی دی گئی تھی مگر آپ نے رد فرمادی، پھر سید سلیمان اشرف بہاری کی سرکردگی میں اعلیٰ حضرت کی طرف سے ۲۷ سوالات لیکر ایک وفد ابوالکلام آزاد سے جواب طلبی کے لئے روانہ ہوا، میں بھی ساتھ ہولیا، جلسہ گاہ میں آزاد سے دو ٹوک باتیں ہوئیں، تفصیل آگے آتی ہے۔

میں دو ہفتہ بریلی رہ کر جبل پور آگیا، رمضان المبارک کے بعد اعلیٰ حضرت کا مزاج سخت ناساز ہوا، اور گرمی کی شدت کے سبب بھوالی تشریف لے گئے، یہاں جبل پور میں میری بڑی لڑکی زکیہ طلعت اور سب سے پہلا لڑکا محمد لمعان الحق، دونوں ایک ہی دن میں انتقال کر گئے ــــــــ صبح چار بجے بچی کا اور چھ بجے بچہ کا انتقال ہوگیا اور انہی کے بعد میرے چچا زاد بھائی عبدالقیوم کا بھی انتقال ہوگیا، اعلیٰ حضرت کو خبر کی گئی تو آپ نے مندرجہ ذیل تعزیت نامہ ارسال فرمایا :-

---

؎۱ رسالہ اجلال الیقین پہلی بار مطبع اہلِ سنت وجماعت، کلکتہ میں چھپا جس میں یہ تقریظ شامل ہے، فاضل مصنف کا دوسرا رسالہ صیانۃ الصلوٰۃ عن حیل البدعات (۱۳۹۰ھ) الٰہ آباد میں طبع ہوا، اس پر اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے مولانا مفتی مصطفےٰ رضا خاں صاحب کی تقریظ ہے۔ مسعود

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشد البلاء علی الانبیاء ثم الامثل فالامثل

جانِ پدر، نورِ بصر حیلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ برہان الحق المبین و عزیزہ عفیفہ ام کریمہ سلمہا اللہ تعالیٰ

السلام علیکما و رحمۃ اللہ و برکاتہ :-

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ——— ان للہ ما اخذ وما اعطیٰ وکل شیئ عندہ باجل وانما المحروم من حرم الثواب وانما یوفی الصٰبرون اجرھم بغیر حساب۔

"بے شک اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا، اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز کی اس کے یہاں ایک عمر مقرر ہے جس میں کمی بیشی نامتصور ہے اور محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم ہا اور جو صبر کریں، انہیں کے لئے ان کا ثواب بے حساب ہے پورا۔"

میرے عزیز بچو! مولیٰ تعالیٰ تمہیں صبرِ جمیل و اجرِ جزیل ونعم البدیل عطا فرمائے، تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :-

ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس والثمرات و بشر الصٰبرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیہم صلوات من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون ۰

Marfat.com

"اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے، اے محبوب خوشخبری دو ان صبر کرنے والوں کو کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو کہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ہم اللہ ہی کی ملک ہیں اور ہمیں اسی کی طرف پھر کر جانا ہے جو ایسا کہیں ان پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت ہے اور وہی لوگ ہدایت پر ہیں۔"

میرے پیارو! اپنے رب عزوجل کی رحمت دیکھو ——— ! بلا کہ معاذ اللہ ناگہاں آئے، بہت سخت ہوتی ہے لہذا پہلے سے مطلع کر دیا کہ ہم ضرور ان باتوں سے تمہاری آزمائش فرمائیں گے، تم ہمارے حضور گردن رکھنے کے لئے مستعد رہو اور اسے آزمائش سے تعبیر فرمایا کہ دیکھیں کون ہمارے حکم پر گردن جھکاتا اور کون ناراض ہوتا ہے، جب بندۂ مسلم پر ان میں سے کوئی بلا آئے وہ فوراً متنبہ ہو یہ وہ ہے جس کی میرے رب نے پہلے خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ تیری آزمائش ہوگی، وہ فوراً اس کے حضور زمین پر سر رکھ دیگا اور اس کے حکم پر ناراض نہ ہوگا اور اس کی رحمت کا دامن تھام کر آزمائش میں سچا نکلنے کی کوشش کرے گا .... [1]

اللہ کی بشارت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت، اللہ کی درودیں، اللہ کی رحمت، اللہ کی ہدایت ——— یہ نعمتیں ایسی ہیں کہ آدمی لاکھ جانیں دے کر لے تو سستی ہیں ——— بے صبری سے جو چیز گئی، آنہیں سکتی مگر یہ عظیم دولتیں ہاتھ سے جاتی ہیں ——— دیکھو ایک اسی کلمۂ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ میں کیسی کیسی صبر کی تلقین فرمائی ہے کہ

---

[1] فوٹو اسٹیٹ کاپی ذرا مدھم تھی اس لئے اس مقام پر ایک ڈیڑھ سطر نہیں پڑھی گئی۔ مسعود

Marfat.com

ہم اللہ ہی کی ملک ہیں، جب ہمارا اور ہماری چیز کا وہی مالک ہے تو مالک اگر اپنی ملک کسی سے لے، اس کا غم کیا معنی؟ ——— اور ہم کو اسی کی طرف پھر کر جانا ہے، ایک جانا اور ہم کو یہیں رہنا ہوتا تو غم تھا کہ اب ملنا کیسے ہوگا؟ ——— ہم کو بھی تو وہیں جانا ہے تو فکر اس کی چاہئے کہ ایمان پر اٹھیں کہ جانے والے سے ملیں، وہ ہماری شفاعت کرے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا، "جس کے تین بچے نابالغ مرجائیں وہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے، انہیں بخشوا کر اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے" ——— صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس کے دو بچے مریں؟ ——— فرمایا" وہ بھی" ——— یہ اچھا ہے یا دنیا کی مصیبتوں میں اُس کا پھنسا رہنا کہ معلوم نہیں کہ انجام کیا ہوتا اور کیا حالت اختیار کرتا ——— مسلمانوں کے چھوٹے بچے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گود میں دئے جاتے ہیں، وہ انہیں پرورش فرماتے ہیں، درخت طوبیٰ کے سایہ میں رکھتے ہیں ——— ابراہیم خلیل اللہ کی گود اچھی یا تمہاری؟ ——— طوبیٰ کی چھاؤں اچھی یا تمہاری چھت کی؟ ——— صحیح حدیث میں ہے، جب فرشتے مسلمان کے بچے کی روح قبض کرکے بارگاہِ الٰہی میں لے جاتے ہیں، وہ فرماتا ہے، "کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی؟" ——— عرض کرتے ہیں، "ہاں"! ——— فرماتا ہے، "گواہ رہو کہ میں نے اسے بخشدیا اور اس کے لئے جنت میں ایک مکان بناؤ، اس کا نام بیت الحمد رکھو" (تعریف کا مکان)۔

آپ دونوں صاحب اللہ کے سچے وعدوں پر پورے اطمینان کے ساتھ کہیں الحمد للہ، انا للہ وانا الیہ راجعون

Marfat.com

عسیٰ ربنا ان یبدلنا خیرا منہا انا الی ربنا راغبون

اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا

صحیح حدیث میں ہے اس کا کہنے والا اس گئی ہوئی چیز سے بہتر بدل پائیگا۔

والسلام

فقیر احمد رضا قادری غفرلہٗ

۹ صفر ۱۳۴۰ھ

Marfat.com

Marfat.com

"

۵

اسفارِ امام احمد رضا

وطن گرچہ آرام زا در خوز است
جبل پور مارا از و خوش تر است

امام احمد رضا

Marfat.com

۵

رجب ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء میں اعلیٰ حضرت مدرسہ حنفیہ اہلِ سنت کے اجلاس میں شرکت کے لئے بریلی سے پٹنہ تشریف لے گئے اور وہاں ایک اجلاس میں تین گھنٹے مسلسل آپ کی تقریر ہوئی[۱] ——— ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۲ء میں کلکتہ تشریف لے گئے ——— ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴ء میں اعلیٰ حضرت بمبئی کے راستے حرمین طیبین حاضر ہوئے اور ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں ماہِ ربیع الاول میں بمبئی کے راستے ہی واپس تشریف لائے، والدِ ماجد کے ساتھ خادم بھی بمبئی حاضر ہو کر اعلیٰ حضرت کے دیدار سے مشرف ہوا، بمبئی کے قیام کے دوران چند قابلِ ذکر حالات سامنے آئے، ملاحظہ فرمائیں :-

۱- قصائی محلے کی مسجد میں نمازِ جمعہ اعلیٰ حضرت کی امامت میں ادا کی گئی۔

۲- سنیچر کو قصائی محلے کی مسجد میں اعلیٰ حضرت کا وعظ ہوا، منبر کے قریب والدِ ماجد اور چچا کے پیچھے میں دیوار سے ٹک کر بیٹھا تھا، مسجد میں تل رکھنے کی جگہ نہ تھی، ایمان افروز نورانی تقریر سے مجمع پر محویت طاری تھی، تقریباً ایک گھنٹے بعد مجھ پر غنودگی کا غلبہ ہوا، خواب میں دیکھا، ایک عجیب دلکش نور سے پوری فضا منور ہے، درود و سلام کی سرور افزا آواز سے بیدار ہوا، دیکھا کہ اعلیٰ حضرت منبر سے نیچے کھڑے دست بستہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" پڑھ رہے ہیں، چشم مبارک سے قطرات ٹپک رہے ہیں اور پوری مسجد صلوٰۃ و سلام کی آواز سے گونج رہی ہے، میں بھی صلوٰۃ و سلام

---

[۱] اس تقریر کا خلاصہ قاضی عبدالوحید نے اپنی تالیف دربارِ حق وہدایت (مطبوعہ پٹنہ ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء) میں شائع کر دیا تھا۔ مسعود

Marfat.com

میں شامل ہوگیا، اعلیٰ حضرت کے آنسو جاری تھے اور جس والہانہ انداز سے محوِ صلوٰۃ وسلام تھے وہ عجیب کیف افزا تھا جس کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں

صلوٰۃ وسلام سے فارغ ہوکر اعلیٰ حضرت منبر پر تشریف لائے، آدھ گھنٹے بعد دعا پر تقریر ختم ہوئی، مصافحہ، قدم بوسی میں ایک گھنٹہ صرف ہوا

ہم اعلیٰ حضرت سے اجازت لے کر قیام گاہ واپس ہوئے راستہ میں چچا سے میں نے مسجد میں دورانِ وعظ خواب کا ذکر کیا، خواب کا واقعہ سن کر والد اور چچا میں یہ گفتگو ہوئی :-

اعلیٰ حضرت مدینہ طیبہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت و توقیر و تعظیم پر بیان فرما رہے تھے، یکایک کافی بلند آواز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر منبر سے اتر کر ہاتھ باندھ کر عجیب رقت آمیز آواز میں صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے قبلہ رخ کھڑے ہوگئے، ولادت مبارک کا ذکر نہ تھا، نہ وعظ ختم کرنے کا ہی کوئی انداز تھا، اعلیٰ حضرت کی باطنی روحانی نظرِ مبارک نے دیکھ لیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اس لئے فوراً منبر سے اتر آئے اور صلوٰۃ وسلام عرض کرنے لگے، بہت ہی بابرکت وسعادت محفل تھی اور اعلیٰ حضرت کی بالکل ظاہری کرامت ہے۔

قیام گاہ پہنچے تو اور بھی لوگ ہمارے ساتھ تھے، بیٹھ گئے اور والد ماجد نے مجھ سے میرے خواب میں نظارہ کی کیفیت دریافت فرمائی اور سن کر میری دونوں آنکھوں پر محبت سے بوسہ دیا اور فرمایا "انشاء اللہ! تو بڑی قسمت والا ہے"۔

صبح حسبِ معمول ہم اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، عقیدتمندوں کا مجمع تھا حضرت کھڑے ہوگئے تو ہمارے مصافحہ وقدم بوسی کے بعد حضرت نے والد کو پہلو میں جگہ دی، سب بیٹھ گئے۔

Marfat.com

ایک صاحب سفید گھنی داڑھی، زرد ٹوپی لگائے، اعلیٰ حضرت کے سامنے قریب بیٹھے ہوئے، آنسو جاری، کچھ ذکر کر رہے تھے، انہوں نے ذکر شروع کیا ــــــ

رات وعظ میں وہ مسجد کے درمیان دروازے سے لگے ہوئے بیٹھے تھے اور آنکھیں بند تھیں، محویت کے عالم میں دیکھا کہ ایک نور محیط ہو گیا ہے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی آواز پر آنکھ کھولی تو سامنے سارا مجمع کھڑا صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہے۔

یہ سن کر والد ماجد نے عرض کیا، حضور یہی منظر رہان نے بھی دیکھا ہے اعلیٰ حضرت نے صرف یہ فرمایا :-

" یہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم تھا کہ تجلی فرمائی، الحمد للہ "

۳- ایک روز اعلیٰ حضرت نے والد ماجد سے فرمایا " آج عصر کے بعد ایک مجذوب بزرگ کی زیارت کے لئے باندرہ چلنا ہے، واپسی میں مغرب مہائم شریف میں ادا کر کے دعوت ہے، آپ عصر کے پہلے آجائیں " ہم لوگ حسب ارشاد عصر کے وقت حاضر ہو گئے اور اعلیٰ حضرت کے ساتھ باندرہ پہنچے مسجد کے مشرق کی جانب ایک ٹین کے ہال کے باہر بڑا مجمع تھا، اعلیٰ حضرت کو دیکھ کر مجمع نے راستہ دیا، حضرت کے پیچھے ہم لوگ ہال میں داخل ہوئے، تخت پر ایک بزرگ عمامہ باندھے[1] پیر تخت سے لٹکائے بیٹھے ہیں دلائل الخیرات

---

[1] یہ بزرگ شاید حضرت موسٰی سہاگ تھے جن کا امام احمد رضا نے ملفوظات (حصہ دوم، ص ۳۸) میں اس طرح ذکر فرمایا ہے :-

" سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا، حضرت سیدی موسٰی سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے، میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں "

مسعود

Marfat.com

شریف دونوں ہاتھ سے آنکھوں کے بالکل متصل پڑھنے میں مصروف ہیں، اعلیٰ حضرت کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کتاب بند کر دی، اعلیٰ حضرت سے مصافحہ کرتے ہوئے کچھ فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا، ہم سب قدم بوسی کر چکے تھے تو ہم سب کو ایک بڑے ہال میں بٹھایا گیا، پورا ہال بھرا ہوا تھا چند منٹ بعد وہاں کے منتظم خاص حاجی قاسم آئے، اعلیٰ حضرت سے عرض کیا، "جو لوگ مجذوب صاحب کی زیارت کو آتے ہیں ان کے لئے چاء، کافی، قہوہ تیار رہتا ہے، حضرت جو فرماتے ہیں پلایا جاتا ہے، آپ حضرات کے لئے دریافت کیا گیا تو فرمایا" چاء، کافی، قہوہ میں سے جو حضور فرمائیں وہ اس وقت پلایا جائے" —— اعلیٰ حضرت نے فرمایا، بزرگ نے چاء، کافی، قہوہ تینوں کا نام لیا ہے اس لئے تینوں کو ملا کر پلایا جائے، چنانچہ ایک بڑے سماور میں تینوں کو ملا کر پلایا گیا، ان دنوں بڑے پیالے چلتے تھے، بھر بھر دئے گئے، رنگ دیکھا تو کراہت ہوئی مگر لب سے لگایا تو اتنا لذیذ پایا کہ پورا پیالہ صاف کر دیا۔

والد ماجد نے مجھے آہستہ سے ہدایت فرمائی کہ واپسی کے وقت حضرت کے پیچھے رہنا اور بزرگ کی قدم بوسی کر کے اپنے لئے دعا کی درخواست کرنا۔ —— واپسی کے وقت میں اعلیٰ حضرت کے پیچھے رہا، جب حضرت مصافحہ کر کے آگے بڑھے، میں نے ان کے قدم پکڑ کر عرض کیا، "میرے لئے دعائے خیر فرمائیے!" —— بزرگ نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، سندھی الفاظ تھے اور اعلیٰ حضرت کی طرف اشارہ کیا :-

"اس کے پیچھے چلتا جا، تیرے پیچھے سب چلیں گے"

ہم جب واپسی کے لئے گاڑی پر سوار ہوئے، میں اعلیٰ حضرت اور والد ماجد کے درمیان بیٹھا تھا، اعلیٰ حضرت نے مجھ سے فرمایا، "برہان میاں! آپ نے مجذوب سے کیا کہا تھا؟" —— میں نے جو کہا تھا، وہ اور اس کا

Marfat.com

جواب بتایا، اعلیٰ حضرت نے میری پیٹھ پر دستِ مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا:۔

" اللہ تعالیٰ تمہیں برہان الحق، برہان الدین، برہان السنۃ بنائے، آمین"

والد اور چچا نے آمین کہا ——— !

اعلیٰ حضرت نے بمبئی سے بریلی شریف کا قصد کیا، والد نے جبل پور تشریف لے جانے کے لئے عرض کیا، فرمایا، ابھی تو اجمیر شریف حاضری دیتا ہوا بریلی جاؤں گا، انشاء اللہ پھر کبھی جبل پور آؤں گا۔

۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں اعلیٰ حضرت کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خاں صاحب حج کے لئے گئے اور ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء بمبئی کے راستے مراجعت فرمائی، اعلیٰحضرت ان کے استقبال کے لئے بمبئی تشریف لے جانے والے تھے جس کا مندرجہ ذیل والا نامے میں ذکر فرمایا ہے :۔

مکتوب اعلیٰ حضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

بگرامی ملاحظہ ذی الفضائل الانسیہ والفواضل القدسیہ المنزہ عن الرذائل الانسیہ حامی السنن ماحی الفتن الدنیہ مولانا بالفضل اولانا مولوی شاہ محمد عبدالسلام صاحب سلمہ السلام علی المناقب وشامخ النواصب، آمین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :۔ اعز اللہ شانکم ورفع مکانکم وابلج برھانکم۔

برادر بجان برابر مولوی حسن رضا خاں سلمہ الرحمٰن کا خط ۲۶ ذی الحجہ کا لکھا ہوا مکہ معظمہ سے یک شنبہ گزشتہ کو آیا تھا جس میں صرف اس قدر تھا کہ عن قریب بعونہ تعالیٰ مدینہ طیبہ حاضر ہونے والے ہیں مگر تعینِ تاریخ نہ تھا ——— اس یک شنبہ کو کوئی خط آئے مگر نہ آیا وحسبنا اللہ

Marfat.com

ونعم الوکیل، اگر خط آجاتا تو حساب ہوسکتا کہ واپسی بالخیر کب تک ہوگی،
اب ایک نہایت مجمل حالت ہے، دعائے خیر فرمائیں۔

حضرتِ بابرکت سید محمد حبیب اللہ صاحب زعبی دمشقی جیلانی، اولادِ امجاد
حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور اس فقیر واحقر کے
حال پر کمال کرم فرما ہیں، پہلے سے تشریف لاتے ہیں، یہ بھی میرے حجاج سلمہم
اللہ تعالیٰ کے استقبال کو میری طرح بمبئی تشریف لے جانے والے ہیں،
میں دو ایک روز اور خط کا انتظار کر کے چلوں گا، اگر نہ آیا، یا آیا اور حساب سے
وقفہ پایا تو بعونہٖ تعالیٰ ضرور حاضرِ جبل پور ہوکر دو ایک روز جناب کی زیارت
سے شرف اندوز ہوتا ہوا بمبئی جاؤں گا اور اگر خط آیا جس سے ظاہر ہوا کہ
بالخیر فوراً بمبئی پہنچنا چاہئے تو جناب کو بذریعہ تار اطلاع دے دوں گا کہ
براہِ راست بمبئی جاتا ہوں، والسلام مع الاکرام۔

بجملہ احبابِ اہلِ سنت سلامِ سنۃ الاسلام۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہٗ

شب ۴ صفر المظفر ۲۶ھ لیلۃ الاثنین

اعلیٰ حضرت نے حسب الارشاد بمبئی جانے ہوئے صفر ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں
۴ روز قیام فرمایا اور جبل پور کو اپنے قدومِ سعادت لزوم سے دار السرور ہونے کا شرف
بخشا، اس موقع پر والدہ صاحبہ اور بہت سے لوگ داخلِ سلسلہ ہوئے
یہ میری نوعمری کا واقعہ ہے۔

۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء میں اعلیٰ حضرت کو جبل پور بلانے کا جوش و ولولہ پیدا ہوا،
ہم نشین احباب سے مشورہ کیا، سب نے نہایت پُرخلوص جذبے کے ساتھ میری تائید کی
پورے تعاون کا وعدہ کیا، ہم سب مل کر والدِ ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اعلیٰ حضرت
کو جبل پور بلانے اور دعوت دینے کی درخواست کی، والدِ ماجد نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کو بلانا

Marfat.com

معمولی بات نہیں، ہم ان کے شایانِ شان عزت اور خدمت کر سکیں گے؟ اگر ذرا بھی کوتاہی ہوئی، ہم دنیائے سنیت کو کیا جواب دیں گے؟ ——— سب نے عرض کیا: "حضور جیسا فرمائیں گے ہم دل وجان سے ویسا ہی انتظام کریں گے" ——— والدِ ماجد نے انتظامات کے متعلق جو فرمایا، سب نے منظور کر لیا ——— فرمایا، "اعلیٰ حضرت کسی دینی، مذہبی اہم ضرورت کے سوا کہیں تشریف نہیں لے جاتے" ——— چونکہ اس خادمِ سرکارِ رضا کو برہان نوازی پر ناز تھا، میں نے اس یقین کے ساتھ کہ میری کوشش انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی اور میں حضور کو لے آؤں گا ——— عرض کیا، "آپ عریضۂ دعوت تحریر فرما دیں، ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیں، برہان حضور کو لینے حاضر ہو رہا ہے، حضور جب قصد فرمائیں گے، برہان سفر کا انتظام کرے گا" ——— والدِ ماجد نے نہایت عقیدت کے ساتھ عریضۂ دعوت لکھ دیا، انتظامیہ کمیٹی چچا حافظ عبدالشکور صاحب کی صدارت میں قائم کی گئی۔ دعوت نامہ لکھے جانے کے چار دن بعد بریلی شریف کے لئے روانہ ہو گیا ———

صبح نمازِ فجر کے بعد بریلی پہنچا، معلوم ہوا اعلیٰ حضرت، حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ کے عرس میں پیلی بھیت تشریف لے گئے ہیں، میں نے بریلی پہنچنے کی کوئی اطلاع نہیں دی تھی، نہ ہی والدِ ماجد نے دعوت نامہ میں میرے پہنچنے کا کوئی دن لکھا تھا، میں نے آستانے کے دارالافتاء میں اپنا سامان رکھا، گھر میں سے سیدہ محترمہ والدہ نے ناشتہ بھیجا، میں ناشتہ کر کے ایک کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ۱۱ بجے پیلی بھیت سے تار پہنچا:۔

"برہان میاں کو پیلی بھیت بھیجو" ———

(احمد رضا)

میں ظہر کے بعد پیلی بھیت کے لئے روانہ ہو گیا، پیلی بھیت پہنچا تو اسٹیشن پر مولانا عبدالاحد صاحب میرا انتظار کر رہے تھے، مصافحہ معانقہ کے بعد میں نے پوچھا "میں نے کوئی اطلاع نہیں دی تھی، آپ کیسے اسٹیشن آ گئے؟" ——— کہا، اعلیٰحضرت

Marfat.com

نے فرمایا برہان میاں کو اسٹیشن لینے جاؤ"

اعلیٰ حضرت کا قیام مولوی فضل حق ٹمبر کنٹریکٹر کی کوٹھی میں تھا، رات مولانا عبدالاحد نے مجھے حضرت کی خدمت میں نہ جانے دیا، محدث صاحب علیہ الرحمہ کے عرس کے جلسہ میں شریک ہوا، صبح مولانا کے ساتھ ناشتہ کے لئے بیٹھا تھا، لقمہ ہاتھ میں تھا کہ ایک صاحب یہ کہتے ہوئے آئے کہ" اعلیٰ حضرت ناشتہ میں برہان کا انتظار فرما رہے ہیں" ——— میں نے لقمہ رکھ دیا اور تانگہ پہ کوٹھی پہنچا، دیکھا، ناشتہ چنا ہوا ہے اور حضرت منتظر بیٹھے ہیں ——— خادم کو معانقہ سے مشرف فرمایا، میں نے قدمبوسی کی، حضرت نے والد ماجد اور سب کی خیریت دریافت فرمائی ——— ناشتہ شروع فرمایا، میں بھی شریک ہوا، اعلیٰ حضرت نے فرمایا :-

" مولانا عبد السلام صاحب نے اپنے گرامی نامہ میں جبل پور آنے کے لئے میرا پہنچہ اس طرح پکڑ لیا ہے کہ عذر کی گنجائش نہیں اور میرے ضعف کی یہ حالت ہے کہ چند قدم چلنا دشوار ہے"۔

میں نے مسکراتے ہوئے عرض کیا،" حضور کی دعا و عافیت سے انشاء اللہ حضور کو سفر میں بالکل تکلیف و پریشانی نہ ہوگی" ——— صاحب خانہ مولوی فضل حق نے کہا،" برہان میاں! گاڑی دو جگہ بدلنی ہوگی ——— پلیٹ فارم کی طوالت، سیڑھیاں چڑھ کر پل کا عبور ——— حضرت سے کیسے ہوگا؟ ——— میں نے کہا،" بریلی سے جبل پور تک سیکنڈ کلاس ریزرو ہوگا" ——— کہا،" یہ بہت مشکل ہے اور ہوا بھی تو بڑا خرچہ پڑے گا" ——— میں نے کہا کہ ؎

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود
مرد باید کہ ہراساں نہ شود

اللہ تعالیٰ میری مشکل کو آسان فرما دے گا" ——— حضرت نے" انشاء اللہ"! فرمایا ——— ناشتہ دعا برکت پر ختم ہوا، پیلی بھیت سے بریلی شریف واپس آئے۔

بریلی سے جبل پور روانگی کا دار و مدار ریل کے سیکنڈ کلاس کے ریزرویشن پر تھا، میں

Marfat.com

ضمیر الدین صاحب وکیل کے ساتھ اسٹیشن ماسٹر سے ملا اور جبل پور تک سیکنڈ کلاس ریزرو کرنے کے لئے کہا ——— اسٹیشن ماسٹر نے جواب دیا، "یہ او، آر، آر ہے اور الہ آباد ای، آئی، آر ——— جبل پور تک ریزرویشن کے لئے کمپنی کے سنٹرل دفتر کو لکھنا ہوگا، آپ کل آؤ، ہم کچھ مدد کریں گے" ——— ہم واپس آ گئے۔

میں دوسرے دن گیا، اسٹیشن ماسٹر مجھے دیکھتے ہی بولا :-

YOU ARE VERY LUCKY MAN

——— تم بڑی قسمت والے ہو، سنیچر کو[1] دہرہ دون میل میں الہ آباد تک فرسٹ کلاس ریزرو ہے، اس کے ساتھ ایک سیکنڈ کلاس کمپارٹمنٹ ہے، وہ ہم تمہارے لئے ریزرو کرتے ہیں" ——— پرتاب گڈھ میں بدلنا نہیں پڑے گا، الہ آباد میں جبل پور کے لئے سیکنڈ کلاس ریزرو آپ کو ملے گا" ——— میں نے "تھینکس" کہہ کے اپنا نام رجسٹرڈ کرا دیا، یہ بدھ کا دن تھا، اعلیٰ حضرت سے آکر عرض کیا اور سفر کی تیاریاں ہونے لگیں ——— میں نے الہ آباد، عزیزم سیٹھ محمد پیر محمد کو خط لکھا کہ الہ آباد میں پلیٹ فارم پر ایک کرسی تیار رکھیں اعلیٰ حضرت کو کرسی کے ذریعہ پلیٹ فارم عبور کرنا ہوگا ——— اور جبل پور یک شنبہ صبح پسنجر سے پہنچنے اور استقبال کے انتظام کے لئے لکھ دیا۔

دہرہ دون میل، صبح ساڑھے چار بجے روانہ ہونا تھا، سنیچر کو دن بھر انتظامات ہوتے رہے، رات بھی تمام اسی طرح پوری ہوئی، ساڑھے تین بجے مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب (مفتی اعظم ہند)، مولانا حسنین رضا خاں صاحب، سید ایوب علی صاحب، سید قناعت علی صاحب اور مولوی محمد شفیع صاحب اسباب لے کر اسٹیشن کے لئے روانہ ہو گئے، صبح[2] چار بجے اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب (حجۃ الاسلام)، حاجی کفایت اللہ صاحب اور خادم بربان گاڑی پر اسٹیشن کے لئے روانہ ہوئے، میں نے عرض کیا، حضور عین نماز کے وقت گاڑی

---

[1] ۱۹ر جمادی الاخریٰ ۱۳۳۷ھ / مطابق ۲۲ر مارچ ۱۹۱۹ء

[2] ۲۰ر جمادی الاخریٰ ۱۳۳۷ھ / مطابق ۲۳ر مارچ ۱۹۱۹ء

Marfat.com

روانہ ہوگی، نمازِ فجر کہاں ادا کی جائے گی؟ ——— اعلیٰ حضرت نے مسکرا کر فرمایا،

"انشاء اللہ! پلیٹ فارم پر"

اسٹیشن پہنچنے پر معلوم ہوا کہ گاڑی چالیس ۴۰ منٹ لیٹ ہے ——— پلیٹ فارم پر جانماز، چادریں، رومال بچھا لئے گئے اور بعونہٖ تعالیٰ کثیر جماعت نے اعلیٰ حضرت کے پیچھے نمازِ فجر ادا کی، تقبل اللہ! ——— یہ اعلیٰ حضرت کی کرامت تھی کہ اطمینان کے ساتھ نماز سے فارغ ہوئے ——— گاڑی آئی، میں آفس کی طرف چلا کہ ایک ریلوے افسر نے مجھے ساتھ لیا اور سیکنڈ کلاس کا تالا کھول کر مجھے آفس میں آنے کو کہا ——— میں ساتھیوں کو ٹرین میں اسباب رکھنے کے لئے کہہ کر آفس پہنچا، پانچ ٹکٹ سیکنڈ کلاس اور پانچ ہی سرونٹ کلاس ٹکٹ لے کر آیا ——— گاڑی میں اعلیٰ حضرت کا بستر لگا کر مختصر ناشتہ، چار کے بعد لٹا دیا، گاڑی روانہ ہوئی ——— مولانا عبدالاحد صاحب پیلی بھیت سے لکھنؤ آئے اور وہاں سے ہمارے ساتھ ہوگئے۔

پرتاب گڑھ میں ہمارا کمپارٹمنٹ، الٰہ آباد کی گاڑی میں لگا دیا گیا، الٰہ آباد میں گاڑی ٹھہرتے ہی اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر نے میرا نام پوچھا اور کہا کہ آپ کا سیکنڈ کلاس کمپارٹمنٹ جو ریزرو ہے، پلیٹ فارم نمبر ۳ پر ہے، سیٹھ محمد بھائی نے آرام کرسی کا انتظام کر لیا تھا، اعلیٰ حضرت کو سیکنڈ کلاس میں پہنچا یا گیا اور سرونٹ میں سامان رکھا، وضو کا انتظام کیا، سب نے حضرت کے ساتھ ظہر قصر بہ جماعت ادا کی ——— حضرت مولانا حامد میاں شہر میں کسی سے ملنے تشریف لے گئے ——— عصر کے بعد سیٹھ محمد بھائی ایک پارسی کی کار لے آئے ——— اعلیٰ حضرت، مولانا مصطفیٰ میاں، حاجی کفایت اللہ، یہ خادم اور محمد بھائی تفریح کے لئے نکلے ——— الٰہ آباد کے خاص خاص مقامات گنگا جمنا کے ملنے کا تربینی گھاٹ وغیرہا دیکھتے ہوئے واپسی میں ایک بنگلہ کے سامنے گاڑی روک کر پارسی نے التجا کرتے ہوئے کہا "ہمارے گھر کے بائی لوگ درشن کرنا مانگتے ہیں" ——— میں نے حضرت کی طرف دیکھا، حضرت نے مسکرا کر سر ہلا یا، میں نے پارسی کو اشارہ کیا، وہ بنگلہ میں گاڑی لایا، معلوم ہوا کہ محمد بھائی نے اعلیٰ حضرت کی بزرگی کا

Marfat.com

پارسی سے ذکر کردیا تھا، اس کے گھر کی تمام عورتوں، بچوں نے ہاتھ جوڑ کر گاڑی گھیر لی اور "صاحب جی"، "صاحب جی" کہتے رہے ——— حضرت نے دونوں ہاتھ ہلا کر فرمایا، "تم سب اچھے رہو، اللہ تعالیٰ ہدایت کی نعمت عطا فرمائے"

الٰہ آباد اسٹیشن پر مغرب باجماعت ادا کی گئی ——— میں نے محمد بھائی سے ٹیکسی کا کرایہ دریافت کیا، محمد بھائی نے کہا، وہ کہتا ہے، "مجھے باباجی کے پیر چھو لینے دو، یہی کرایہ ہے" ——— میں نے حضرت سے عرض کیا، حضرت مسکرا کر خاموش ہو رہے، میں نے پارسی کو اشارہ کیا، اس نے حضرت کی قدمبوسی کی، حضرت نے ہدایت کی دعا کی، سر اٹھا کر، ہاتھ جوڑ کر وہ رخصت ہوا۔

کھانے اور عشاء سے فارغ ہو کر حضرت کا بستر لگایا، سب آرام سے بیٹھ گئے تھے، گاڑی رات ۹ بجے روانہ ہوئی

پسنجر جبل پور صبح ۶ بجے پہنچتا ہے ——— ابھی ٹرین ۴ بجے کٹنی پہنچی، پلیٹ فارم نعرۂ تکبیر کی بہت زوردار آواز سے گونج اٹھا ——— آواز سن کر دروازہ کھولا، دیکھا والد ماجد ایک جم غفیر کے ساتھ استقبال کے لئے جبل پور سے تشریف لائے ہیں ——— اعلیٰ حضرت سے سب قدم بوس ہوئے، اعلیٰ حضرت کے وضو کے لئے انتظام کیا گیا، فرمایا، "نماز فجر کہاں ہوگی؟" ——— عرض کیا، سلیمناباد میں، لیکن صرف ۳ منٹ گاڑی ٹھہرتی ہے، حضور وضو فرمائیں، خادم حاضر ہوتا ہے" ——— میں انجن کی طرف بڑھا، دیکھا ڈرائیور مسلمان ہیں اور وہ بھی اعلیٰ حضرت کی قدمبوسی کر کے جا رہے ہیں، مجھ سے مصافحہ کیا، میں نے کہا، "سلیمناباد میں نماز فجر ادا کرنا ہے"، پوچھا، "کتنا وقت لگے گا؟" ——— میں نے کہا ۱۲ یا ۱۵ منٹ ——— کہا، "میں لیٹ کر دونگا" ——— گارڈ بھی مل گیا، اس نے بھی اطمینان دلایا ——— گاڑی بڑے وقت پر سلیمناباد پہنچی، پلیٹ فارم پر جانماز، چادریں، رومال بچھا کر تقریباً ۳۰۰ کی جماعت ہوئی، پوری ٹرین کے مسافر دیکھ رہے تھے ——— اعلیٰ حضرت اطمینان کے ساتھ وظیفہ سے فارغ ہو کر گاڑی میں تشریف لائے ——— اسٹیشن ماسٹر صاحب طباق میں چائے لے آئے،

Marfat.com

یہ ساگر کے قاضی خاندان سے ہیں، اعلیٰ حضرت نے چائے نوش کرتے ہوئے فرمایا :-

" مولانا عبدالسلام کا اثر ماشاء اللہ ریل پر بھی ہے"

غالباً ۲ منٹ ہو گئے، الحمدللہ! ڈرائیور نے ٹائم میک اپ کیا اور گاڑی ٹھیک وقت پر جبل پور اسٹیشن پہنچی، نعرۂ تکبیر سے اسٹیشن گونج اٹھا، پلیٹ فارم پر تل رکھنے کی گنجائش نہ تھی ——— گاڑی رکتے ہی میں نے گاڑی کے دروازہ پر کھڑے ہو کر مجمع کو مخاطب کر کے کہا :-

" حضرات! اعلیٰ حضرت دام ظلہم الاقدس کی زیارت تمام حاضرین کو مبارک، آپ تمام انتہائی محبت و خلوص کے ساتھ سرکار رضا کی قدم بوسی اور مصافحہ کے لئے بے چین ہوں گے، میری گزارش ہے آپ مصافحہ سے حضرت کو تکلیف نہ دیں، صرف زیارت کر لیں اور راستہ بنا لیں کہ حضرت آرام اور آسانی سے باہر تشریف لے جا سکیں، قیام گاہ پر ہر ایک کو مصافحہ و قدم بوسی کی آزادی ہوگی "

مجمع نے نعرۂ تکبیر سے استقبال کیا اور میری گزارش پر عمل کیا گیا، درمیان میں راستہ دیدیا، اعلیٰ حضرت آہستہ آہستہ دست مبارک پیشانی پر رکھ کر اشارہ سے سلام کرتے ہوئے باہر تشریف لائے ——— گوکل داس کی دو گھوڑوں والی بگھی جو پھولوں سے سجائی گئی تھی، اس پر سوار ہوئے، جلوس کے ساتھ ایک گھنٹے میں ہمارے مکان پہنچے ———

ملا محمد خاں اور نور خاں نے بغل میں نرم تکیوں کا سہارا دے کر اوپر پہنچایا اور یہ طریقہ ہر وقت سیڑھیاں اترنے چڑھنے کے لئے جاری رہا ———

قیام جبل پور کے زمانے میں جو معمولات رہے اور جو واقعات و حالات پیش آئے اب وہ بیان کئے جاتے ہیں -

جبل پور کے قیام کے دوران اعلیٰ حضرت کے یہ معمولات رہے :-

۱- نماز کے لئے پانچوں وقت مسجد پیدل تشریف لے جاتے -

۲- ناشتہ کے بعد زائرین اور ملنے والوں کو مشرف فرماتے -

Marfat.com

۳۔ دوپہر کو قیلولہ فرماتے۔

۴۔ نمازِ ظہر کے بعد پھر لوگ حاضر ہوتے۔

۵۔ عصر کے بعد کبھی تفریح کے لئے جانا ہوتا۔

۶۔ بعد مغرب کچھ وقت اوراد و وظائف و اشغال میں گزرتا اور کبھی دعوت میں جانا ہوتا۔

۷۔ بعد عشاء گیارہ بجے رات تک عقیدت مند حاضرین کے درمیان ذکر و نصیحت کی محفل ہوتی۔

میری دو بچیاں تھیں، زکیہ طلعت عمر پانچ سال اور صبیحہ نورانی عمر تین سال ——— صبح ناشتہ کے بعد اعلیٰ حضرت کتاب مطالعہ فرماتے ہوتے یا فتویٰ لکھاتے ہوتے دونوں بچیاں سامنے آکر بیٹھ جاتیں ——— ایک دن والدِ ماجد آئے تو زکیہ نے نورانی سے حضرت کی طرف اشارہ کر کے کہا "یہ بڑے دادا ہیں" ——— اور والد کو کہا، "یہ چھوٹے دادا ہیں" ——— حضرت نے سن لیا اور بہت لطف اندوز ہوئے اور والدِ ماجد سے فرمایا، یہ ایسا کہہ رہی ہیں، والد بھی ہنسے ———

ایک دن مجھ سے فرمایا "میری دو بچیوں کے لئے کان کے سبزے (ایرنگ) چاہئیں" ——— میں نے صدر بازار میں ایڈل جی کے یہاں سے نہایت خوبصورت یاقوت اور نقلی ہیرے کے دو جوڑے ایرنگ لاکر حضرت کو دکھائے، حضرت نے بہت پسند فرمایا اور کہا "ذرا پہنا کر دیکھوں، کیسے لگتے ہیں" ——— زکیہ، صبیحہ دونوں سامنے بیٹھی تھیں، پاس بلا کر دونوں کے کانوں میں دستِ مبارک سے پہنا کر دیکھا اور کچھ دعا فرمائی ——— حضرت نے مجھ سے قیمت دریافت کی، میں نے عرض کیا "حضور قیمت دے دی ہے" ——— پھر بچیوں کے کانوں سے بُندے اتارنے لگا ——— فرمایا، رہنے دیجئے، اپنی انہیں دو بچیوں کے لئے منگائے تھے" ——— اور فوراً مجھے قیمت عطا فرمائی[1]

[1] آجکل علمائے کرام عموماً لیتے ہی لیتے ہیں، دیتے نہیں۔ امام احمد رضا نے عطا و بخشش کی سنت کو زندہ کیا اور یہ بتا دیا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا ہی لیا نہیں دیا بھی ہے اور بہت کچھ دیا ہے ؂

دریا بہا دئے ہیں، دُرِّ بے بہا دئے ہیں

مسعود

Marfat.com

—— افسوس دونوں بچیاں داغ مفارقت دے گئیں۔ بندے یادگار محفوظ ہیں۔

ایک دن بعد نماز عصر تفریح کے لئے بگھی پر، گن کیرج فیکٹری کی طرف نکلے، فوجی گوروں کی پارٹی فیکٹری سے اپنے کوارٹروں کی طرف جا رہی تھی، انہیں دیکھ کر حضرت نے فرمایا :-

"کم بخت بالکل بندر ہیں"

مولانا حسنین میاں نے فرمایا :-

"صرف دُم کی کسر ہے"

میری زبان سے بے ساختہ نکل گیا :-

"وہ کثرتِ استعمال سے حذف ہو گئی"

اس فقرے پر حضرت اور سب ہنسے اور حضرت کے قہقہہ کی آواز سنی گئی، فرمایا :-

"حذف کی علت خوب ہی" [1]

---

[1] امام احمد رضا پر انگریزوں کی خیر خواہی کا الزام لگایا جاتا ہے، خیر خواہ اپنے دوستوں کا اس طرح مذاق نہیں اڑایا کرتے —— متعدد شواہد اس الزام کی تکذیب و تردید ہوتی ہے، مثلاً :-

۱- ایک عیسائی نے آیتِ قرآنی پر بحث کرتے ہوئے خدا پر اعتراض کیا، امام احمد رضا کی خدمت میں استفتار پیش کیا گیا تو جواب میں رسالہ "الصمصام علیٰ مشکک فی آیۃ علوم الارحام" (۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) تحریر فرمایا، جس میں حقائق کی روشنی میں عیسائیوں پر بہت ملامت کی ہے، ایک جگہ لکھتے ہیں :-

" اللہ اللہ، یہ قوم —— یہ قوم، یہ سراسر لوم، یہ لوگ —— جنہیں عقل سے لاگ، جنہیں جنوں کا روگ —— یہ اس قابل ہوئے کہ خدا پر اعتراض کریں اور مسلمان ان کی لغویات پر کان دھریں؟ —— انا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم!"

(مطبوعہ لاہور، ص ۲۱)

یہ کسی انگریز کے خیر خواہ کی تحریر نہیں معلوم ہوتی ——

۲- بریلی سے ماہنامہ الرضا نکلتا تھا، اس کے ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ/سن ۱۹۲۰ء کے شمارے میں یہ عنوان قائم کیا ہے :-

Marfat.com

جبل پور سے پندرہ میل پر نربدا ندی کا نہایت زوردار اور دلکش آبشار ہے۔ تقریباً سو فٹ گہرائی میں پتھروں سے ٹکراتا ہوا نربدا کا پانی گرتا ہے۔ اس ٹکراؤ سے دھوئیں کی طرح پھوہار بہت دور تک فضا میں اڑتی اور پھیلتی ہے اور سورج کی شعاعوں سے قوس و قزح کی طرح رنگ برنگ منظر دور سے بہت ہی خوبصورت نظر آتا ہے ——— اسے "دھوئاں دھار" کہا جاتا ہے۔ پانی پتھروں سے ٹکراتا ہوا گہرائی میں سنگِ مرمر کی چٹان پر گرتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دودھ اُبل رہا ہے ——— اسے "دودھ مکھن" بولتے ہیں۔

"پنچبٹی گھاٹ"[۱] سے کشتی پر چلتے ہیں تو ستر فٹ چوڑی اور کالی گہری نربدا کی سطح پر دونوں جانب ڈیڑھ سو فٹ اونچی سنگِ مرمر کی چٹانوں اور پہاڑوں کے گھماؤ پھراؤ کے ساتھ ملاح کشتی کو کھیتے ہیں ——— ڈھائی تین میل تک درۂ دانیال کا نقشہ نظر آتا ہے، جہاں سے آگے کشتی نہیں جا سکتی ——— اس مقام کو "بندر کودنی"[۲] کہتے ہیں، یہاں ایک طرف ریت کا سطح میدان ہے۔

(بقیہ) " انگریزی درس گاہیں ہمارے لئے کافی نہیں "

اور پھر انگریزی تعلیم اور مدارس پر کھل کر تنقید کی ہے، راقم نے مقدمہ دوام العیش (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء ص ۴۴-۲) میں اس الزام کے خلاف مزید دلائل پیش کئے ہیں۔

مسعود

۱؎ یہ ایک مقام کا نام ہے جہاں نربدا ندی پانچ الگ الگ دھاروں میں بہتی ہے اس لئے پانچ بٹ (راہ) یا پانچ دھاروں کی بنا پر اس کا نام "پنچبٹی" گھاٹ پڑا۔

برہان

۲؎ یہ ایک مقام کا نام ہے جہاں دریائے نربدا بہت تنگ ہو کر بہتا ہے اور دونوں طرف اونچے اونچے پہاڑوں سے بندر چھلانگ لگا کر دریا کو پار کر سکتا ہے ——— یہاں دریا کی گہرائی بھی اندازے سے باہر ہے اور دریا کے اندر پہاڑوں کے ہونے سے پانی میں بھنور ہر وقت رہتا ہے، اس لئے اس مقام سے آگے کشتی کو نہیں لے جاتے۔

برہان

Marfat.com

"دھواں دھار" جاتے ہوئے راستہ میں داہنی جانب اونچے پہاڑ پر ایک مندر ہے جس کی ایک سو چالیس سیڑھیاں ہیں ——— اس مندر کو "چونسٹھ جوگنی" کہا جاتا ہے ——— اونچی دیوار کے احاطے میں چونسٹھ خانے ہیں، ہر خانے میں ایک قدِ آدم سنگ مرمر کا لنگا مادر زاد ننگا بت ہے، ہر بت اس طرح کٹا ہوا ہے جیسے تلوار سے کام گیا ہو ——— کسی کا سر، کسی کے ہاتھ، کسی کی کمر، کسی کی چھاتیاں اور دیگر کٹے ہوئے اعضا اس بت کے سامنے پڑے ہیں۔

"بھیڑا گھاٹ" میں نربدا کے کنارے اونچی سطح پر دو ڈاک بنگلے ہیں، دونوں کے خانساماں اور نگراں مسلمان ہیں جو سیاحوں اور سیر کرنے والوں کے ٹھہرنے اور کھانے کا انتظام کرتے ہیں ——— دو عام سرائے بھی ہیں جن کا انتظام ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے، عام طور پر ہندو "تیرتھ اشنان" کے لئے سرائے میں ٹھہرتے ہیں۔

کچھ لوگ رات ہی کو انتظام کے لئے "بھیڑا گھاٹ" چلے گئے، نمازِ فجر کے بعد اعلیٰ حضرت کو لیجایا گیا، اوپر والے ڈاک بنگلے میں انتظام تھا ——— پہنچتے ہی ناشتہ کے بعد ایک پالکی پر اعلیٰ حضرت اور سب لوگ پیدل چلے ——— "چونسٹھ جوگنی" پر سیڑھیوں سے پہنچے ——— حضرت کی نظر جیسے ہی بتوں پر پڑی اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الٰہا واحدا لا نعبد الا ایاہ واشهد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھا۔

مندر کے دوسرے دروازے پر سلطان عالمگیر علیہ الرحمہ کے لئے دعا کی ——— اس دروازے سے باہر نکلے تو "دھواں دھار" کی پھوہار میں رنگ برنگ قوس و قزح کا نقشہ بہت خوشنما نظر آیا، حضرت نے دریافت فرمایا "یہ کیا ہے؟" ——— میں نے عرض کیا "حضور وہیں چل رہے ہیں" ——— "دھواں دھار" پہنچے، اور دھوئیں کی طرح فضا میں سبز، سرخ، نیلے عکس اور اوپر سے نیچے گرتے ہوئے پانی کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے اور ربنا ما خلقت هٰذا باطلا سبحٰنك فقنا عذاب النار

Marfat.com

تلاوت فرمائی ——— ایک چھوٹی دھار کے کنارے پتھروں پر حضرت کی پالکی رکھدی گئی یہاں بہت بڑی تیز دھار بھی صاف نظر آرہی تھی، آبشار بھی صاف نظر آرہا تھا ——— کچھ لوگ دور ہٹ کر نہانے لگے ——— ایک گھنٹے بعد ڈاک بنگلے واپس آگئے، کھانا تناول فرماکر کچھ آرام کیا پھر ظہر ادا فرمائی۔

میرے ہم عمر دوست عبدالکریم پہلوان تھے جو سینہ پر پندرہ بیس من کا پتھر رکھ کر اس پر ایک چھوٹے پتھر کو چُورا چُور کراتے ——— انہوں نے اعلیٰ حضرت کو یہ کرتب دکھانے کا ارادہ ظاہر کیا ——— ظہر کے بعد بنگلہ کے باہر ایک گھنے درخت کے سائے میں اعلیٰ حضرت کرسی پر تشریف فرما ہوئے، پانچ گز کے فاصلہ پر سامنے ریت کو پھیلا کر برابر کر کے عبدالکریم اس ریت پر لیٹ گئے تو آٹھ دس آدمیوں نے پندرہ بیس من وزنی چونا پینے کے وزنی پتھر کو سنبھال کر پہلوان کے سینہ پر رکھ دیا، اس پر دوسرے پتھر کو چار آدمیوں نے پتھروں سے کچل کر چُور چُور کر دیا ——— اعلیٰ حضرت اس منظر اور کرتب پر بہت خوش ہوئے، پہلوان سینہ سے وزنی پتھر ہٹا کر حضرت سے قدم بوس ہوئے ——— حضرت نے فرمایا "بڑا خطرناک تماشا ہے" اور جیب سے دس روپے کا نوٹ اور پسلا انعام عطا فرمایا ——— پہلوان کا حوصلہ بڑھا، وہ پھر ریت پر لیٹ گئے، ایک چھکڑا گاڑی پر بارہ آدمیوں کو سوار کر کے چار آدمیوں نے گاڑی کو کھینچا، پہلوان کے سینہ پر سے ایک چکا نکالا ——— حضرت نے پہلوان کی مشق کی تعریف فرمائی اور فرمایا "بڑا خطرناک کھیل ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے۔"

عصر کے بعد "پنچبٹی گھاٹ" سے دو کشتیوں پر نربدا کی سیر کے لئے بیٹھے ——— اعلیٰ حضرت نے کشتی پر قدم رکھ کر فرمایا، بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا، میں نے آمین کہا ——— کشتیاں سنگِ مرمر کی اونچی چٹانوں کے درمیان روانہ ہوئیں، گھماؤ پھراؤ کے ساتھ مناظرِ قدرت کے درمیان ۲۹ جمادی الاخریٰ کو رجب المرجب کا چاند نظر آیا، ——— اعلیٰ حضرت نے چاند دیکھ کر فرمایا :-

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر

Marfat.com

وللہ الحمد ھلال خیر وبرکت ــــــ ربی وربک اللہ۔

اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، ہم سب نے آمین کہہ کر ہاتھ اٹھا لئے۔

"بندر کودنی" کے خشک ریت کے میدان میں مصلّی اور رومال وغیرہ بچھا لئے گئے ــــــ میں نے اذان دینے کے ارادے سے کان میں انگلیاں لگائیں کہ اذان کی آواز سنائی دی، دیکھا کہ اعلیٰ حضرت اذان دے رہے تھے، حضرت ہی نے اقامت فرمائی اور نمازِ مغرب پڑھائی، فارغ ہونے پر ہم سب قدم بوس ہوئے تو اپنے دستِ مبارک میں خادم کا ہاتھ لے کر فرمایا :-

"حدیث شریف میں ہے، اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے، وہاں کا ہر ذرہ شاہد اور گواہ ہو جاتا ہے اس لئے میں نے اذان دی کہ یہاں کا بہتا ہوا دریا، پہاڑ، درخت، سبزہ اور ریت سب مجھ فقیر کے لئے شاہد ہو جائیں۔"

میں نے عرض کیا "حضور! یہ ہماری اور یہاں کی ہر شے کی خوش نصیبی ہے کہ حضور کی زبانِ مبارک سے اذانِ مبارک کی سعادت افروز آواز سن کر شہادت کی برکت اور حضور کے ساتھ ثواب کے مستحق ہوئے، الحمدللہ! اور یہاں کا ہر ذرہ ہمارے لئے بھی شاہد ہو جائے" ــــــ

حضرت نے فرمایا :-

"ماشاءاللہ! بارک اللہ!"

ہم سب کشتیوں پر واپس ڈاک بنگلے آئے، اعلیٰ حضرت نے اس سیر پر بہت مسرت ظاہر فرمائی ــــــ "بھیڑا گھاٹ" سے ہم سب ۹ بجے رات مکان پہنچے[1]

قیامِ جبل پور کے دوران اعلیٰ حضرت کی تقویٰ شعاری کے جو واقعات سامنے آئے وہ ہم سب کے لئے بہترین نمونہ ہیں۔

چند واقعات یہاں پیش کئے جاتے ہیں :-

---

[1] ان واقعات کی کچھ تفصیلات الملفوظ، حصہ دوم (مؤلفہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں) مطبوعہ کانپور، ص ۲۱۶ میں بھی ہیں۔ برہان

Marfat.com

۱۔ ایک دعوت میں دسترخوان چُنا جارہا تھا کہ ٹائم پیس کا الارم نہایت سریلی پیانو کی آواز میں بجنے لگا، اعلیٰ حضرت نے فرمایا :۔

"اسے بند کرو کہ سریلی راگ کا سننا جائز نہیں !"

۲۔ ایک دعوت میں کھانے کے بعد ایک صاحب نے ہاتھ دھونے کے بعد دسترخوان سے ہاتھ پونچھا، اعلیٰ حضرت کی نظر مبارک پڑ گئی، فرمایا :۔

"دسترخوان صرف کھانے کے لئے ہے، اس سے ہاتھ پونچھنا خلافِ سنت ہے۔"

۳۔ سیٹھ دادا بھائی حاجی کریم نور محمد کے یہاں سب کے سامنے فیرنی طشتریوں میں تھی، اعلیٰ حضرت کے سامنے بڑی چینی کی رکابی میں تھی، فیرنی خوش ذائقہ تھی، اعلیٰ حضرت نے بہت پسند فرمائی، چند چمچے نوش فرما کر دادا بھائی سے فرمایا :۔

"دادا بھائی ! میں اس رکابی سے فیرنی حضرتِ عبدالاسلام کو دے سکتا ہوں ؟"

ہم سب حیرت سے حضرت کو دیکھنے لگے، دادا بھائی نے عرض کیا "حضور کی مرضی، جسے چاہیں عطا فرمائیں" ——— میں نے عرض کیا "اس کے لئے دادا بھائی کی اجازت کی کیا ضرورت تھی ؟ ——— فرمایا :۔

"میرے سامنے دسترخوان پر جو کچھ رکھا گیا' وہ امانت ہے، صرف میں کھا سکتا ہوں' جو باقی ہے وہ صاحبِ خانہ کا ہے، صاحبِ خانہ کی اجازت سے کسی کو دے سکتا ہوں، اس لئے میں نے دادا بھائی سے حضرت مولانا کو دینے کے لئے اجازت چاہی کہ خیانت کا شائبہ نہ رہے۔"

۴۔ سوداگر حاجی اکبر خاں کے یہاں دعوت میں قورمہ روٹی کے ساتھ اچھا معلوم ہوا حضرت نے حاجی اکبر خاں سے فرمایا :۔

"خان صاحب ! یہ قورمہ میں پی سکتا ہوں ؟"

اکبر خاں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی "حضور ! اجازت کی کیا حاجت ہے اور حاضر کروں گا"

Marfat.com

——— فرمایا :-

" شوربہ ترکاری، روٹی چاول کے ساتھ کھانے کے لئے دسترخوان پر رکھی جاتی ہے پینے کے لئے نہیں، پینا صاحبِ خانہ کا مقصد نہیں ہوتا اس لئے اجازت کی ضرورت ہے "

۵۔ صدر بازار میں ٹیلیر ماسٹر حاجی محمد حیدر کے ہاں دعوت میں ٹھنڈا پانی نہ تھا، حاجی صاحب نے اپنے فرزند سے کہا " یٰسین! دیکھ مسجد کے گھڑے میں پانی ٹھنڈا ہوگا، جگ میں لے آؤ " ——— حضرت نے فرمایا :-

" مسجد میں پانی صرف مصلیانِ مسجد کے لئے رکھا جاتا ہے، غیر مصلی کو اپنے یہاں منگا کر یا راستہ چلتے پینا جائز نہیں، مسجد کا پانی نہ منگایا جائے "

یہ ہیں وہ واقعات جو ہر عالم و عامی کے لئے نمونہ ہیں، مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ شعار اور دیانتدار بنائے، آمین۔

اعلیٰ حضرت نے بریلی میں مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ " مجھے جبل پور میں دس دن سے زیادہ نہ روکا جائے گا " ——— میں نے عرض کیا تھا، " انشاء اللہ! حضور کی مرضی کے خلاف نہ ہوگا " ——— اب دس دن پر پندرہ دن مزید قیام ہو چکا تھا ——— اعلیٰحضرت نے والدِ ماجد سے فرمایا، " مولانا! میں نے برہان میاں سے دس دن کا وعدہ لیا تھا " ——— میں نے عرض کیا، حضور نے بے شک دس دن ہی میں واپسی کے لئے فرمایا تھا، سرکار! وعدے کے دس دن پورے ہو چکے، اب تو وعدہ پر پندرہ زیادہ ہو گئے، وعدہ کا وقت ختم ہو چکا " ——— اتنا کہہ کر میں قدموں پر جھکا، حضرت نے اٹھ کر ہنستے ہوئے سینہ سے لگایا ——— والدِ ماجد نے فرمایا، " حضور! جبل پور خوش نصیب ہے کہ یہاں حضور کی صحت بہت اچھی ہے، بریلی شریف میں حضور کرسی پر مسجد تشریف لے جاتے تھے، یہاں اللہ کے فضل سے پانچوں وقت کی نماز کے لئے مسجد پیدل تشریف لیجاتے ہیں، سترہ سیڑھیاں نماز کے علاوہ دعوتوں اور تفریح کے لئے بھی اترنے چڑھنے میں صرف سہارے کی ضرورت ہوتی ہے، کبھی کبھی نماز میں رکوع و سجود میں عصا کا سہارا لینا پڑتا تھا،

Marfat.com

یہاں نہیں دیکھا، اللہ تعالیٰ نظرِ بد سے محفوظ رکھے، چہرۂ انور پر صحت کا نمایاں اثر ہے، اگر حضور چند روز اور قیام فرمائیں تو غلاموں پر کرم ہوگا، بہر حال حضور کی مرضی مقدم ہے"

اعلیٰ حضرت نے مسکرا کر فرمایا :۔

" جبل پور کا پانی بہت زور دار ہے، اس سے زیادہ زور دار آپ حضرات کی محبتیں ہیں ۔"

الحمدللہ! خوش نصیب جبل پور میں ایک مہینہ چار دن حضور نے قیام فرمایا اور جبل پور کو دار السرور ہونے کا شرف بخشا، الحمدللہ!

بریلی پہنچنے کے بعد اعلیٰ حضرت نے نہایت محبت و شفقت کے ساتھ والدِ ماجد کے نام والا نامہ ارسال فرمایا جو قابلِ مطالعہ ہے، ملاحظہ فرمائیں :۔

مکتوب اعلیٰحضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لک الحمد یامن عنی وکفیٰ — صلوٰتک دوماً علی المصطفیٰ

واٰل واصحٰب واتباعھم — وغوث الوریٰ واشیاعھم

سپس بہرِ عبد السلام ایں سپاس — کہ از شکرِ خالق بود شکر ناس

وطن گرچہ آرام را درخور است — جبل پور مارا از و خوش تر ست

نہ از خود شد او فرحت افزا مقام — کہ از عبد الاسلام عبد السلام

تولائے اصحاب آں محترم — برانگیختہ از وطن خاطرم

سلامت بود شاہ عبد السلام — بحقِ محمد علیہ السلام

الٰہی نگہدار برہانِ حق — بود دائما از وے اعلانِ حق

برائے تو و نسلِ تو دائما — بود از احد، لطفِ احمد رضا

توئی حافظِ حق و عبدِ شکور — از انت بود فضلِ حق را ظہور

Marfat.com

ہمیشہ بود کارتاں را نظام ۔ محمد بود غوث تاں بالدوام
بود حیّ و قیوم، مغنی، ودود ۔ بسے جملہ تاں حافظ از ہر عنود
توئی زاہد و زاہداں را عطاست ۔ ز درگاہ رب و ز احمد رضاست
خوش آناں کہ از نامِ غوث بلند ۔ سزاوارِ حمد و رضا تشنہ اند

جناب محترم ذی المجد والکرم حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ، جامع الفضائل الانسیہ والفواضل القدسیہ، قامع الرذائل الانسیہ مولانا بالفضل اولانا مولوی حافظ شاہ عبدالسلام عبدالاسلام سلمہ السلام وادام فیضہ علی الانام، آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

شب دوشنبہ ۸ بجے بعالخیر اسٹیشن بریلی پر آیا، راہ میں بڑی نعمت بفضلہٖ عزوجل یہ پائی کہ نمازِ مغرب کا اندیشہ تھا، شاہجہانپور ۶-۳۳ پر آمد تھی کہ ہنوز وقت مغرب نہ ہوتا اور صرف ۸ منٹ قیام مگر گاڑی بفضلہٖ تعالیٰ ۱۹ منٹ لیٹ ہوکر شاہجہان پور پہنچی اور ۱۰ منٹ ٹھہری کہ بہ اطمینانِ تمام نماز اچھے وقت ادا ہوئی، وللہ الحمد!

اسٹیشن بریلی پر ہجوم احباب بکثرت تھا، وہابیہ خذلہم نے کہ اخبارِ موحشہ اڑا رکھی تھیں، رغماً لانو فہم موٹر کو راہ شہر کہنہ پر لے گئے اور یا آنکہ میں حتی الامکان شرّ البقاع اسواقہا سے نفور ہوں، بازاروں میں لائے بیچ میں کمپنی باغ کی ٹھنڈی سڑک پڑی، جس کے دونوں پہلو عجب خوشنما و سایہ دار و ہوا بار اشجار کی قطار دور تک تھی، یہ سڑک میں نے عمر بھر میں اسی شب دیکھی ——— موٹر بلحاظ ہمراہیاں بہت آہستہ خرامی کے ساتھ بدیر مکان پر پہنچا، فقیر نے ابتدا رہ مسجد کی نمازِ عشا رہ ہوئی، پھر ۱۱ بجے تک غزل خوانوں کا ہجوم رہا، ۱۱ بجے کچھ کھانا کھایا، ۱۲ بجے سے بخار آگیا، ۲ بجے بہت سردی معلوم ہوئی، پلنگ اندر لیا گیا، رضائی اوڑھی

Marfat.com

اور سردی نہ جاتی تھی، دوسرے دن بفضلہٖ عزوجل ببرکت دعائے جناب پسینہ خوب آیا اور بخار اتر گیا۔ تیسرے دن پیاس اور درد کی شدت رہی کل روزِ چہارشنبہ سب دنوں سے زیادہ کرب رہا، آج بفضلہٖ عزوجل بہت اعراض زائل ہیں اور درد سر میں اتنی تخفیف کہ یہ نیاز نامہ لکھ رہا ہوں۔

وہاں کے احباب کی صورتیں نگاہوں میں پھرتی ہیں، الحق علمائے کرام حرمین طیبین کے بعد یہ محبتیں، یہ خلوص، یہ اخلاق مجھ جیسے بے مقدار کے ساتھ وہاں کی مثل کہیں اور ہرگز ہرگز نہ پائے، یہ سب برکات جناب ہیں، بارک اللہ تعالیٰ فیکم وبکم ولکم وعلیکم ——— میں تخصیص اسماء سے اندیشہ کرتا ہوں کہ کثیر النسیان ہوں، کوئی نام سہواً نہ ہو جائے، سہو کی معافی مانگ کر اتنا عرض کروں گا تینوں گھروں کے ہر خورد و کلاں کا ادائے شکر ناممکن، مکرمی حافظ عبدالشکور صاحب، محمد غوث صاحب و زاہد میاں و فضل میاں و ظہور میاں و غیرہم کا کیا کہنا! ——— بے کسی کے کہے اپنی خواہش سے عبدالقیوم و عبدالودود و عبدالحی کا باوصف میرے بار بار منع کرنے کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پنکھا جھلنا اور دادا بھائی، قاسم بھائی، عبدالکریم بھائی، حکیم عبدالرحیم صاحب، سید عبدالکبیر صاحب، ماسٹر محمد حمید صاحب، اکبر خاں صاحب، محمد خاں صاحب، عبدالسبحان صاحب و احمد بھائی و منشی صاحب و امثالہم کی خالصاً للہ محبتیں اور نور خاں و لعل محمد و استاد حسین و نظیر خاں و عبدالکریم پہلوان و امثالہم کی لوجہ اللہ خدمتیں عمر بھر یاد رہنے کی ہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ گھر کے بچوں کو بالخیر پایا، برکاتی کے چیچک بشدت نکلی تھی، بفضلہ تعالیٰ عافیت سے دیکھا مگر ان کے دیکھنے نے زکیہ و نورانی کی یاد کم نہ کی اور اگر میں عادی سیر و تفریح ہوتا تو زکیہ کی یاد ہر روز تجدید پاتی، مولیٰ عزوجل سب کو بالخیر والعافیۃ رکھے اور سب کے صدقے میں اس فقیر اور اس کے

Marfat.com

اعزہ کو بھی، آمین۔

ان صاحبوں اور سید رعایت علی صاحب و حافظ کریم بخش صاحب و شیخ محمد حسین و شیخ باقر و شیخ لال و شیخ بہادر و رستم خاں صاحبان و بابو عبدالرحیم صاحب و حاجی عبداللہ صاحب و محمد ادریس و محمد اسمٰعیل و عبدالرحیم خاں و عبدالرحیم بن کریم بخش صاحب و شیخ کمو خاں و امام بخش و عبداللہ خاں و محمد حسین بھائی تلیا و حاتم علی و عظیم الدین و رحیم بخش و نظیر خاں صاحبان وغیرہم مبایعانِ تازہ و جملہ تائبین و سائر اصحاب کو سلام سنۃ الاسلام۔

نورِ بصری و ثمرۂ فؤادی مولانا برہان میاں، عزیزہ سعیدہ ہمشیرہ کی شادی کب ہے؟ کیا تاریخ مقرر ہوئی، شہر ہی میں ہے یا دوسری جگہ؟

والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

یوم الخمیس ۲۲ رجب ۱۳۳۷ھ ہجریہ قدسیہ
علیٰ صاحبہا و آلہٖ الف الف صلاۃ و تحیۃ، آمین

حکیم صاحب کا دیوان کہیں کہیں سے دیکھا، اس میں اغلاطِ شرعیہ اور شعریہ بھی ہیں، اگر حکیم صاحب بعد اصلاح دوبارہ طبع کرائیں جو بوجہ اغلاطِ شرعیہ ضروری ہے تو ایک نسخہ اور بھیج دیں تاکہ اس پر فہرستِ اغلاط بنا کر بھیج دی جائے۔ والسلام [1]

---

[1] اس مکتوب کا عکس کتاب کے آخر میں "نوادراتِ امام احمد رضا" کے تحت شامل کر دیا ہے۔ مسعود

Marfat.com

۶

تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات

کافر، ہر فرد و فرقہ دشمن مارا
مرتد، مشرک، یہود و گبر و ترسا
"مشرک را بندہ باش و با نصرانی
ہر کار حرام"، این ست ز شیطاں فتوی

امام احمد رضا

Marfat.com

۶

۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ء میں گاندھی کی تحریکِ ترکِ موالات اور ہندو مسلم اتحاد بہت زور کے ساتھ تھی، اسی کے ساتھ مسئلہ خلافت کو ملا دیا گیا، سلطانِ ترکی کو خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین کہا جانے لگا، اس تحریک میں ہندوستان کے بعض پختہ مغز، نامور، ذی اثر، معزز مسلمان شامل ہو گئے اور تحریک زور پکڑ گئی۔ شوکت علی، محمد علی، ابو الکلام آزاد، مولانا عبد الباری فرنگی محلی وغیرہم نہ صرف شامل بلکہ پیش پیش ہو کر عام مسلمانوں کو شمولیت کی دعوت دینے لگے۔

اعلیٰ حضرت اور جن علماء اور صاحبِ اثر مسلمانوں نے ان تحریکات کو خلافِ شرع اور فتنہ سمجھ کر ان تحریکات میں حصہ نہیں لیا اور ان کا ساتھ نہیں دیا، ان کے خلاف تقریروں اور اخباروں میں دھمکیاں دی گئیں، مکمل مقاطعہ اور بائیکاٹ کی تحریک چلائی گئی۔

اعلیٰ حضرت کو اور ہم لوگوں کو شامل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا، خلافت کمیٹی قائم ہوئی اور کانگرس کمیٹی سے اس کا اتحاد ہو گیا، تحریک زور پکڑ گئی یہاں تک کہ جن حق پسند مسلمانوں نے ان کا ساتھ نہیں دیا ان کے بائیکاٹ اور ان سے مکمل مقاطعہ کا اعلان کر دیا گیا۔

اعلیٰ حضرت اور حضرت عمدۃ الاسلام مولانا عبد السلام جبل پوری اور دوسرے علماء کے خلاف نہایت گندے حملے کئے جانے لگے، آخر مولانا عبد الباری فرنگی محلی کی جانب سے اعلیٰ حضرت اور علماء حق کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا، اعلیٰ حضرت کی جانب سے الطاری الداری لھفوات عبد الباری (۱۳۳۹ھ) لکھ کر مولانا عبد الباری کو رجسٹری کی گئی، اور چھاپ کر شائع کی گئی، مولانا پر اس کا اچھا اثر ہوا، انہوں نے ان کا ساتھ تو نہیں چھوڑا لیکن رفتار سست ہو گئی۔

Marfat.com

خلافت کمیٹی کی طرف سے ترکوں کے لیے خلافت راشدہ کے نہج پر خلافت کے حق میں مضامین اور بیانات شائع ہوئے تو مسئلہ خلافت کی شرعی تحقیق اور وضاحت کے لیے کتاب دوام العیش فی الائمۃ من قریش،[1] اعلیٰحضرت کی طرف سے شائع ہوئی —— جس میں بتایا گیا کہ اسلامی نقطہ نظر سے سلطان ترکی، خلیفۃ المسلمین، امیر المؤمنین تو نہیں ہو سکتا، تاہم سلطان اسلام کی حیثیت سے ان کی اور سلطنت اسلام کی حیثیت سے ترکی کی امداد و اعانت ہر مسلمان پر بقدر استطاعت فرض ہے۔

ہندو مسلم اتحاد کے بارے میں آیت کریمہ لاینھٰکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین الآیہ پر بہت زور دیا گیا۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت کی طرف سے فتویٰ المحجۃ المؤتمنہ فی آیۃ الممتحنہ (۱۳۳۹ھ) شائع ہوا جس میں قوی دلائل سے ثابت کیا گیا کہ ہندوستان کے مشرکین، حربی کفار ہیں ان سے وداد و اتحاد اس آیت کریمہ کے تحت نہیں آتا۔ ہندوستان کے طول و عرض میں اس غیر شرعی ممنوع اتحاد کے سلسلے میں جا بجا جلسے اور شور و شغب بہت زور پر تھا۔

رجب شریف ۱۳۳۹ھ / مارچ ۱۹۲۱ء میں اجمیر شریف کی حاضری کے بعد بریلی حاضر ہوا۔ آستانہ پر چند مقتدر علماء کرام کی مجلس شوریٰ ہو رہی تھی، مولانا سید سلیمان اشرف صاحب صدر مجلس تھے، سب سے سلام و مصافحہ کے بعد میں بھی بیٹھ گیا —— معلوم ہوا کہ جمعیت علماء ہند کے اہتمام سے ابو الکلام آزاد کی زیر صدارت ایک کھلا اجلاس بریلی میں ہو رہا ہے جس میں وہ اپنے مخالفین پر اتمام حجت کریں گے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے مختلف اشتہار شائع کر کے کیا ہے کانگرسی اور خلافتی لیڈروں کی طرف سے ہونے والی غیر اسلامی حرکات کو بند کرانے، رفع نزاع اور متفقہ لائحہ عمل تیار کرنے کے لیے علماء کی تازہ کوششوں کا جائزہ لیا گیا، صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب کے مرتب کردہ ستر سوالات بعنوان "اتمام حجت تامہ" (۱۳۳۹ھ) شائع ہو کر اراکین خلافت کمیٹی تک پہنچ چکا تھا۔ ابو الکلام آزاد نے ان تمام کوششوں کے برعکس

---

[1] یہ رسالہ مکتبہ قادریہ، لاہور نے ۱۹۸۰ء میں راقم کے مبسوط مقدمہ کے ساتھ دوبارہ شائع کر دیا ہے۔ مسعود

Marfat.com

اعلیٰحضرت کو جلسہ میں شرکت اور رفع منازعت کی دعوت بھیج دی۔ آستانہ پر حاضر علمار جماعت رضائے مصطفےٰ کی طرف سے اس سے پہلے جمعیت علمائے ہند کے اجلاس میں شرکت کرنے اور رفع نزاع کے لیے ایک وفد کا اعلان بذریعہ اشتہار کرچکے تھے جو کھلے اجلاس میں ابوالکلام آزاد اور دوسرے خلافتی لیڈروں سے جاکر گفتگو کرے گا ــــ میں نے بھی وفد میں شامل ہونے کا ارادہ کیا۔ مگر مولانا سید سلیمان اشرف نے یہ فرمایا کہ چونکہ اس عام اجلاس کے مہتمم کو وفد کے علمار کے نام لکھ کر دیئے جا چکے ہیں، اب کسی اور کو وفد میں شامل کیا جانا قاعدہ کے خلاف ہوگا آپ دیگر معاون علمار کی طرح وفد کے ہمراہ جا سکتے ہیں۔

اعلیٰحضرت کے موقف کے مطابق مولانا امجد علی صاحب کے مرتب کردہ ستر سوالات کا مجموعہ مسمیٰ بہ اتمام حجت تامہ طویل اشتہار کی شکل میں چھپ چکا تھا اور وفد کے جانے سے پہلے اجلاس عام کے منتظمین کو بھیجا جا چکا تھا تاکہ وہ ان سوالات کا جواب تیار رکھیں ــــ میں نے اتمام حجت تامہ بہت غور سے مطالعہ کیا۔ ایک دو خاص شدید اعتراضات، جو اتمام حجت تامہ میں نہ تھے مگر میرے ذہن میں پورے ثبوت کے ساتھ تھے، میں نے انہیں تازہ کر لیا۔

علمار کا وفد ۹ بجے شب کانگریسی جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ میرے علاوہ بے شمار علمار اور عوام اہل سنت بھی وفد کے ہمراہ بڑے وقار و تحمل کے ساتھ جا رہے تھے۔ صدر الشریعۃ مولانا امجد علی صاحب اور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی نے مجھے اپنے درمیان لے لیا۔ ہم جلسہ گاہ پہنچے، بہت بڑا اجتماع تھا۔
کانگرس والنٹیرس نے ہمیں اسٹیج پر پہنچا دیا۔ مجمع کے درمیان اسٹیج تھا۔ اسٹیج کے درمیان صدر جلسہ ابوالکلام آزاد براجمان تھے ــــ مولانا نثار احمد کانپوری، مفتی کفایت اللہ دیوبندی وغیرہم اسٹیج کی زینت تھے۔ وفد کے ہمراہ بے شمار مسلمان نعت خوانی کرتے ہوئے اور نعرہ ہائے تکبیر و رسالت بلند کرتے ہوئے بڑی شان و شوکت سے مجمع میں پہنچ گئے ــــ اس وقت مولوی احمد سعید دہلوی تقریر کر رہے تھے اور کانگرس کا ساتھ نہ دینے والے علمار پر اشارۃً کنایۃً جملے کس رہے تھے، تقریر ختم ہوئی ــــ

Marfat.com

علماء وفد آزاد کے قریب تھے۔ میں آزاد کی پشت پر تین چار آدمیوں کے پیچھے تھا۔ ابوالکلام آزاد نے بلند آواز سے کہا :

" آپ لوگوں کا صدر کون ہے ؟ "

مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے کچھ فرمایا، میں ان کا جواب نہ سمجھ سکا۔

ابوالکلام آزاد نے سید سلیمان اشرف کو تقریر کرنے کی دعوت دی۔ سید سلیمان اشرف تقریر کے لیے کھڑے ہوگئے۔ تقریر کے دوران انہوں نے اپنا مؤقف نہایت وضاحت سے بیان کیا، اپنے مؤقف کی حمایت میں قوی دلائل پیش کیے، اتمام حجت تامہ کے سوالات کا جواب طلب کیا، آزاد کے کچھ اخباری بیانات، کچھ تقریروں اور بعض حرکات پر شدید اعتراضات کیے۔ اپنی کتاب الرشاد اور ایک اور کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے آزاد سے جواب طلب کیا اور اپنی پوزیشن صاف کرنے کا مطالبہ کیا —— آزاد کے پاس ان تمام باتوں کا جواب نہ تھا۔ اصل جواب سے پہلوتہی کرتے ہوئے اس نے اپنی جوابی تقریر میں کہا :

" کچھ مولویوں کا وفد آیا ہے جس کا نہ کوئی اصول ہے اور نہ مقصد مجھ پر جو الزامات لگائے جا رہے ہیں سب غلط اور بے بنیاد ہیں، جن کا کوئی ثبوت نہیں۔"

آزاد نے اپنی جان چھڑاتے ہوئے کہا کہ اب یہ حضرات جا سکتے ہیں —— اسی دوران میں بہت پیچ وتاب کھا رہا تھا کہ غیر اسلامی حرکات جن کا ارتکاب یہ لیڈران کرتے ہیں اور اس کی مصدقہ اطلاعات اخبارات کے ذریعے ملک بھر میں پھیل چکی ہے، کس طرح انکار کر رہے ہیں —— میں کھڑا ہوگیا۔ کفایت اللہ اور ایک اور صاحب نے میرا دامن کھینچا مگر میں بڑھ کر آزاد کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے مجھ سے کہا کہ " آپ بھی کچھ کہیں گے ؟ " —— میں نے کہا کہ " آزاد صاحب سے کچھ پوچھنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں " —— آزاد نے کہا " کہیے ! " —— اسٹیج کا ہر فرد اور پورا مجمع مجھے دیکھنے لگا —— میں نے آزاد سے ذرا بلند آواز سے کہا :

" آنجناب نے ابھی ابھی اپنی جوابی تقریر میں زور دے کر فرمایا کہ مجھ پر تمام الزامات غلط اور بے بنیاد ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ

Marfat.com

اخبار زمیندار، لاہور کے فلاں نمبر، فلاں تاریخ میں نہایت نمایاں جلی سرخیوں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ' ناگپور میں خلافت کانفرنس کے پنڈال میں، امام الہند ابوالکلام آزاد صاحب نے جمعہ پڑھایا اور خطبۂ جمعہ میں مہاتما گاندھی کی صداقت وحقانیت کی شہادت دی' ـــــ ایک مشرک کی صداقت وحقانیت کی شہادت خطبۂ جمعہ میں! ـــــ یہ کیسا اسلام ہے؟"

یہ سنتے ہی آزاد کا چہرہ فق ہو گیا ـــــ ایک دو منٹ تک مجھے دیکھتا رہا، پھر بولا:

"لعنۃ اللہ علی قائلہ"

میں نے کہا:

"آزاد صاحب! یہ کلمات لعنت اسی اخبار میں بالاعلان شائع کرا دیجئے تو امید کہ توبہ کے قائمقام ہو جائیں."

پھر میں نے کہا ایک بات اور عرض کرنا ہے:

"اخبار تاج (جبل پور) فلاں تاریخ، فلاں نمبر میں ہے کہ ' الہ آباد کے ایک جلسۂ عام میں مولانا ابوالکلام آزاد صاحب نے کرسیٔ صدارت سے اعلان فرمایا کہ مقاماتِ مقدسہ کا فیصلہ اگرچہ ہمارے حسبِ دلخواہ بھی ہو جائے تب بھی ہم اس وقت تک چین نہ لیں گے، جب تک گنگا اور جمنا کی مقدس سرزمین کو آزاد نہ کرا لیں گے' ـــــ بحیثیت مسلمان ہونے کے گنگا جمنا بھی آپ کے نزدیک مقدس ہیں؟ استغفر اللہ!"

اس پر آزاد نے کہا:

"میں نے یہ پرچے نہیں دیکھے، لعنۃ اللہ علی قائلہ"

اس پر بھی پھر میں نے یہی کہا:

"لعنت کے یہی الفاظ توبہ کے قائمقام اخبارات میں بالاعلان شائع ہونے چاہئیں."

اس کے ساتھ ہی میں نے اتمام حجت تامہ کی جانب توجہ مبذول کراتے ہوئے ابوالکلام آزاد سے کہا:

"یہ ستر سوالات کا ایک مجموعہ ہے جس کے ہر سوال کا مفصل اطمینان بخش جواب آپ کی طرف سے دیا جانا چاہیے."

Marfat.com

اس کے بعد حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب نے ابوالکلام آزاد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت اور خلافتِ اسلامیہ کی خدمت ہر مسلمان پر بقدرِ وسعت فرض ہے، اس سے کسی کو انکار نہیں۔ آپ کی خلافِ شرع حرکات میں سے کچھ کا بیان تو مولانا سید سلیمان اشرف کی تقریر میں آچکا ہے۔ باقی کا ذکر جماعت رضائے مصطفےٰ کی طرف سے شائع شدہ اشتہار بعنوان اتمام حجت تامہ میں ہے، وہ اشتہار آپ کو پہنچ چکا ہے۔ علاوہ ازیں بعض غیر اسلامی حرکات پر حضرت مولانا برہان الحق صاحب نے آپ کا مواخذہ کیا ہے۔ آپ جب تک ان تمام حرکات سے، توبہ نہ شائع کریں گے ہم آپ سے علیحدہ ہیں۔"

آزاد نے وعدہ کیا کہ اجلاس کی روداد میں ان تمام غیر اسلامی حرکات سے توبہ کا اعلان شائع کر دیا جائے گا ——— ہمارا وفد اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر واپس روانہ ہوا۔ میں بھی پیچھے پیچھے چلا ——— والنٹیروں نے ہمیں اپنے گھیرے میں لے کر پنڈال کے باہر تک پہنچا دیا۔ ہم سب واپس چلے ——— راستہ میں وفد کی کامیابی کا تذکرہ کرتے ہوئے صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"برہان میاں! آپ کے ابتدائی دو سوالوں نے تو ابوالکلام کو بالکل مبہوت کر دیا۔"

ہم سب مکان پر پہنچے، معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت انتظار فرما رہے ہیں ——— یہاں اعلیٰ حضرت کو پہلے ہی سے کانگرس پنڈال میں ابوالکلام کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کی پوری رپورٹ مل گئی تھی ——— پردہ کرا کے اندر ہی وفد کو اعلیٰ حضرت نے بلوایا، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب نے بحضور عرض کیا:۔

"حضور! برہان میاں نے بہت جرأت وہمت سے کام لیا، یہ صرف حضور ہی کا فیض ہے۔"

اعلیٰ حضرت نے دعائیں دیں، ہم سب باہر آگئے، مولانا نعیم الدین صاحب اور مولانا سلیمان اشرف صاحب جو باہر سے تشریف لائے تھے، اسٹیشن روانہ ہو گئے۔ ہم لوگوں نے آرام کیا ——— صبح نمازِ فجر کے بعد ایک صاحب اسٹیشن سے آئے

Marfat.com

جو اسٹیشن پر بسکٹ وغیرہ بیچتے تھے، انہوں نے بتایا "ڈیرہ دو دن میں مَیں بابو الکلام کو ایک مجمع گھیرے ہوئے تھا، میں بھی کھڑا ہو گیا، ان کی زبان سے یہ الفاظ سُنے:

"بعض باتیں حقیقت ہیں جن سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اب ہمیں آزادی کا جو مسئلہ حل کرنا ہے اس کے آگے اب تمام باتیں فی الحال زیادہ توجہ کے قابل نہیں ہیں مگر احتیاط بہر حال ضروری ہے"[1]

میں دو ہفتے بریلی رہا، پھر واپس چلا آیا۔

---

[1] یہ واقعہ ۱۴ رجب ۱۳۳۹ھ کو پیش آیا، تمام تفصیلات "رودادِ مناظرہ" کے نام سے جماعت رضائے مصطفےٰ (بریلی) نے نادری پریس، بریلی سے چھپوا کر اس زمانے میں شائع کر دی تھیں، حال ہی میں محمد جلال الدین قادری نے "ابو الکلام آزاد کی تاریخی شکست" کے عنوان سے مفصل و مبسوط مقدمے کے ساتھ یہ تفصیلات مرتب کی ہیں جو لاہور سے مکتبہ رضویہ نے ۱۹۸۰ء میں شائع کر دی ہیں۔ مسعود

۷

وصال امام احمد رضا

حی عن بنیہ فکیف یموت
انما المیت ھالک الاوھام

امام احمد رضا

Marfat.com

۷

جس زمانے میں میری بچی زکیہ طلعت اور میرے بچے محمد لمعان الحق کا انتقال ہوا، اعلیٰ حضرت علالت اور گرمی کی وجہ سے بھوالی میں تشریف رکھتے تھے، صفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں بچوں کا انتقال ہوا تو اعلیٰ حضرت نے خادم اور والدۂ زکیہ مرحومہ کے نام تعزیت نامہ ارسال فرمایا جس میں غمخواری اور دلداری کا حق ادا کر دیا، درحقیقت یہ تعزیت نامہ بستر علالت سے تحریر فرمایا تھا بلکہ اپنے صاحبزادے مولانا مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب سے لکھوایا تھا کیونکہ علالت و نقاہت کی وجہ سے اعلیٰ حضرت خود نہ لکھ سکتے تھے لیکن اعلیٰ حضرت کی یہ کیفیت ہمارے علم میں نہ تھی، اعلیٰ حضرت نے اس لئے تحریر نہ فرمائی کہ ہم لوگ پریشان ہوں گے لیکن بچوں کے انتقال کے بعد تعزیت نامہ کے فوراً ہی بعد اعلیٰ حضرت نے اپنی ساری کیفیت تحریر فرمادی۔ اس میں ایک یہ حکمت بھی تھی کہ ہم تعلق و محبت کی وجہ سے اعلیٰ حضرت کی فکر میں اپنا غم بھول جائیں گویا اپنی علالت کی خبر دے کر بھی ایک طرح تعزیت فرمائی۔

اعلیٰ حضرت نے دوسرا والا نامہ ۸ / اور ۹ / صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو مولانا مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب سے لکھوایا، یہ اعلیٰ حضرت کا آخری خط ہے اور قابلِ مطالعہ ہے، اس لئے یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

مکتوب اعلیٰحضرت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت بابرکت مولانا عبدالاسلام دام السلام بالخیر والسلام دھنر الاسلام آمین !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

ایک وقت میں تین واقعے ایسے نہیں کہ انسان کے پائے ثبات میں کچھ تزلزل نہ آنے پائے مگر جناب بفضلہٖ تعالیٰ علمائے عاملین وجبالِ وقار و تمکین سے ہیں، خط تعزیت کا فقیر نے نور عینی مولوی برہان میاں سلمہٗ کو لکھا، اگرچہ جناب کو حاجت نہیں مگر ایک نظر ملاحظہ فرما لیجئے، ان دونوں صاحبوں کو سنا کر تفہیم کامل، تلقین وصبر فرما دیجئے۔ ضرور ضرور ضروری تھا کہ فقیر اس وقت تعزیۃً حاضر ہوتا مگر اپنی حالت کی تفصیل کہ اس وقت تک بخیال فکر و ملال جناب گزارش نہ کی تھی، عرض کرنی یوں بھی مناسب ہوئی کہ بفضلہٖ تعالیٰ جو عظیم تعلق جناب اور نور عین برہان میاں اور اس سارے مبارک گھر کو میرے ساتھ ہے، اس کی نظیر کم ہے، اس طرف فکر کی مشغولی ادھر کے غم سے شاغل ہوگی اور اس محتاج دعا کے لئے خالص قلب سے دعا فرمائیں گے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ میری نجات وشفاء کی کافل ہوگی۔

بھوالی میں ۱۹ ذی الحجہ سے چار روز مجھے شدید بخار آیا، پانچویں دن درد، پہلو میں پیدا ہوا پھر وہ درد جگر سے متبدل ہوا، ۷ محرم کا دن اور آٹھویں شب جیسی گزری الحمد للہ رب العٰلمین، الحمد للہ علیٰ کل حال واعوذ باللہ من حال اھل النار ——

وہاں نہ کوئی طبیب، نہ کچھ دوا، اوپر کی سانس کے ساتھ یہ معلوم ہوتا تھا کہ جگر کی ایک طرف بان کے برابر موٹی ریخ کئی انگل بلند ہوئی اور دوسری طرف سے دوسری اور دونوں میں کنکیا کی طرح سے پیچ ہوئے پھر

Marfat.com

وہیں بیٹھ گئیں، اس کے ساتھ بار بار یہ ریاح قلب کی طرف متوجہ ہوتے معلوم ہوتے تھے، اس وقت اندیشہ زیادہ ہوا، حدیث میں دعا ارشاد فرمائی ہے میں نے قلب پر ہاتھ رکھ کر پڑھی ——— ان پر بیشمار درودیں ہوں، فوراً بڑی بڑی ڈکاریں آنی شروع ہوئیں اور یہاں تک آئیں کہ بفضلہ تعالیٰ وہ ریاح قلب پر سے صاف ہو گئے، یہ رات کے بارہ بجے کا واقعہ ہے۔

اب جگر نے کہا مجھے کیوں محروم رکھا جائے؟ ——— میں نے اس پر ہاتھ رکھ کر وہی دعا پڑھی، بے کسی دوا کے ایک اجابت ہوئی اور درد میں باذنہٖ تعالیٰ خفت، تین بجے کے قریب پھر جگر پر اجتماع ریاح اور اشتداد درد ہوا، میں نے پھر دعا پڑھی، فوراً دوسری اجابت ہوئی اور درد میں بفضلہ تعالےٰ خفت ہوئی، چار بجے پھر ایسا ہی ہوا، میں نے پھر دعا پڑھی، فوراً اجابت ہوئی اور بحمدہٖ تعالےٰ درد بالکل جاتا رہا ——— یہ ان کا فضل ہے، یہ ان کا کرم ہے، افضل صلوات اللہ واکمل تسلیمات علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وابنہٖ وحزبہٖ الیٰ ابد الآبدین فی کل آن وحین بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ آمین، والحمد للہ رب العٰلمین ہ

اور ایک عجیب واقعہ استماع فرمائیے جسے میں نے طبیبوں کے سامنے ذکر کیا اور پوچھا کہ تمہاری طب میں اس کی کوئی وجہ ہے بطبیات میں کچھ بنتا ہے؟ یہی جواب ملا، حاشا! بلکہ یہ رحمتِ خاصۂ خدا ہے، اس مرض کے ساتھ ہی بشدت کھانسی و زکام اور بلغم میں لزوجت ایسی کہ دس دس جھٹکوں کے بعد بہ دشواری جدا ہوتا، کھانسی اس قدر شدت کی؛ اتنے جھٹکے ہوتے اور جگر و پہلو میں درد، ان کو ان جھٹکوں کی اصلاً خبر نہ ہوتی

Marfat.com

—— ایک صاحب کے پاؤں میں زخم ہے، کھانسی آتی ہے وہاں درد ہوتا ہے اور یہاں برابر کے اعضاء میں درد اور ان کو ان جھٹکوں کی اصلا اطلاع نہیں فالحمد للہ الکریم حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب و یرضی۔

غرض یہ وہ مرض تھا کہ بائیس دن میں بازو کا گوشت صحیح پیمائش سے سوا انچ کھل گیا، رانوں کا ابتدائی حصہ اتنا رہ گیا جتنے بائیس دن پہلے بازو تھے —— شدتِ قبض و ہیجانِ ریاح کا سلسلہ اب تک ہے۔

چودہ محرم کو پہاڑ سے واپس آیا، لاری والے میرے احباب تھے، مولی تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے لاری میں میرے لئے پلنگ بچھا کر لائے اور بفضلہ تعالیٰ بہت آرام سے آنا ہوا، یہاں جلد تک آیا ہوں، اتنی قوت باقی نہ تھی کہ عشاء سے ظہر تک کی نمازوں کو چلا آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد میں لے گئے، عصر بھی مسجد میں ادا کی پھر بخار آگیا اور اب مسجد تک جانے کی طاقت نہ رہی، پندرہ روز سے اسہال شروع ہوئے، اس نے بالکل گرا دیا، نماز کی چوکی پلنگ کے برابر لگی ہے، اس پر سے اس پر بیٹھے بیٹھے جانا تین تین بار ہمت سے ہوتا ہے، الحمد للہ کہ اب تک فرض و وتر اور صبح کی سنتیں بذریعہ عصا کھڑے ہی ہو کر پڑھتا ہوں مگر جو دشواری ہوتی ہے، دل جانتا ہے —— آٹھویں دن جمعہ کی حاضری تو ضرور ہے، مکان سے مسجد تک کرسی پر جانے میں وہ تعب ہوتا ہے کہ بیٹھ کر سنتیں بھی بدقتِ تمام پڑھی جاتی ہیں اور اس تکان سے عشاء تک بدن چور رہتا ہے، نبض کی یہ حالت ہے کہ ایک ایک منٹ میں چار چار بار رک جاتی ہے، دو دو قرع کی قدر رکی رہتی ہے پھر باذنہٖ تعالیٰ چلنے لگتی ہے لہذا بادلِ ناخواستہ حاضری سے معذور رہوں۔

میں نے حامد رضا خاں، مصطفےٰ رضا خاں سے کہا تھا کہ میں نہیں جا سکتا، تم دونوں میں سے کوئی خدمتِ حضرتِ مولانا میں حاضر ہو مگر وہ

Marfat.com

اس سخت مخدوش حالت میں مجھے چھوڑ کر جانا پسند نہیں کرتے ——

یہ سب حالات میں نے شکرِ نعمتِ الٰہی و طلبِ دعا کے لئے لکھے ہیں، میں قسم دیتا ہوں کہ جناب یا نورِ عینی برہان میاں حالتِ موجودہ میں عیادت کے لئے ہرگز تکلیف نہ فرمائیں، وہیں سے دعا انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اگر وقت آگیا ہے تو میں ان سے کہہ دونگا کہ جب یاس سمجھو فوراً حضرتِ مولانا کو تار دیدو کہ نماز میں شرکتِ جناب فقیر کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ باعثِ رحمت و برکت ہوگی، سب احباب کو سلام اور طلبِ دعا۔ والسلام مع الاکرام

۸ صفر سنہ ۴۰ھ

مخلصانِ کرام حکیم صاحب و برادرانِ حکیم صاحب و دادا بھائی و عبدالکریم بھائی و قاسم بھائی وامثالہم سے بالخصوص بعد سلام طلبِ دعا ہے۔ یہ دو خط صبح سے رات کے گیارہ بجے تک متفرق اوقات میں لکھوا پایا۔ والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۹ صفر سنہ ۴۰ھ

بقلم مصطفیٰ رضا خاں

نوٹ:۔ شخصیت کے رازہائے سربستہ اس کے خطوط سے معلوم ہوتے ہیں، خط، بات چیت کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس میں انسان خود کو نہیں چھپاتا، برخلاف تقریر اور تصنیف و تالیف کے، اس میں مقرر یا مؤلف و مصنف کا چھپنا بہت آسان ہے، اس لئے شخصیت کی جانچ پڑتال کرتے وقت اس کی خلوتوں کا حال ضرور معلوم ہونا چاہئے، بسا اوقات جلوت و خلوت میں اتنا تضاد ہوتا ہے کہ انسان دیکھ کر حیران و ششدر رہ جاتا ہے مگر امام احمد رضا کے خطوط کے مطالعے سے ان کی سیرت اور تابناک نظر آتی ہے، یہ اس بات کی علامت اور شہادت ہے کہ ان کی سیرت سچی اور ان کے احوال و اقوال پاکیزہ تھے، مثلاً یہی خط لیجئے جو اس وقت پیش کیا گیا ہے۔

یہ خط امام احمد رضا نے متفرق اوقات میں انتقال سے صرف دو ہفتے قبل ۸ اور ۹ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ / سنہ ۱۹۲۱ء کو اپنے صاحبزادے مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب سے لکھوایا۔ اس خط سے امام احمد رضا کی

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

اعلیٰ حضرت نے ۹ صفر ۱۳۴۰ھ کو مندرجہ بالا خط ارسال فرمایا اور ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء کو اعلیٰ حضرت کا وصال ہوگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اعلیٰ حضرت کے وصال کا تار جب جبل پور پہنچا، اس وقت انتہائی سخت بخار میں بالکل غافل تھا، مجھے رات قدرے ہوش آیا تو دیکھا کہ والدِ ماجد کے پاس شہر کے لوگ بہت آجا رہے ہیں، میں حیرت میں تھا، مجھے اعلیٰ حضرت کے وصال کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی، صرف چچا عبدالشکور صاحب نے آ کر دریافت فرمایا تھا "برہان! کیسی طبیعت ہے؟" میں نے الحمد للہ کہا ——— پھر چچا نے فرمایا، "برہان! اعلیٰ حضرت کی کیا عمر ہوگی؟ ——— میں نے

سیرت کے مندرجہ ذیل پہلو نظر آتے ہیں:-

۱- اپنی تکالیف کو صبر و شکر کے ساتھ بیان کرنا اور شکایت کا ایک لفظ زبان سے نہ نکالنا۔

۲- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ دعاؤں پر اس قدر وثوق و ایمان کہ دعا کو دوا بنا لینا۔

۳- عین بلا و مصیبت میں حمد و شکر کرنا۔

۴- شدید ضعف و نقاہت کے عالم میں نماز باجماعت اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا اہتمام کرنا۔

۵- دوستوں کا اس حد تک پاس و لحاظ کہ ان کو اپنی عیادت کے لئے تکلیف دینا گوارا نہ کرنا۔

۶- مرنے کے لئے اطمینان و سکون کے ساتھ تیاری، نہ کوئی پریشانی اور نہ کوئی گھبراہٹ۔

بیشک قرآنِ کریم میں انہی حضرات کے لئے ارشاد ہوا ہے:-

(ا) یا ایتہا النفس المطمئنۃ ۞ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ۞ فادخلی فی عبادی ۞ وادخلی جنتی ۞

(سورۃ الفجر، ۲۷-۳۰)

(ترجمہ) اے نفسِ مطمئنہ اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ آ، پس میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں چلا جا"

(ب) رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (سورۃ البینۃ، ۸)

(ترجمہ) "خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے راضی"

مسعود

Marfat.com

کہا، "مجھے صحیح طور سے یاد نہیں مگر ستر کے اندر اندر ہے" ——— پھر میں نے چچا سے پوچھا، "آپ نے یہ کیوں دریافت فرمایا؟" ——— اس پر چچا نے کہا، "نہیں ایسے ہی ذکر نکلا تھا تو ہم نے پوچھ لیا۔"

صبح سنیچر کو مسجد میں فاتحہ کا انتظام تھا، جب مجھے وصال کی اطلاع ملی، شدت غم سے مجھ پر غفلت طاری ہوگئی، کچھ دیر کے بعد مجھے ہوش آیا، میں فاتحہ میں شریک ہوا اور وہاں حضرت کا تعزیت نامہ اور علالت کا والا نامہ پڑھ کر میں نے سنایا، ہر شخص کے آنسو جاری تھے اور میں شدتِ گریہ کے سبب بہت ہی سنبھل سنبھل کر والا ناموں کے کلماتِ طیبات کو پڑھ سکا۔

اعلیٰ حضرت کی شفقت و عنایت خادم کے حال پر تھی ہی، لیکن آج بھی اعلیٰ حضرت کے نورِ نظر حضرت مفتیٔ اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب، متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ و فیوضہ و برکاتہ کی نظرِ کرم و عنایت فقیر پر اور فقیر کے خاندان پر ویسی ہی ہے جیسی اعلیٰ حضرت کی تھی، ہر سال عرس قدس عبدالاسلامی میں جبل پور کرم فرائی فرماتے اور ہفتوں بلکہ کبھی کبھی مہینوں سے بھی زیادہ قیام فرماتے ہیں، آج چار سال سے ضعفِ شدید اور گوناگوں امراض کے سبب عرس میں تشریف نہ لاسکے مگر فقیر پر اکرامات و انعامات حسبِ سابق ہیں، بارک اللہ لنا۔

فقیر نے تعمیر پاکستان میں جو نمایاں حصہ لیا اور مسٹر جناح کے مشن کو تقویت دینے کے لئے صوبہ پنجاب، صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ کا پورا دورہ کیا اور اس سلسلے میں جو فقیر کی تقریریں ہیں، وہ ایک علیحدہ موضوع ہے جو بعونہٖ تعالیٰ قلم بند ہے مگر فقیر اپنی شہرت کا نہ کبھی طالب ہوا، نہ اس کی اشاعت ضروری سمجھی، مسٹر جناح کے ایک شکریہ کا خط بھی محفوظ ہے، اللہ تعالیٰ میری کوششوں کو قبول فرمائے اور پاکستان کو ہر قسم کے شر و فساد اور پریشانی سے محفوظ رکھے آمین، واللہ الموفق۔

Marfat.com

"اکراماتِ مجددِ زماں بربندۂ برہاں" کے مختصر واقعات ختم ہوئے نور
الله تعالیٰ قلوبنا وعیوننا و اذهاننا واجرامنا بفیوض مجدد الدین
والملة و امام اهل السنة وشیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت
مولانا محمد احمد رضا خان رضی الله تعالیٰ عنه بفضله العظیم
ولطف نبیه الکریم علیه وعلیٰ اٰله واصحابه افضل الصلوٰة والتسلیم۔

کتبه
محمد
الفقیر عبد الباقی
برهان الحق القادری الرضوی
السلامی الجبلفوری غفر له

مہر مربع

Marfat.com

۸

مکاتیب امام احمد رضا

اے تو کہ از نامِ تو می بارد عشق
از نامہ و پیغامِ تو می بارد عشق
عاشق شود آنکہ بکویت گزرد
آرے از در و بامِ تو می بارد عشق

Marfat.com

فہرس

مکتوب نمبر ۱ بنام مولانا شاہ محمد عبد السلام جبلپوری ،
——— محررہ ۲۷ جمادی الآخرہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء

〃 ۲ بنام مولانا شاہ محمد عبد السلام جبلپوری ،
——— محررہ ۴ جمادی الآخرہ ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء

〃 ۳ بنام مولانا شاہ محمد عبد السلام جبلپوری ،
——— محررہ ۲۳ رجب ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء

〃 ۴ بنام مولانا شاہ محمد عبد السلام جبلپوری ،
——— محررہ ۴ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء

〃 ۵ بنام مولانا شاہ محمد عبد السلام جبلپوری ،
——— محررہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء

〃 ۶ بنام مولانا شاہ محمد عبد السلام جبلپوری ،
——— محررہ ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء

〃 ۷ بنام مولانا شاہ محمد عبد السلام جبلپوری ،
——— محررہ ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء

〃 ۸ بنام مولانا شاہ محمد عبد السلام جبلپوری ،
——— محررہ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء

Marfat.com

مکتوب نمبر۹ بنام قاری بشیرالدین جبلپوری،
محررہ ۴ صفر ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء

" ۱۰ بنام مولانا مفتی محمد برہان الحق جبلپوری،
محررہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء

" ۱۱ بنام مولانا مفتی محمد برہان الحق جبلپوری،
محررہ یکم شعبان ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء

" ۱۲ بنام مولانا مفتی محمد برہان الحق جبلپوری،
محررہ ۲۵ شعبان ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء

Marfat.com

۱

۸۶؎

بگرامی ملاحظہ مولانا المکرم المبجل المفخم ذی المجد والکرم والفضل الاتم احسن الشیم حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی شاہ محمد عبد السلام صاحب قادری برکاتی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' :-

"فیصلہ حق نما" حاضر کر چکا ہوں، مولوی سلامت اللہ صاحب رامپوری کے دوسرے فتوٰی پر ساڑھے تین سو اور کامل کا ۶۴ صفحہ پر ایک خط، جس میں ان اعتراضات کا فیصلہ ان کے انصاف پر رکھا ہے، پرسوں جمعہ کو مولوی حامد رضا خاں سلمہ نے رجسٹری رسید طلب بھیجا ہے اور کل شنبہ کو فقیر نے نہایت دوستانہ طرز پر مناظرہ کی دعوت کا خط رجسٹری جوابی ارسال کیا ہے، ۹ رجب روز پنجشنبہ سے ۱۴ رجب روز سہ شنبہ تک مارہرہ مطہرہ میں حضرت سیدنا شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز کا عرس شریف ہے، صاحب سجادہ حضرت سیدنا سید شاہ مہدی حسین میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی بے حد خوشی ہے کہ جناب قدوم میمنت لزوم سے اسعام فرمائیں' زبانی بھی فرمایا تھا اور پھر تحریراً کئی تقاضے آئے لہذا مستدعی کہ تا حدِ امکان ضرور ضرور یہ استدعا منظور فرمائی جائے۔

بخدمت والدہ ماجدہ تسلیم و برہان میاں و زاہد میاں' سلام و دعا، برکات علم و عمل۔

فقیر احمد رضا خاں قادری غفرلہ'

۲۷ جمادی الآخرہ ۳۲ھ

Marfat.com

۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظہ گرامی جناب مولانا المبجل المکرم المعظم المفخم حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ ذی الفضائل القدسیہ والفواضل الانسیہ قامع الرذائل الانسیہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالسلام صاحب قادری برکاتی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

آپ پر جو سوانح گزرے حصۂ اکابر میں ہونا ہے اشد بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل اور پہلے سے اس کی اطلاع کر دی گئی تھی کہ بغتۃً نہ ہو ولنبلونکم بشیئ من الخوف الیٰ قولہ تعالیٰ واولئک ھم المھتدون ہ

جناب سے گزارش "حکمت بہ لقمان آموختن" ہے ————

ان للہ ما اخذ وما اعطی کل شیئ عندہ باجل مسمی ———— مولیٰ عزوجل اجور .... دارین میں کرامت فرمائے اور جانے والوں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ بخشے۔

میں اپنی حالت کیا عرض کروں، اس پر قیاس فرمالیجئے کہ ایسے سوانح پر ایک پرچہ تعزیت لکھنے میں یہ تاخیر کثیر! ———— مولیٰ عزوجل جانتا ہے کہ کتنے ارادے کئے مگر ما شاء اللہ کان! ————

سوا اس کے فقیر کے پاس کوئی عذر نہیں کہ کرم سامی سے عفو تقصیر چاہے ————

جمعہ کو جسے آج بارہ دن .... خاص طور پر تیار کئے تھے، آج تک حاضر نہ کئے، یہ محض عطیہ وموہبت سنیہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ———— ایک نقش مولانا مولوی برہان میاں سلمہ

Marfat.com

کے لئے ہے، والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۴ جمادی الآخرہ ۱۳۳۳ھ

یہ تین نقش جلیل ہیں، ان کے مختلف شرائط تھے اور بقدرتِ الٰہی اس جمعہ کو سب جمع ہو گئے اور ان سے اور زیادہ تھے، قمر سعد الاخبیہ میں، زہرہ و قمر کا قران، زہرہ شرف میں، مشتری بیت میں، زہرہ و مشتری کا قران، آفتاب خاص درجہ شرف میں، دن خاص جمعہ مبارک کا ———— ان کے فوائد، برکاتِ عظیمہ، مخلوق و خالق، سب کے نزدیک عظیم وجاہت، بعونہٖ تعالیٰ عمر بھر تنگی سے نجات، ہمیشہ وسعتِ رزق، محبتِ الٰہی، حیاتِ طیبہ، قلوب خلائق میں محبت ———— ان میں سے دو نقشوں میں مکتوب لہٗ کے نام کے اعداد بھی داخل کئے جاتے ہیں، وقت بہت قلیل تھا، صرف پندرہ نام اس کے لئے تجویز کئے، ان میں ایک نام آپ کا تھا، نقوش حاضر ہیں، مولیٰ تعالیٰ مبارک فرمائے، ہر پنجشنبہ یا جمعہ کو انہیں لوبان کی دھونی دیا کریں اور اس وقت دام ناج رتی ماحضر، حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز دے کر مسلمان محتاج کو دے دیا کریں ———— ان عظیم نقشوں کی قدر کی جائے کہ ایسی ساعات کا پھر اجتماع بہت بعید ہے اور ہندوستان بھر میں پندرہ نام اس کے لئے مخصوص کئے گئے جن میں ایک آپ ہیں۔

والسلام

Marfat.com

۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بگرامی ملاحظہ صاحب الفواضل القدسیہ و الفضائل الانسیہ حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ مولانا مولوی حافظ محمد عبد السلام دامت فضائلہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ :-

صحتِ مزاجِ والا سے مطلع فرمائیں ، فقیرِ بے توقیر سوا دعا کے کیا کر سکتا ہے ؟ ——— مولا عزوجل آپ کے وجودِ مسعود کو اسلام اور سنیت کے حق میں محمود و ماجور رکھے ، آمین ۔ فقیر اپنے لئے بھی طالبِ دعا ہے ۔

دو اشتہار حاضر ہیں ، اپنی خیریت اور ان کی رسید سے اور پرچہ درود کی اشاعت سے مطلع فرمائیں ۔

عزیزی مولوی برہان الحق صاحب بعد سلام مضمون واحد ، سب احباب اہلِ سنت کو سلام سنۃ الاسلام ۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہٗ

۲۳ رجب ۳۳ھ

Marfat.com

۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

بشرفِ ملاحظہ مولانا المبجل المکرم ذی المجد والفضل والکرم حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ جامع الفضائل القدسیہ قامع الرذائل الانسیہ عضدی و انسی و بہجۃ نفسی جناب مولانا مولوی محمد عبد السلام صاحب ادام اللہ تعالیٰ برکاتہم واعلیٰ فی الدارین درجاتہم آمین !

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ' :-

مولیٰ عزوجل بمنہٖ وکرمہٖ و جاہ حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب کو دائماً ابداً ظلِ ظلیل اسمِ کریم سلام میں آفاتِ دو جہاں و امراضِ سقام و شرِ اعدائے لیام سے امن و امان میں رکھے آمین ، ع

ویرحم اللہ عبدا قال اٰمینا

مولانا بحمد اللہ تعالیٰ آپ کی حیاتِ گرامی سے ان تمام اقطار میں حیاتِ دین وابستہ ہے فاحیاکم وحیاکم ولا یفنی محیاکم، اٰمین۔

یہ فقیر حقیر باوصف کثرتِ معاصی، ہر آن غیر محدود و نامتناہی نعمِ ربِ اکرم عزجلالہ وسیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے والحمد للہ رب العلمین ——— ڈھائی سال سے اگرچہ امراضِ درد کمر و مثانہ و سر وغیرہا امراض کا للازم ہو گئے ہیں ——— قیام وقعود ، رکوع وسجود بذریعہ عصا ہے مگر الحمد للہ کہ دینِ حق پر استقامت عطا فرمائی ہے ، کثرتِ اعدا روز افزوں ہے، اور حفظِ الٰہی بتفضیل نامتناہی شاملِ حال ، والحمد للہ رب العالمین ! ———

بایں ضعفِ بدن و نوبتِ محن و کثرتِ فتن بحمد اللہ تعالیٰ اپنے کاموں سے معطل نہیں ——— کھانے اور سونے کی فرصت نہیں ملتی ———

Marfat.com

اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا ظاہری معین و مددگار عنقا ہے اور ان کے سوا کسی کی حاجت بھی کیا ہے؟ ——— الحمدللہ! جناب کی محبت خالصاً لوجہ اللہ صمیم قلب میں راسخ ہے، کبھی نیاز نامہ نہ لکھوں بلکہ بوجہ کثرتِ کاروافکار صحائف شریفہ یا عنایت نامہائے عزیز بجان مولوی برہان الحق سلمہ الرحمٰن کا جواب بھی نہ دوں مگر بحمداللہ دل ہمیشہ یاد میں ہے اور زبان دعا میں۔

مولانا برہان الحق کا رسالہ دربارۂ تقبیلِ قبر مدت سے آیا ہوا ہے، ماشاءاللہ بہت اچھا لکھا ہے، یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور فقیر کا مختار دربارۂ مزاراتِ طیبہ بلحاظ ادب منعِ عوام ہے۔

غزل جس کی ردیف "پھولوں کی" ہے، اکبر مبر کھٹی نے یہاں آکر اپنے تخلص سے پڑھی اور شائع کی، مولانا برہان الحق صاحب کو اب اس سے دستبرداری چاہیئے ——— اس کے ایک مطلع میں یہاں اصلاح بھی دی گئی ——— "جب باغِ جہاں کے مالی" ——— "مالی" کی جگہ "مالک" بنایا گیا کہ مولیٰ جل وعلا کو "مالی" کہنا خلافِ ادب ہے، مالی صرف ناظر و خادم باغ ہی ہوتا ہے۔ والسلام مع الاکرام۔

مولانا برہان الحق صاحب کو سلام و دعا، سب احباب کو سلام۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہٗ

۴ ربیع الآخر شریف ۳۴ھ

مولانا مولوی سید سخاوت حسین صاحب سہسوانی مرحوم و مغفور یہاں کے ایک مستقل مستقیم سنی عالم تھے، زمانۂ حضرتِ والدِ ماجد قدس سرہ میں میرے یہاں کے مدرسِ اول بھی رہے تھے، وہابیہ سے سخت نفور تھے ——— فرمایا کرتے تھے، "وہابی اگر سامنے سے گزر جاتا ہے، دل پر تاریکی آجاتی ہے۔"

——— یہ غلام قطب الدین صاحب ان کے صاحبزادے ہیں، جب کبھی

Marfat.com

یہاں تشریف لائے، فقیر کے ساتھ بہت خلوص سے پیش آئے ——
سر پر بال بہت لمبے مثل نصاریٰ تھے، فقیر نے عرض کی کہ "یہ حرام ہے" اسی
جلسہ میں کتروا دیئے —— ان کا "برہمچاری" لقب البتہ ہندوانہ
اور سخت معیوب ہے، فقیر کو خبر بھی نہیں کہ ان کا جلسہ کب اور کہاں ہوا کرتا
ہے، میں کبھی حاضر نہ ہوا —— بعض تحریرات میں اب ان کے
کلمات حدِ شرع سے بہت متجاوز دیکھے، اگر وہ ملے تو ان سے ان شاء اللہ
تعالیٰ کہا جائیگا اگر یہ کلمات کفریہ کبھی ان کی نسبت سننے میں نہ آئے، نقل میں بھی
بہت تفاوت ہو جاتا ہے، راوی کی تنقیح فرمائیے، اگر ثقہ معتمد ہے تو حکمِ
شرعی میں کسی کی تخصیص نہیں جو اسلام و کفر کو یکساں، مسلم و کافر کو برابر کہے،
ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا —— اور اگر بیانِ راوی میں کمی بیشی
پائیے تو حکم بے ثبوتِ روشن ناممکن ہے —— پھر بھی آزمنش
حضرات سے احتراز لازم۔

دوسرے بزرگ مدتوں وہابی رہے، ان کے حقیقی بھائی نے
ان کے بدمذہب محض ہونے کی شہادت دی، اب تھوڑے عرصہ سے
وہ اپنے کو فقیر کا ہم مذہب ظاہر کرتے ہیں، جلسہ مدرسہ سے قبل انکا ایک خط
مشتمل عقائدِ اہلِ سنت آیا تھا کہ یہ میرے عقیدے ہیں اور اس جلسہ میں
آنے کی اجازت چاہی تھی —— یہاں سے لکھا گیا کہ اگر آپ کے
یہی عقائد ہیں، تشریف لائیے، مگر آئے نہیں —— وہ سخت
مشکوک و مشتبہ حالت میں ہیں۔

دو کتابیں حاضر کرتا ہوں، مخالفین عاجز آکر وہابیہ کی روش چلا چاہتے
ہیں، نصاریٰ کے یہاں نالش، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، دعا فرمائیں کہ مولیٰ سبحٰنہٗ
ان کو اس ارادۂ ملعونہ سے اور دیگر اراداتِ فاسدہ ایذا رسانی، آبرو ریزی سے
جن پر ان کے یہاں جلسہ ہو کر اجماع ہو گیا ہے باز رکھے آمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

Marfat.com

۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا مولوی حافظ شاہ محمد عبدالسلام صاحب دامت معالیہ ولو برکت ایامہ و لیالیہ آمین، بملاحظہ عالیہ کامل النصاب جناب مستطاب حامی السنن ماحی الفتن زین الزمن عید الاسلام عبدالسلام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

مولیٰ عزوجل جناب نورعینی مولوی برہان میاں سلمہٗ وسائر احباب کو شر اشرار سے اپنے حفظ وامان میں رکھے، استودع اللہ تعالیٰ وفیکم وعندکم وعافیتکم واولادکم واموالکم ومالکم۔

برادر دینی حاجی عبدالرزاق صاحب پر اس سانحہ کے ورود سے صدمہ ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون ——— عسیٰ ربنا ان یبدلنا خیرا منہا انا الیٰ ربنا راغبون ——— ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز الحکیم، مولیٰ عزوجل بمنہ وکرمہ وجاہ حبیبہ وقاسم نعمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو جلد ناجی وکامیاب فرمائے اور مخالفین کو مخذول و مقہور کرے۔ آمین۔

حاجی صاحب کا کٹنی سے خط آیا ہے کہ "ضمانت پر رہا ہوا ہوں، انشاء اللہ العزیز کل اپیل کی درخواست کروں گا، حضرت مولانا عبدالسلام صاحب قبلہ نے بہت بڑی سعی فرمائی جو حضرت مولانا کا حق تھا، امید قوی ہے بہت جلد کامیاب ہوں گے، انشاء اللہ تعالیٰ کل صبح جبل پور جاؤں گا" ———

انتہیٰ بلفظہٖ ———

عجب ہے گنتی میں کوئی مسلمان ایسا نہ تھا کہ فوراً فوراً وہیں ضمانت کرا لیتا انا للہ وانا الیہ راجعون ——— حاجی صاحب جبل پور رہوں گے، یہ نیاز نامہ حضرت کے اور آن کے دونوں کے نام ہے ——— حاجی صاحب لاحول شریف کی کثرت بے تعداد رکھیں اور ہر بار کچہری کو جاتے وقت حضرت عز جلالہ کی طرف متوجہ ہو کر حسبنا اللہ و نعم الوکیل کہیں اور نا ختم وقت بے گنتی اس کی کثرت رکھیں، نیز وقتاً فوقتاً یہ دعائے جلیل کہ ارشاد حدیث ہے، پڑھیں :-

لا الٰہ الا اللہ العظیم الحلیم، لا الٰہ الا اللہ رب العظیم، لا الٰہ الا اللہ رب السمٰوات السبع و رب الارضین و رب العرش الکریم اصرف عنی شر فلان فلان ——— فلاں فلاں کی جگہ حاکم اپیل کا نام لیں۔

——— صلوٰۃ الصلوات جامع البرکات ———

وقت غیر کراہت میں دو رکعت نفل، ہر رکعت میں قبل قراءت (یعنی پہلی میں بعد ثنا، قبل تعوذ اور دوسری میں قبل تسمیہ) یہ درود شریف ۱۵ بار اور بعد قراءت، پھر رکوع، قومہ، سجدہ، قعدہ، سجدۂ ثانیہ ——— ہر ایک میں دس بار پڑھیں :-

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد عبدک وحبیبک ورسولک النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ۔

اس کے لئے اولیٰ وقت اشراق ہے، جس مہم کے لئے تین جمعہ پڑھی جائے، باذنہٖ تعالیٰ ادا ہو ——— یہ مقدمہ مسجد و مقدمہ حاجی صاحب دونوں کے لئے پڑھی جائے۔

حاجی صاحب کے لئے .... کا مجرب عمل بھیجتا ہوں، ممکن ہو تو وہ خود پڑھیں، ورنہ ان کا دوست ——— آج سے میں بھی

Marfat.com

ان شاء اللہ العزیز حاجی صاحب کے لئے ---------- شروع کرونگا۔

دفعِ طاعون کے لئے اذانوں کا التزام رہے، ہر مکان میں بعد مغرب، بار بآواز بلند اور ہر شخص آیۃ الکرسی ایک بار اور معوذاتِ ثلاثہ ۳-۳ بار، صبح قبل طلوعِ شمس، شام قبل غروب اور سوتے وقت پڑھے اور جو بچے نہ پڑھ سکتے ہوں، ان پر دم کریں ——— سورۂ تغابن شریف روزانہ تین بار پانی پر پڑھ کر پئیں اور سب کو پلائیں ——— اس تعویذ کی نقلیں پاک سفید پرانے دھلے کپڑے میں سب کے بازوئے راست پر باندھیں:-

ھ ھ ھ ھ ھ ۷ ✲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ھ وِ صم

جو کسی طاعون زدہ یا کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا ایکبار پڑھے گا، ہمیشہ اس سے محفوظ رہے گا:-

الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علیٰ کثیر ممن خلق تفضیلا۔

عزیزہ سلمہا کی وداع بھی نکاح کے ساتھ ہے یا کب؟ ———

برکتِ دعائے سامی بخار تو اس ماہِ مبارک میں نہ آیا، مگر ۳۵ دن کے دورے نقیہ اتنا کر گئے کہ بات بمشکل ہوتی ہے ——— یہ ایک ورق کئی گھنٹوں میں بمشکل لکھا ہے۔ سب احباب کو سلام، بچوں کو دعا۔

فقیر قادری غفرلہ

۱۳ ربیع الاول شریف ۳۸ھ

۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بگرامی ملاحظہ مولانا المکرم المبجل المفخم ذی المجد الاتم والکرم الاعم وحسن الشیم والعلم و العلم حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ عمید الاسلام مولانا مولوی محمد عبد السلام صاحب ادام اللہ تعالےٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ واوصلہ من کل شرف عوالیہ وحفظ اولادہ واحبابہ وموالیہ، آمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

دعائے جناب واحباب سے غافل نہیں، اگرچہ منہ دعا کے قابل نہیں، اپنے عفو وعافیت کے لئے طالب دعا ہوں کہ سخت محتاج دعائے صلحاء ہوں ——— اجل نزدیک اور عمل رکیک، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

چار دن کم پانچ مہینے ہوئے، آنکھ دکھنے آئی اور اس پر اطوارِ مختلفہ وارد ہوئے، ضعف قائم ہوگیا، سیاہ خیالات نظر آتے ہیں، آنکھیں ہر وقت نم رہتی ہیں۔ ——— اول تو مہینوں کچھ لکھ پڑھ ہی نہ سکا، اب یہ ہے کہ چند منٹ نگاہ نیچی کئے سے آنکھ بھاری پڑ جاتی ہے، کمزوری بڑھ جاتی ہے ——— پانچ مہینے سے مسائل و رسائل سب زبانی بتا کر لکھے جاتے ہیں ——— بارہویں ربیع الاول کی شام سے ایک ایسا مرض لاحق ہوا کہ عمر بھر میں نہ ہوا تھا، نہ اللہ تعالیٰ کسی سُنّی کو اس میں مبتلا کرے ——— پچھتر گھنٹے کامل اجابت نہ ہوئی، پیشاب بھی بند ہوگیا، مولیٰ تعالیٰ نے فضل فرمایا مگر ضعف بدرجۂ غایت ہے، نواں روز ہے، بخار کا دورہ ہوا، ضعف کو اور قوت بخشی، روز تجربہ کیا، مسجد تک جانے آنے

Marfat.com

کے تعب سے فوراً بخار آجاتا ہے ——— مجبورانہ کئی روز سے یہ ہے کہ کرسی پر بٹھا کر چار آدمی لے جاتے اور لاتے ہیں ——— ظہر کو جاتا اور مغرب پڑھ کر آتا ہوں، طالبِ دعا ہوں۔

معجون دماغ افروز، سرکارِ ابد قرار مارہرہ مطہرہ کے مجربات سے ہے، زمانہ حضرت سیدنا شاہ آل محمد و سیدنا شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں بارہا تیار ہوتی اور تقسیم فرمائی جاتی، میرے لئے بنی ہے، باذنہٖ تعالیٰ مقوی ارواح، ناشفِ رطوبتِ دماغ ہے، چالیس تولے جناب کے لئے حاضر کرتا ہوں، ۹ ماشے سے شروع فرمایئے، پھر باذنہٖ تعالیٰ موافق آئے تو روزانہ تولہ بھر تناول ہو، یہی موسم اس کے استعمال کا ہے۔

نورِ عینی مولوی برہان میاں سلمہٗ اور ان کی اخوات و بنات و سائر مخدرات کو دعا، جناب والدہ صاحبہ کو تسلیم۔ دادا بھائی، عبدالکریم بھائی، قاسم بھائی، حکیم عبدالرحیم صاحب، سید رعایت علی صاحب و سائر احباب و منتسبانِ ثواب کو سلام مسنونۃ الاسلام۔ والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

شب ہفتم ربیع الآخر شریف ۳۹ھ

۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عیدالاسلام حضرت مولانا مولوی محمد عبدالسلام صاحب سلمہ السلام بالعزو الاکرام
بسامی ملاحظہ مولانا المکرم ذی المجد والکرم حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ :-

رب عزوجل یہ نعمتِ تازہ مبارک کرے اور اسے اپنے اور نور عینی ——— برہان میاں کے سائے میں مدارج عالیہ علم و عمل کو پہنچائے، آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ و بارک وسلم علیہ وعلیہم اجمعین۔

تین تعویذ حاضر کرتا ہوں، بچے کے گلے میں ڈالے جائیں، ۴۰ دن تک روزانہ بچے کو ناج سے تول کر ناج محتاج کو دیں پھر باذنہٖ تعالیٰ سال بھر تک ہر سہ ماہ تولیں ——— دوسرے سال ہر دو ماہ پر ——— تیسرے سال تین مہینے پیچھے اور چوتھے برس ۴ مہینے اور پانچویں ہر ساڑھے چار مہینے پر، چھٹے سال ہر ششماہی پر، ساتویں برس، ہر سہ سال۔

اشتہار کے صرف ۵۰ پرچے یہاں تھے وہ بھجوا چکا ہوں، اس بارے میں ایک اور رسالہ چھپ رہا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ جامع و مانع و کافی و وافی ہوگا۔

سب صاحبوں کو سلام ؛ والسلام۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
۱۴ر جمادی الاولیٰ ۳۹ھ

۸

بگرامی ملاحظہ مولانا المکرم ذی المجد والکرم حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا
مولوی شاہ محمد عبد السلام صاحب علیہ السلام دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' :-

مولیٰ تعالیٰ عزوجل اس نعمت تازہ کو مبارک فرمائے ———

میرا معمول یہ رہا ہے کہ جتنے بیٹے بھتیجے پیدا ہوئے، عقیقہ میں سب کا نام نام اقدس رسالت پر رکھا اور کہنے کے لئے کچھ اور ——— اس نعمت تازہ کا عقیقہ بھی اسی مبارک نام پر ہو اور عرف لمعان الحق -

پچاس تولہ معجون اور حاضر ہے، اب مقدار خوراک بتدریج دو تولہ تک بڑھا دی جائے کہ پھر موسم گرما آجائے گا ——— مولیٰ عزوجل نفع تام بخشے، بعد فراغ بعونہٖ تعالیٰ نسخہ بھی حاضر کردونگا -

سب احباب کو سلام - والسلام مع الاکرام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ

Marfat.com

۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

بملاحظہ مولانا و مکرمنا جناب مولوی قاری بشیر الدین صاحب دام کرمہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ :-

غفر اللہ ــــــ واجزل ثوابکم واخلفکم خیرا منہا ولا نزلتم فی عالعافیۃ الھنیۃ آمین -

فقیر ان شاء اللہ العزیز ارادہ حاضری رکھتا ہے، ممکن ہے کہ حاضر ہو کر ادائے تعزیت کرے، والسلام

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
شب ۴ صفر ۱۳۲۶ھ شب دوشنبہ

Marfat.com

۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نورِ حدقۂ افضال، نورِ حدیقۂ کمال عزیز بجان سعادت نشان

مولوی محمد عبدالباقی برہان الحق نورہ اللہ بتجلیات النور المطلق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ' :-

بعد دعائے ترقیات ظاہر و باطن، دو تعویذ حاضر کرتا ہوں، جس پر "یا کافی" لکھا ہے، بازوئے راست پر باندھا جائے اور جس پر "یا شافی" لکھا ہے، ناف پر اور ایک رکابی کی ترکیب مرسل ——— ہر امراضِ صعب سے باذنہ تعالےٰ شفا ہے، سات یا گیارہ روز انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہوں گے، ورنہ چلّہ کیا جائے۔

مولانا و بالفضل اولانا اپنے والدِ ماجد سلمہ اللہ تعالیٰ کی خیریت سے اطلاع دیجئے، آپ کے اس لفظ سے کہ "ہمیشہ مریض رہتے ہیں" تفکر ہو گیا ہے، مولیٰ عز و جل بمنہ و کرمہ ان کو جملہ بلیّات و آفات سے اپنے اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حفظ و امان میں رکھے اور آپ اور آپ کے بھائیوں کو ان کے سایۂ کرامت کے نیچے مدارجِ عالیہ تک ترقی دے، خدا نہ کردہ کیا مرض ہے؟ ——— تفصیل لکھئے اور یہ رکابی علاج عام ہے، مولانا سلمہ اللہ تعالیٰ بھی استعمال فرمائیں۔

آپ اب کیا پڑھتے ہیں؟ ——— اطلاع دیجئے ———

دربارۂ اذان جو وہاں ایک شخص مخالف پیدا ہوا تھا، اس کا کیا انجام ہوا اور شہر میں کیا حالت ہے؟ ——— بعض رسائلِ جدیدہ حاضر کرتا ہوں، ایک نسخہ بھیجتا ہوں کہ شاید سلامۃ اللہ لاھل السنۃ

Marfat.com

تک پہلے مرسل ہو چکے ہیں ——— وہاں کی قدر حاجت پر سب مجھے اطلاع نہیں، جو جو رسالہ مطلوب ہو اطلاع دیجئے۔

حضرت مولانا دامت برکاتہم اور اپنی دادی صاحبہ کی خدمت میں فقیر کا سلام گزارش کیجئے، اپنی والدہ صاحبہ عافہا اللہ تعالےٰ کی خیریت سے اطلاع دیجئے۔ والسلام۔

فقیر احمد رضا خاں قادری غفرلہٗ

۱۰ ذی الحجہ ۳۲ھ

Marfat.com

۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولدی الاعز راحۃ روحی و بہجۃ قلبی جعلہ اللہ تعالیٰ بحق سبحٰنہ برہان الحق المبین آمین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ :-

بخدمت جناب مولانا مع الکرام ایک نیاز نامہ ۹ دن ہوئے، حاضر کیا ہے، امید کہ پہنچا ہو، اس کے بعد میں بہت علیل ہو گیا، بخار زیادہ آیا، غفلت رہی، تین دن کے بعد بحمد اللہ تعالیٰ افاقہ ہوا۔

معاملہ ممبری میں بحمد اللہ تعالیٰ میرا نام تو نہیں تھا مگر مصطفےٰ رضا کا نام شہود میں لکھوایا ہے، وہ بفضلہ تعالےٰ کچہری سے گھبراتا ہے، کل اس نے ایک طویل مضمون لکھ کر دیا کہ قانوناً ۲۰۰ میل کے فاصلہ سے حاضر ہونا نہیں پڑتا اور میری صحت جبل پور میں بہت اچھی رہی، امراض کو بفضلہ تعالیٰ کمی رہی اور حضرت مولانا کی برکت سے حکیم عبدالرحیم صاحب سے بہت گہرا تعلق ہو گیا ہے، وہ بہت غور سے معالجہ فرمائیں گے۔

ایسے وجوہ لکھے تھے جس پر میں نے اسے اجازت دی، پیلی بھیت سے میں تنہا تعزیتیں کرتا ہوا، مانک پور ایک آدھ روز ٹھہرتا ہوا غالباً روز سہ شنبہ حاضر نہ ہو سکا، اطلاعاً گزارش ہے۔

خط اول میں ایک استفتار تھا، اس کے جواب کا طالب ہوں والسلام

سب حضرات کو سلام مسنون۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہٗ

غرہ شعبان الخیر یوم الجمعۃ المبارک ۳۷ھ

Marfat.com

۱۲

۷۸۶

نور عینی و درۃ زینی جمل کاسمہ برہان الحق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

"جدول مطالع البروج" و "جدول تعدیل النہار" مع تفاصل آئیں، ابھی ان کے دیکھنے کی ضرورت نہ ہوئی ——— ایک شخص نے ایک رسالہ چھاپا کہ پیروں اور مزاروں کو سجدہ جائز ہے اور اس میں کتب ائمہ پر کمال افتراؤں سے کام لیا اور نہ صرف اسی قدر بلکہ لکھا کہ جو مخالفت کرے شقی، ملعون، شیطان راندۂ درگاہ ہے ——— تین جگہ سے یہ رسالے یہاں آئے جس سے یہ معلوم ہوا کہ لوگوں میں اضطراب ہے، اس کا رد لکھا گیا ہے، ۹ جزو کے قریب تو ہو گیا ہے اور قدرے باقی ہے۔

زیرناف اسی درد کے چار دورے شوال کی ان تاریخوں میں ہو چکے، حضرت مولانا دامت فیوضہم کی رائے اس سال میری حاضری کی نہ ہوئی اور یہاں بھی لوگ تو ناہی تھے، اب حاجی لعل خاں صاحب نے بھی ممانعت ہی لکھی ہے، ناچار اس سال جانا ملتوی رکھا، زاہد میاں سلمہ کی شادی ربنا تعالیٰ مبارک کرے، سب احباب کو سلام۔

۲۵ر شوال ۳۷ھ

نسیم الریاض آپ کے پاس کس مطبع، کس سنہ کی ہے، تحریر فرما کر بھیجیں، بخدمت حضرت مولانا تسلیم مع التکریم۔

Marfat.com

۹

نوادراتِ امام احمد رضا

للّٰہ درّ مؤلف اھدیٰ لنا

درّاً لقد شرح الصدور صدورہ

شیخ عطیہ محمود ہیکل حفظہ

Marfat.com

فہرس

۱- سند اجازت بنام مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری مکتوبہ ۳ ذی القعدہ ۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۶ء

۲- قطعۂ تاریخ وفات سکینہ خاتون والدہ مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری
(مکتوبہ ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

۳- مکتوب امام احمد رضا بنام مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری
(مکتوبہ ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

۴- مکتوب امام احمد رضا بنام مفتی محمد برہان الحق جبل پوری
(مکتوبہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)

۵- مکتوب امام احمد رضا بنام مولانا محمد عبدالسلام جبلپوری
(مکتوبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء)

۶- رسالہ تعدیل النہار مصنفہ امام احمد رضا (مکتوبہ ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء)

۷- جدول تعدیل النہار جبل پور، مستخرجہ مفتی محمد برہان الحق جبلپوری
(مصححہ امام احمد رضا ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء)

۸- مکتوب امام احمد رضا بنام مولانا محمد عبدالسلام جبلپوری
(مکتوبہ ۹ صفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء)

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خصص من الامة المرحومة ببركات الإسناد وسلاسل الاولياء الامجاد
والصلاة والسلام على سيد الاسياد سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه الكرام الى يوم التناد. امين
وبعد فقد سألني العالم العامل الفاضل الكامل تقي الشباب نقي الثياب المتحلي بحلية الفضل
المعنوي والكمال الصوري مولانا المولوي محمد عبد السلام الجبلفوري زين الله وجهه وقلبه
بضياء النور اجازة الصحاح الستة وسائر كتب الاحاديث والفقه والتفسير والكلام وغيرها
من مروياتي عن الجلة الكرام واذنه الوعظ والتدريس والافتاء والارشاد الى طريقة العرفاء الامجاد
لحسن ظنه منه بهذا الفقير في ذلك وان لم اكن اهلا لما هنالك فاجبته اليه لما رأيت من
رغبته لديه واجزته بجميع ما اجازني به شيخي وسيدي ومولاي ومرشدي وكنزي وذخري ليومي وغدي
سيدنا الشاه آل الرسول الاحمدي المارهروي وشيخي في الحديث السيد الشريف العلامة احمد بن زيني
دحلان والسيد الجليل حسين بن صالح جمل الليل والمولى العلامة عبد الرحمن بن عبد الله
سراج المكيون والشيخ الاجل السيد الشاه ابو الحسين احمد النوري حفيد حضرة شيخي وبجميع
ما انا ماذون به من السلاسل العلية القادرية القديمة والجديدة والرزاقية والمنورة و[illegible]
والجشتية والسهروردية والنقشبندية القديمة والجديدة والبديعية والعلوية المنامية وكلها
تحتوي عليه الكتاب المستطاب النور والبهاء في اسانيد الحديث وسلاسل الاولياء فكل ما فيه عن
حضرة شيخي رضي الله تعالى عنه فانا ماذون به من لدنه وما فيه عن غيره فانا مجاز به عن حضرة حفيده
حامل خيره وكذلك اجزته بالوعظ والافتاء والدرس بشرائطها المعلومة عند اهلها فليتثبت وليجتنب
[illegible] والغلط والجرأة والشطط وليتق الله ربه ولا ينسني من دعاء الصالح كان الله تعالى له في الدنيا و
الآخرة وبحقنا جميعا في الدارين نعمة الفاخرة امين وكان ذلك لثلث خلون من ذي القعدة الحرام يوم
الجمعة مباركة افضل الايام سنة ١٣١٣ من هجرة سيد الانام عليه وعلى آله الكرام افضل الصلاة والسلام والحمد لله رب العالمين

كتبه عبده المذنب احمد رضا البريلوي
عفي عنه بمحمد المصطفى النبي الامي
صلى الله تعالى عليه وسلم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ رحلت عفیفہ امینہ سکینہ خاتون رحمہا اللہ تعالیٰ زوجہ
مقدسہ جناب فضائل نصاب فواضل مآب جامع السنن السنیہ ماحی
الفتن البدعیہ جناب مولانا مولوی محمد عبد السلام صاحب
قادری جبلپوری ادامہ اللہ تعالیٰ بالفیض النوری آمین

حلّت لمن عبد السلام حليلة
في العدن وهي حصينة ورزينة
هي للعفاف مدى الحياة لزينة
وبعفو ربي في الممات مزينة
سأل الرضا عام الوفاة مع الدعا
قلت أرحم التابوت فيه سكينة

۱۳۲۹ھ

فقیر [illegible] ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ یوم خمیس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آدمیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مخدوما [illegible] الکرام

سلام مسنون [illegible] ان [illegible] جل [illegible]

وان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ وخلفا من کل فائت وانما المحروم من حرم

الثواب وانما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب وبشر الصابرین

الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم

المہتدون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آمین آمین آمین [illegible]

[illegible] السلام [illegible] الاکرام

فقیر [illegible]

[illegible]

Marfat.com

انا طلوع
انوار
تجلیات
الغیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نور چشم افضال [illegible] حدیقۂ کمال عزیز بجان سعادت نشان محمد عبد الباقی برہان الحق و [illegible]
[illegible] الرحمۃ ۔ بعد حمد و [illegible] ظاہر و باطن دو [illegible] کہ باعث [illegible]
[illegible] ایک
[illegible] امراض [illegible] باذن اللہ شفا [illegible]
[illegible] کافر [illegible] بالخصوص [illegible]
[illegible] سے اطلاع دیجئے [illegible] ہوگیا
[illegible] و آفات سے [illegible] لکھا [illegible]
[illegible] آپ اور [illegible] است
[illegible] خدا [illegible] لکھیں اور [illegible] جلد
علم [illegible] سلسلہ [illegible] استعمال [illegible] آپ [illegible] میں اطلاع دیجئے
در بارہ [illegible] ایک [illegible] پیدا ہوا [illegible] شہر
میں [illegible] حالت [illegible] رسالہ جدید [illegible] ہوں [illegible]
سلامت [illegible] صاحب [illegible] اطلاع [illegible]
[illegible] اطلاع دیجئے [illegible] ہم اور [illegible]
[illegible] رسالہ کی خیریت سے
اطلاع دیجئے ۔ والسلام فقیر [illegible] عفی عنہ ۔ [illegible]

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لک الحمد یا من شرح عنا و کفی صلاۃ دوما علی المصطفیٰ

وآل وصحب فاتباعهم وغوث الوریٰ ثم اشیاعهم

سپس بہر عبد السلام این سپاس	کہ از شکر خالق بود شکر ناس	و ملتمس گر دیار آرام [illegible]
جلیبہ بہار و از و خوشتر ست۔	نہ از خود شد او زحمت [illegible]	کہ از عبد سلام عبد السلام
تو از در جناب آن محترم۔	بر انگیختہ از دشمن خالم	سلامت بود شاہ عبد السلام
بحق محمد علیہ السلام۔	الٰہی بجاہ محمد [illegible] حق	بود [illegible] ز اخلاق
بر آر تو نسل تو دائما	بود [illegible] از [illegible]	تو ای حافظ حق [illegible]
از آنست بود نسل حق را [illegible]	ہمیشہ بود [illegible]	محمد بود غوث [illegible]
بود [illegible] معنی ودود	بے جان حافظ از [illegible]	تو ای [illegible]
فرد [illegible] واز احمد [illegible]	خوش ان کہ از بام غوث بلند	سنز واحمد [illegible]

جناب محترم ذی المجد والکرم [illegible] السنیہ ماحی الفتن الدنیہ جامع الفضائل الانسیہ

[illegible] جامع الرذائل الدنیہ مولانا [illegible] شاہ عبد السلام عبید

للہ سلام السلام وادام فیضہ علی الانام آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شب دو شنبہ ۵ محرم الحرام شریف

میرے لیے یہ آیا راہ میں بڑی نعمت بفضلہ عز و جل یہ پائی کہ نماز مغرب کا اندیشہ تھا۔

شاہجہاں پور ۶-۴۳ پر آمد تھی کہ ہنوز وقت مغرب نہ ہوتا اور صرف ۸ منٹ قیام

مگر گاڑی بفضلہ تعالیٰ ۱۵ منٹ لیٹ ہو کر شاہجہاں پور پہنچی اور ۱۰ منٹ ٹھہری گویا [illegible]

تمام [illegible] وقت ادا ہوئی وللہ الحمد۔ اسٹیشن پر بڑی ہجوم احباب کثرت تھا [illegible]

[illegible] تحسین دعا لا تو فہم [illegible] شہر [illegible] لوگ [illegible] حق کی ادائیگی

Marfat.com

شہر البقاع اسواق فائے پُر نور ہوں بازاروں میں لاتے تھا میں
کمپنی باغ کی ٹھنڈی سڑک بڑی جس کے دونوں پہلو عجب خوشنما و سایہ دار
و ہوا دار اشجار کی قطار در قطار تھی یہ سڑک بیز سنگ مرمر میں اور کسی شب تھی
موٹر بلحاظ ہمراہیاں بہت آہستہ خرامی کے ساتھ بدیر مکان پر پہنچا فقیر نے
ابتدا المسجد کی نماز عشا ہوئی پھر ۱۱ بجے تک عزیز نعت خوانوں کا ہجوم رہا ۱۱ بجے تک جھٹکا سا اٹھا
۱۲ بجے بخار آ گیا تھا بہت سردی معلوم ہوئی۔ پلنگ اندر لیا گیا۔ رضائی
اوڑھی اور سردی بجاتی تھی دوسرے دن بفضلہ عز و جل بہ برکت دعائے جناب پسینہ خوب
آیا اور بخار اتر گیا۔ تیسرے دن پیاس اور درد سر کی شدت رہی کل روز چہارشنبہ
سب دنوں سے زیادہ کرب رہا آج بفضلہ عز و جل بہت اعراض زائل ہیں البتہ
درد سر میں ابھی تخفیف کہ یہ نیاز نامہ لکھ رہا ہوں۔ وہاں کے احباب کے لکھوں جن کا لکھوں
میں بھولی نہیں الحق علمائے کرام مومنین مخلصین کے بعد محبتین یہ خلوص سے اخلاق
مجھ جیسے بے مقدار کے ساتھ وہاں کی شکل ہرگز کبھی بھلانے۔ یہ سب برکات
جناب میں بارک اللہ تعالیٰ فیہم و بارک و علیہم میں تخصیص سے
اندیشہ کرتا ہوں کہ کثیر النسیان ہوں کوئی نام سہو نہ ہو جائے آنکھ
اتنا عرض کرو بچا کر تینوں گھروں کے برخورد و کلاں کا ادائے شکر نا ممکن۔ کرم کی حاجی
عبد الشکور صاحب و زاہد میاں و فضل میاں و ظہور میاں وغیرہم کا کیا کہنا۔ بے کسی کے
لیے اپنی خواہش سے عبد القیوم و عبد الودود و عبد الحی کا بو مرگ سہرے بار پہنچ
کر دینے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پنکھا جھلنا اور دادا بھائی قاسم بھائی محمد عبد الحکیم
بھائی حکیم عبد الرحیم صاحب سید عبد الکبیر صاحب ماسٹر محمد سعید صاحب اکبر خاں صاحب محمد خاں صاحب
عبد السبحان و محمد احمد بھائی و منشی صاحب و اشتالیم کی محبتیں و محمد خان
و لعل محمد استاد حسین و نظر خان و عبد الکریم پہلوان و اشتالیم کی کوٹھی ان شاء اللہ تعالیٰ میں
عمر بھر یاد رہنے کی ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ مجھے کبھوں نے با خبر پایا۔ کر کانی کے چپکے شدت

Marfat.com

نقل تھی بفضلہ تعالیٰ عافیت دیکھا - مگر ان کا دیکھنا گزر کر دینو رات کی گیا ہے

کم نہ کی اور اگر مزید علاج کی ضرورت ہوتا تو ذکر کیا ہے ہر روز تجدید یاد کی

ہوسکے عز و جل یمن بالخیر والعافیۃ (کذا) اور سب کے مقدمہ میں اس فقیر اور

اسکے اعزہ کو بھی - آمین - ان صاحبوں اور سید رعایت علی صاحب و حافظ

کریم بخش صاحب و شیخ محمد حسین و شیخ باقر و شیخ لال و شیخ بہادر و رستم خان

صاحبان و بابو عبدالرحیم صاحب و حاجی عبداللہ صاحب و محمد ادریس و محمد اسمٰعیل و منشی احمد حسن خان

و عبدالرحیم بن کریم بخش صاحب و شیخ بکو و احمد خان و امام بخش و عبداللہ

خان و محمد حسین یعنی ان سب کو اور قاسم علی و حکیم الدین و رحیم بخش و نظیر خان صاحبان

و غیرہم سب کو حسب مراتب و جملہ اہلبیت کو سلام مسنون السلام

تو بیچاری دختر نو وارد کو مولانا برای میاں عزیزہ سعید ہمشیرہ کی شادی کب کو

کیا تاریخ مقرر ہوئی - شہر ہی میں یا اور کسی جگہ - والسلام فقیر

یوم الخمیس ۱۱ رجب ۱۳۰۳ ہجری قدسیہ علی صاحبہا الف الف صلوۃ و تحیۃ آمین

حکیم جی کا دیوان کہیں کہیں سے دیکھا اور بعض اغلاط ظاہر اور بعض تشریح

بھی ہیں اگر حکیم صاحب بغرض اصلاح دوبارہ دیکھ کر آمین چھپوائیں تو اغلاط تشریح

ضروری ہیں ورنہ ایک نسخہ اور بھیجیں کہ اس پر فہرست اغلاط

بنا کر بھیج دی جائے - والسلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تعدیل النہار

خط استوا میں ہمیشہ رات دن برابر ۱۲ گھنٹے کے ہوتے ہیں اور آفاق میں بروج شمالیہ کے دن
۱۲ سے بڑا ہوتا ہے اور بروج جنوبیہ کے چھوٹا اس تفاوت کو تعدیل النہار کہتے ہیں۔ اسکا علم
کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ظل میل اول جزء فلک البروج کو ظل عرض البلد میں ضرب کریں تحت الخط
کریں حاصل جیب تعدیل النہار ہے یعنی ظل لوگارثمی میں لو ظل میل + لو ظل عرض = جیب
حاصل کرو جس کا جیب ہے مقوس کریں جو قوس تعدیل النہار ہے۔ از انجا کہ چار برج فلک البروج کا
میل تمام [illegible] ۹ درجے [illegible] تعدیل النہار بمقام [illegible] کا [illegible] اور [illegible]
[illegible] ۔ میل [illegible] کو [illegible]
[illegible] تحقیق [illegible] نکال [illegible] جدول [illegible] ۔ [illegible] عرض [illegible] ۳۰
۱۷ [illegible] لوگارثمی [illegible] ہے اور ظل [illegible] جمع [illegible]
تعدیل النہار [illegible] طلوع و غروب نجومی [illegible] تعدیل النہار [illegible]
ضرب [illegible] طلوع و غروب نجومی [illegible]
[illegible] حاصل [illegible] بروج شمالیہ میں ۲ گھنٹے [illegible] اور
[illegible] غروب [illegible] نجومی ہوگا

Marfat.com

فائدہ : وقت تحویل انشاء اللہ وہ وجہ درجہ فلاں تا اب رجوعی ہو ۔ ۵ سورۃ

سے تغارات بتاتی مثال زہرا طالع بازار کی تحویل انشاء جو تحویل اصطلاح ان کو

جبلپور میں بیان ہے ان دونوں کا ایک لیعنی ۵ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲

سیارہ تحویل انشاء ۹ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ہے

یعنی تیس میں تا ۵ ۷ ۵ ما سوی

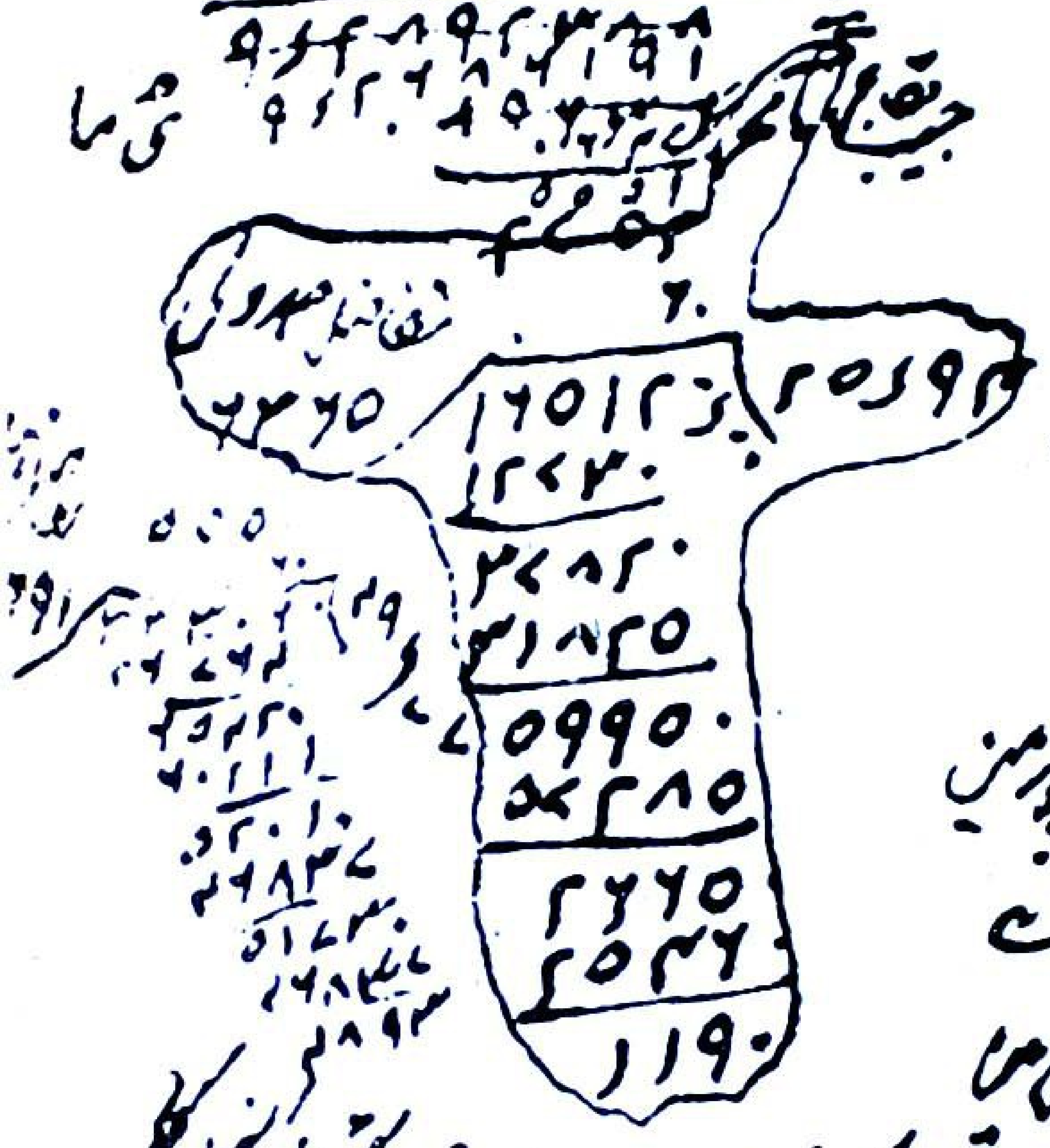

تو اوسکا وقت ۳۳ ۳۲ یعنی جبلپور میں

زہرا طالع غروب تحویلی ۳ ۳ ۳ ۵ ہے

اور طلوع تحویلی ۵ ۱۵ اور زہرہ کی یہ ہیا

بالعکس یعنی اوسکا غروب اوسکا طلوع اور اوسکا غروب ۔ تحویل انشاء کا

دو حصہ ۴۹ ۵۳ ۳۳ ہے یعنی جبلپور میں اسے عین ۳ ۱۳ گھنٹے ۴۵ منٹ

سات تحقیقیں گھنٹہ اور اب میں جمعہ ۸ کو کر گھنٹے ۴۵ منٹ ساڑھے گھنٹہ وغیرہ

ہوا انتقال کے بعد تحویلی تین فائدہ اس کا دوسری نیز تحویلی دن کے وقت مع حساب شمسیہ عمل قمری

میں راست کے ساتھ ساتھ تحویلی اوقات سے ایک رات سعید رہیں ۔

Marfat.com

پر طلوع نجومی سے سمت منٹ کم کرو اور غروب نجومی پر بڑھا [illegible]
دیں گے تو جو ہو نقصان کا تو گھٹا لو — یہ اوسی دن کا طلوع و غروب [illegible]
تقریبی ہو جائیگا جس تحقیق سے کچھ سکنڈ کا تفاوت ہوگا — پھر اگر کسی [illegible]
جگہ کا وقت اپنے جلیبی کا جس سے ہندوستان میں دہلی کا وقت پر تو طلوع و غروب [illegible]
اور موضع دہلی یعنی طول [illegible] سے شرقی یعنی دہلی طول [illegible] زیادہ ہے تو
مقدار تفاوت کا منٹ سکنڈ اسی قدر وقت [illegible] سے کم کرو اور غربی یعنی اس کا طول
کم ہے جیسے جبلپور تو وقت [illegible] پر بڑھاؤ یہ دہلی کا [illegible] ہو جائیگا مثلاً [illegible]
غروب کو بھی جبلپور [illegible] سکنڈ [illegible] سمت منٹ
بڑھا [illegible] سکنڈ [illegible] اور السرطان کی تیرھویں [illegible] جبلپور [illegible]
[illegible] سکنڈ [illegible] طلوع نجومی [illegible] سکنڈ [illegible]
سمت منٹ گھٹا [illegible] جب [illegible] زائد کی [illegible]
یعنی وقت [illegible] کے [illegible] جبلپور میں طلوع [illegible] منٹ [illegible] اور غروب
[illegible] سکنڈ [illegible] وسط [illegible] شرقی [illegible] تو دہلی کی
[illegible] طلوع [illegible] غروب [illegible] — مثال [illegible]
غروب نجومی [illegible] = [illegible] سکنڈ + سمت [illegible] کی تیرھویں [illegible]
نقصان [illegible] باقی [illegible] طلوع نجومی [illegible]

Marfat.com

منٹ تھا اسی بنا سے سیکنڈ منٹ حقیقی اور اگر گھنٹہ تعدیل نقصان کا ۵ منٹ ہو تو ۵ گھنٹے کم کر کے باقی ۶ بجے ۴۹ منٹ یہ طلوع آفتاب کا وقت ہوا اور ۱۰ بجے ۴ منٹ سے رکھیں گے تاریخ ۲۲ دسمبر کا طلوع ۶ گھنٹہ پچاس منٹ پر ہوا اور غروب ۵ بجکر ۲ منٹ پر

مطالع البروج

اس جدول سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر مطلوب میں نقطہ البروج کا کونسا درجہ کس وقت طلوع کرتا ہے اس سے طالع وقت نکالنا بہت آسان ہوتا ہے۔ اس جدول کا مطلع [illegible] مطالع استوائی کا جدول جو پہلے دیا گیا ہے اس سے لیا جاتا ہے اور اس شہر کی تعدیل النہار مطلوبہ کو معلوم کیا جاتا ہے بروج شمالیہ میں درجہ کی تعدیل النہار اسی درجہ کے مطالع استوائی سے کم کریں اور بروج جنوبیہ میں جمع کریں تو مطالع البروج بلد معلوم ہوگا۔

بسیط و مرکب دائرہ نصف النہار پر قمر کا مجرد فوقانی و تحتانی

جس تاریخ کا قمر فوقانی منظور ہو اس تاریخ کے قمر فوقانی مرصدی لکھیں اور اس سے [illegible] قمر تحتانی مرصدی کو کم کریں باقی میں ساعات [illegible] بعد جو کسور ہیں ان کو [illegible] ضرب [illegible] جدول تعدیل [illegible] حاصل ضرب [illegible] فوقانی [illegible] کم کریں باقی وقت قمر فوقانی نصف النہار ہوگا اور اگر قمر تحتانی منظور ہو تو اس تاریخ کے قمر تحتانی مرصدی سے اس کی تاریخ کے قمر فوقانی مرصدی کو کم کر کے جدول [illegible] قمر تحتانی مرصدی سے کم کریں باقی وقت مطلوب ہوگا۔ جیبی کے لیے جدول [illegible] یہ ہے

(۱) ۲۴۴۴۴۰ — مثال ۸ رجب المرجب ۱۳۹۳ھ بروز پنجشنبہ مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء کو

(۲) ۸۸۸۸۷۰ — جلسہ میں قرآنی مربع فوقانی مطلوب ہے

(۳) ۱۱۳۳۳۱ — مربع فوقانی الصوری ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء

(۴) ۱۷۷۷۷۴ — سیاق فوقانی ۱۱ اپریل

$$\frac{۱۹۷۶۰}{۲۲۲۴ \quad ۱۱}$$

لسو ۲۲۲۴ مقابل تخفیف لیں

(۵) ۲۱۲۲۱۸

(۶) ۲۶۶۶۲۱

(۷) ۳۱۱۱۰۱

(۸) ۳۵۵۵۴۸

(۹) ۳۹۹۹۹۲

مقابل ۴ = ۱۷۷۷۷۴

مقابل ۲ = ۸۸۸۸۷

مقابل ۲ = ۸۸۸۸۷

۹۶۹۵۲۴۴

اگر یہ ترتیب ہیئت رہے مربع صعودی میں تھا اور جیسا ترتیب جاتی ہے

اقصا تبعیض میں لہذا حسب قاعدہ اعشاریہ یا کسر ترتیب

بعد عمل ۵ رکھا حاصل ۹۶۹۵ بجسے اسے مربع فوقانی مربع صعودی کاٹ کر تو ۹ ۸۴ ۱۰

$$\frac{۹۶۹۵}{۸ \quad ۳۸۴۵}$$

رات کو ۸ بجکر ۴۳ منٹ جواب ۱۱ اور وقت پر ہم رکھا جاتا تو ۸ بجکر ۴۳ منٹ

مثال اسی تاریخ کا مربع تحتانی مطلوب

مربع تحتانی مربع صعودی ۱۱ اپریل ۱۰۴۳ اگر

اسم فوقانی "

کسر ۲۱۱۹ کو تفصیل سے مستقل

$$\frac{۳۸۴۸ \quad ۸}{۲۱۱۹ \quad ۱۲}$$

۹ = ۳۹۹۹۹۲

۱ = ۴۴۴۴

۲ = ۸۸۸۷

۹۶۷۳۱۴۴

حاصل ۹۶۷ یعنی مربع تحتانی مربع صعودی سے کم رہا

۲۱	۱۰۴۳
	۹۶۷
۲۱	۷۶

اور ۷ بجکر ۶ منٹ کو جواب ہوا یعنی ۱۱ اپریل کو دن کو ۹ بجکر ۶ منٹ
اور اگر یہ علوی مانا گیا تو ۹ بجکر ۱۵ منٹ ہوگا۔ یہ اصل ہے۔

Marfat.com

اور یہ بات درست ہے اور یہ ہر ایک دن [illegible] ہوتا ہے ۔ اور ہر چاند اور مجمع ۱۱ [illegible]
و مجرب [illegible]

غروب قمر

۲۹ تاریخ قمر کا مغرب [illegible] مطلوب ہے طریقہ یہ ہے کہ اول جنتری [illegible] دیکھیں وقت ۵
۱۹ ۵۲ سے زائد ہو [illegible] گھنٹے لیں [illegible] نصف النہار [illegible] کے وقت [illegible]
[illegible] ۲۸ [illegible] گھنٹے [illegible] نصف النہار [illegible] کے وقت [illegible]
[illegible] وقت نصف النہار [illegible] ساعات اور [illegible]
میل قمر دیکھیں اور [illegible] سمت جنوبی یا شمالی ملحوظ رکھیں پھر جنتری کی جدول طلوع و غروب
نجومی [illegible] درجہ فلک سے [illegible] حسب [illegible]
جو کچھ ساعات غروب [illegible] زائد [illegible] ساعات [illegible] دقائق [illegible]
اور [illegible] ساعات غروب ۶ ۴۴ ۴۴ اس وقت حاصل ہو
۱۶ ۱۲
اس وقت [illegible] نصف النہار [illegible] ۶ ۲۰ [illegible] نکلا تھا
[illegible] ساعت حاصل ہوں [illegible] میل قمر [illegible] دیکھیں اور جدول طلوع و غروب نجومی
میں [illegible] مقدار میل [illegible] غروب دیکھیں [illegible]
[illegible] نصف النہار [illegible] میل قمر [illegible]
[illegible] جواب [illegible] دو [illegible] یہ بات [illegible]
وقت [illegible] حاصل ہوا اسی وقت [illegible] قمر [illegible] غروب [illegible]
قمر ہوگا ۔ [illegible] اور وقت [illegible] ۲۰ [illegible] جنتری [illegible] غروب نجومی

۱۱۰

جدول الہلی میں لکھا ہے اسی مثال میں ۱۹ رمضان ۱۳۲۵ مطابق ۲ نومبر ۱۹۰۷ کو مرقوم ہے
بریلی میں ۷ بجے [illegible] ۱۸ + ۱ = ۱۹ [illegible] ۳۰ منٹ بعد غروب آفتاب کے
[illegible] ساعت ۱۹ [illegible] بجے ساعت ۳۰ منٹ قمر کی ۱۰ [illegible] جنوبی
[illegible] قریب ۷ اعتدال [illegible] غروب ۵ [illegible] + [illegible] =
۵ [illegible] + وقت از وسط ۱۹ [illegible] = ۲۵ [illegible] ۱۹ [illegible] نومبر ۱۹ [illegible]
[illegible] میل قمر [illegible] ۱۰ [illegible] قریب میل [illegible] غروب
[illegible] + [illegible] = ۵ [illegible] + ۱۹ [illegible] = ۵ [illegible]
[illegible] وقت [illegible] صرف ۵ منٹ کا [illegible] میل قمر [illegible] ۸ [illegible]
[illegible] جواب [illegible] وقت [illegible] ۹ [illegible]
وقت غروب [illegible] قمر ۹ [illegible] غروب قمر [illegible] ۹ [illegible] وقت [illegible]
[illegible] ۹ [illegible] قمر [illegible] ۶ ۵ [illegible]
جدول الصحیح [illegible] شمس [illegible] میل [illegible] قمر کا میل [illegible]
[illegible] معروف [illegible]
[illegible] غروب [illegible] قائم [illegible] غروب قمر [illegible] طلوع قمر [illegible]
[illegible] جدول [illegible] غروب [illegible]
[illegible] باقی اعمال [illegible] فن ضروری [illegible] اگر ۲۹ [illegible]
[illegible] غروب قمر [illegible] فصل [illegible] رویت [illegible] امکان رویت [illegible]

Marfat.com

رؤیت ہلال

[illegible] کو بغرض تسہیل وقت نکالیں اور پیر [illegible] منٹ شرطا کر اوقات [illegible] لیے نیرین کی تقویم سے استخراج

[illegible] دونوں تقویم لیں [illegible] پیرج شرطا کر [illegible] حاصل ہے مطالع مستوی جدول مطالع البروج سے

[illegible] مطالع نظیر شمس کو مطالع نظیر قمر سے تفریق کریں باقی کا نام محفوظ رکھیں ۔

[illegible] بعدہ [illegible] قمر الشمس سے معلوم کریں اور اسکی حسب التمام [illegible] کو [illegible] سے لیں اور تقویم

[illegible] بر قمر سے کم کریں باقی کو بھی حسب التمام لیں ان دونوں کو جمع کریں جدول جیبیں

[illegible] یہ تمام موجد بین النیرین ہوگا اب [illegible] اگر کہ

[illegible] تقسیم کریں حاصل قسمت کا نام قوس [illegible] دیگر یہ قوس [illegible] محفوظ [illegible]

[illegible] تو رویت [illegible] ہوگی ورنہ ہو سکتی ہے اور قوس [illegible] محفوظ سے کم ہوگی تو رویت [illegible] ہوگی

[illegible] حسب [illegible] ۱۳۳۳ [illegible] قرۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آمین والحمد للہ رب العالمین ۔

جدول تعدیل النہار جبلپور

	حمل میزان			ثور عقرب			جوزا قوس			
∴	۱۱	/	ە					/	ە	∴
۰	۰	۰۰	۰	۳،۴۰	۵۶	۴	۱۸،۲۴	۲	۹	ل
ا	۱۳،۱۵	۱۰	۰	۲۷،۱۵	۸	۵	۲۸،۲۴	۸	۹	کط
ب	۲۶،۱۳	۲۰	۰	۳۹،۳۴	۱۷	۵	۲۸،۴۰	۱۴	۹	کح
ج	۳۸،۵۹	۳۰	۰	۵۱،۴	۲۶	۵	۱۸،۵۲	۲۰	۹	کز
د	۵۱،۱۲	۴۰	۰	۱،۴۶	۳۴	۵	۵۹،۴۰	۲۵	۹	کو
ه	۳،۱۳	۵۱	۰	۲۷،۲۶	۴۵	۵	۲۳،۱۲	۳۸	۹	که
و	۱۳،۳۹	۱	۱	۳۲،۱۳	۵۴	۵	۴۶،۱۵	۳۶	۹	کد
ز	۲۶	۱۱	۱	۳۲،۱۵	۳	۶	۵۳،۱۷	۴۱	۹	کج
ح	۳۶،۱۴	۲۱	۱	۲۸،۱۱	۱۲	۶	۴۹،۱۷	۴۶	۹	کب
ط	۴۶،۴۰	۳۱	۱	۱۸،۵۹	۲۱	۶	۳۴،۱۱	۵۱	۹	کا
ی	۵۴،۴۵	۴۱	۱	۴،۱۶	۳۰	۶	۶،۱۹	۵۶	۹	ک
یا	۲،۱۶	۵۲	۱	۴۵،۱۱	۳۸	۶	[illegible]	۰	۱۰	یط
یب	۹،۱۴	۲	۲	۲۰،۱۲	۴۶	۶	۳۸،۱۵	۳	۱۰	یح
یج	۱۵،۱۱	۱۲	۲	۴۹،۱۶	۵۵	۶	[illegible]	۸	۹	یز
ید	۱۹،۱۵	۲۲	۲	۱۳،۱۳	۴	۷	[illegible]	۱۳	۱۰	یو
یه	۲۲،۱۵	۳۲	۲	۳۸،۱۸	۱۲	۷	۴۶،۲	۱۵	۱۰	یه
یو	۲۴،۱۰	۴۲	۲	۴۲،۱۲	۲۰	۷	۶،۱۷	۱۹	۱۰	ید
یز	۲۳،۵۹	۵۲	۲	۴۷،۱۰	۲۸	۷	۱۳،۱۳	۲۳	۱۰	یج
یح	۲۲،۱۳	۲	۳	۴۵،۱۲	۳۶	۷	[illegible]	۲۵	۱۰	یب
یط	۱۸،۱۶	۱۲	۳	۳۶،۱۴	۴۴	۷	۴۳،۱۸	۲۶	۱۰	یا
ک	۱۳،۴۰	۲۲	۳	۲۰،۱۵	۵۲	۷	۹،۱۶	۳۰	۱۰	ی
کا	۵،۱۵	۳۲	۳	[illegible]	۵۹	۷	۴۱،۱۹	۳۳	۱۰	ط
کب	۵۵،۱۶	۴۱	۳	۲۴،۱۵	۷	۸	[illegible]	۳۴	۱۰	ح
کج	۴۳،۱۶	۵۱	۳	۴۶،۱۸	۱۴	۸	۵،۱۴	۳۶	۱۰	ز
کد	۲۹،۱۱	۱	۴	۱،۱	۲۲	۸	۳۶،۱۵	۳۷	۱۰	و
که	۱۳،۱۱	۱۱	۴	۶،۱۰	۲۹	۸	۵۳،۱۸	۳۸	۱۰	ه
کو	۵۲،۱۳	۲۰	۴	۲،۱۵	۳۶	۸	۵۷،۱۰	۳۹	۱۰	د
کز	۲۹،۱۲	۳۰	۴	۵۰،۱۲	۴۳	۸	۴۶،۱۳	۴۰	۱۰	ج
کح	۳،۱۹	۴۰	۴	۲۸،۱۹	۴۹	۸	۲۱،۱۵	۴۱	۱۰	ب
کط	۳۵،۱۲	۴۹	۴	۵۸،۱۴	۵۵	۸	۴۲،۱۷	۴۱	۱۰	ا
ل	۳،۴۰	۵۹	۴	۱۸،۲۴	۲	۹	۴۹،۱۷	۴۱	۱۰	·
				اسد دلو			سرطان جدی			

Marfat.com

[illegible]

برائے افق الاٰوہ [illegible]

[illegible] جدول کا تصحیح حاضر ہے [illegible]

اب جدول مطالع البروج بافق جلیسر عرض شمالی الجزی

یہاں [illegible] جدول [illegible] النہار [illegible] کسور [illegible] اونکو [illegible] کیونکہ [illegible]

[illegible] جمع [illegible] آسانی [illegible] معدل میں ضرب [illegible]

[illegible] جدول مطالع [illegible] ایک [illegible] کی بھی اب اوسکا [illegible]

[illegible] حمل سے ۲۹ سنبلہ تک [illegible] تعدیل النہار [illegible] مطالع [illegible]

[illegible] حمل سے المیزان سے ۲۹ حوت تک بڑھائیے۔ یہ [illegible]

مطالع البروج ہوگا۔ [illegible] حمل [illegible] مطالع استوائی [illegible] تعدیل النہار

بھی [illegible] مطالع البروج بھی [illegible] درجہ حمل مطالع الاستوائی

[illegible]

تعدیل النہار

ا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ج	[illegible]	[illegible]	[illegible]
د	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ه	[illegible]	[illegible]	[illegible]
و	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ز	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ح	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ط	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مطالع الاستوائی [illegible]

تعدیل النہار

= مطالع [illegible]

مطالع الاستوائی [illegible]

+ تعدیل النہار

= مطالع [illegible]

مطالع الاستوائی ۲۹ حوت

= مطالع ۲۹ [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت بابرکت مولانا عبید الاسلام [illegible] ادام اللہ اسلام بالخیر والسلام [illegible] حضرت الاسلام آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ایک مدت سے [illegible] ایسے نہیں [illegible] انسان ہے کہ [illegible] میں مجھ پر [illegible] جناب منشی عبد الحق صاحب [illegible]
[illegible] ممکن ہے کہ بذریعہ خط [illegible] میاں سلمہ کو لکھا [illegible] جناب [illegible]
مگر ایک نظر بلا عذر فرمائیے اون دونوں صاحبوں کی سنا کر [illegible] صبر فرما دیجیے۔ [illegible] ضروری تھا کہ
فقیر اس وقت [illegible] حاضر ہوتا مگر اپنی حالت کا تفصیل [illegible] اس وقت تک [illegible] خیال [illegible] جناب [illegible] کی تھی
عرض کرنا یوں بھی مناسب ہوئی کہ [illegible] عظیم تعلق جناب [illegible] عزیز [illegible] اور [illegible]
مبارک گھر کو میری ساتھ ہی [illegible] اس طرف [illegible] اور [illegible] غم سے [illegible] ہو گئی اور [illegible] محتاج دعا
کیلیے خالص قلب سے دعا فرمائیے کہ [illegible] میری نجات و شفا کا قابل ہو گئی [illegible] میں ۱۹
ذی الحجہ سے چار روز مجھ شدید بخار آیا پانچویں دن درد پہلو پیدا ہوا پھر درد جگر سے مبتدل ہوا۔
۷ محرم کا دن اور آٹھویں شب جیسی گذری الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ علیٰ کل حال [illegible] حال [illegible]
وہاں کوئی طبیب نہ تھا [illegible] دوا اور [illegible] سانس [illegible] معلوم ہوتا تھا کہ جگر کی رگیں [illegible] چلی آتی ہیں
اور نیچے کی سانس [illegible] معلوم ہوتا تھا کہ جگر کی ایک طرف [illegible] کی برابر ہو [illegible]
[illegible] ہوئی اور دوسری طرف [illegible] اور دونوں میں [illegible]
اوسکے ساتھ بار بار ریاح قلب کی طرف متوجہ ہوتے معلوم ہوتے تھے اس وقت اندیشہ زیادہ ہوا حدیث
میں جو دعا ارشاد فرمائی ہے [illegible] قلب پر ہاتھ رکھ کر پڑھی۔ [illegible] ہوں ذرا
[illegible] شروع ہوئیں اور [illegible] ریاح قلب پر سے
[illegible] ہو گئے [illegible] اب جگر [illegible] سینے اور سر پر ہاتھ رکھ کر
وہی دعا پڑھی [illegible] کسی دوا کے ایک اجابت ہوئی اور درد میں [illegible] خفت [illegible] قریب
[illegible] جگر [illegible] اجتماع ریاح اور اشتداد درد ہوا میں پھر دعا پڑھی فوراً دوسری اجابت ہوئی
اور درد میں [illegible] خفت ہوئی۔ چار بجے پھر ایسا ہی ہوا میں پھر دعا پڑھی فوراً اجابت ہوئی
[illegible] درد بالکل جاتا رہا [illegible] افضل صلوات اللہ و
اکمل تسلیماتہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ الیٰ ابد الآبدین فی کل
آن وحین بعدد کل ذرۃ ذرۃ الف الف ذرۃ آمین

Marfat.com

کے الحمد للہ رب العلمین اور ایک عجیب اتفاق استمام فرمائیے جس سے طبیبوں کے
سامنے ذکر کیا اور پوچھا کہ تمہاری طب میں اس کی کوئی وجہ ہے یا طبعیات میں کچھ کیا ہے
یہی جواب ملا بلکہ حاشا نہ کہ یہ رحمت خاصہ خدا ہے اس مرض کیا تھا ہی بشدت کھانسی دوام
پیدا ہوئی اور بلغم میں لزوجت ایسی کہ دمن دمن جھٹکو نہ کہ بعد بدقت نواری جدا ہوتا ہے کھانسی
و سعود شدت کی اتنے ضعیف ہو اور جگر و پہلو میں [illegible] او نکہ ان جھٹکوں کی اصلا خبر
نہ ہوتا کہ ایک مہینہ سے پاؤں میں زخم ہو کر کھانسی تو وہاں درد ہوتا ہے اور یہاں برابر ایک عضو
میں درد اور او نکہ ان جھٹکوں کی اصلا اطلاع نہیں فالحمد لوجہہ الکریم حمدا کثیرا طیبا
مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی غرض یہ وہ مرض تھا کہ بائیس دن میں بازو آگر ثبت صحیح ہو ما لشکر سے
ہوا جسم تحلیل کیا اور انہیں کا ابتدائی حصہ اتنا رہ گیا جتنے بائیس دن پہلی بار وہی شدت قبض
وہیں ان رباح کا سلسلہ اب تک ہے چودہ محرم کو بیمار کے واپس آیا - لاری کرائے میرے احباب
مولوی [illegible] اور نصیر [illegible] لاری میں بٹھا کر پلنگ بچھا کر لادا اور سوغندیہ کیا گیا
بہت آرام سے آنا ہوا یہاں جب تک آیا ہوں اتنی قوت باقی تھی کہ عصا لیے کھڑے تک
نمازوں کو جانا اور آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد میں لے گئے عصر بھی مسجد میں ادا کی پھر بخار آگیا اور
اب مسجد تک جانے کی طاقت نہ رہی چند روز سے اسہال شروع ہوئے اس نے بالکل گرا دیا
نمازیں پڑھتا ہوں پلنگ کے برابر لگی ہے اس سے اور پھر بیٹھے بیٹھے جانا تین تین بار ہمت سے
ہوتا ہے الحمد للہ اب تک فرض و وتر اور صبح کی سنتیں بعذر کیے عصا کھڑے ہی ہو کر پڑھتا
ہوں پھر بیٹھ کر ہاری ہوتی ہے دل جاتا ہے آٹھ دن جمعہ کی حاضری تو ضرور ہے مکان سے
مسجد تک کرسی پر [illegible] میں وہ تعب ہوتا ہے کہ بیٹھ کر سنتیں بھی بدقت تمام پڑھی جاتی
ہیں اور اس نکان کے سبب تک بدن کا درد رہتا ہے نبض کی یہ حالت ہے کہ ایک ایک
منٹ میں چار چار بار کٹ جاتی ہے دو دو قدم کی فاصلہ رہتی ہے پھر بالکل ٹھیک
چلنے لگتی ہے لہذا بادل ناخواستہ حاضری سے معذور و محض ہوں - شیخ حامد رضا خان مصطفیٰ رضا خان

[illegible] بیہ [illegible] دونوں میں سے کوئی خدمت حضرت [illegible] میں جائز
ہو [illegible] گذشتہ [illegible] حالت میں بھی جو [illegible] بالبند [illegible] پہنچی [illegible] جائداد
[illegible] و طلب دعا لکھے ہیں میں قسم دیتا ہوں اگر جناب یا [illegible]
[illegible] موجود ہیں بیادت کے لیے ہرگز تکلیف نہ فرمائیں [illegible] ہیں
[illegible] اور اگر [illegible] آئیں گے تو میں ان [illegible]
[illegible] مولانا کو [illegible] دیدو [illegible] زمین شرکت جناب [illegible]
[illegible] رحمت و برکت ہوگی [illegible] احباب کو سلام اور طلب دعا. والسلام

[illegible] صفر [illegible]

[illegible] جناب [illegible] داد العالی و [illegible] دعا
[illegible] و [illegible] دو [illegible] صحیح [illegible]
[illegible] فقیر [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

رہبر و رہنما

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارۂ مسعودیہ، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

(۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء)

Marfat.com

فاضل بریلوی قدس سرہٗ

اور

ترکِ موالات

مع اضافات جدیدہ

از

پروفیسر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارۂ مسعودیہ، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

Marfat.com

محدّث بریلوی

امام احمد رضا محدث بریلوی

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

ناشر

ادارۂ مسعودیہ کراچی

۵،۶/۲۔ای۔ ناظم آباد، کراچی

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

Marfat.com

اُجالا

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارۂ مسعودیہ کراچی

۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

Marfat.com

Marfat.com

IDARA-I-MAS'UDIA, KARACHI
SINCE 1992
Islamic Republic of Pakistan

Marfat.com